ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.170 , Sunday 28 December, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۷۰)، بروز اتوار، ۲۸ ردسمبر، ۲۰۲۵ء، ۷ ررجب المرجب، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

قطبی طوفانی سسٹم غزہ سے ٹکرا گیا، تیز ہوائیں اور بارشیں، بے گھر فلسطینیوں کی اذیت میں اضافہ
ص:02

30 امریکی کمپنیوں اور 10 افراد پر پابندیاں عائد

تائیوان کو 11.1 ارب ڈالر کا اسلحہ پیکیج بیچنے پر چین کا سخت اقدام، واشنگٹن کو 'ون چائنا' اصول کا احترام کرنے کا انتباہ

بیجنگ، (ایجنسیاں): تائیوان کو اسلحہ کی فراہمی کے معاملے پر واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ چین نے

حالیہ برسوں میں تائیوان کو اسلحہ فروخت کرنے والی 30 امریکی دفاعی کمپنیوں اور 10 سینئر عہدیداروں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ امریکہ کی جانب سے تائیوان کو ریکارڈ 11.1 ارب ڈالر کے اسلحہ پیکج بیچنے کے فیصلے کے بعد اٹھایا گیا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے مطابق یہ کارروائی چین کے انسدادِ خارجہ پابندی قانون کے تحت کی گئی ہے اور یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگی۔ وزارتِ خارجہ کے مطابق ان جوابی اقدامات میں چین کے اندر کمپنیوں اور سینئر عہدیداروں کی منقولہ وغیر منقولہ جائیدادیں منجمد کرنا، چین میں تنظیموں اور افراد کو ان کے ساتھ لین دین، تعاون اور دیگر سرگرمیوں میں شامل ہونے سے روکنا، نیز ہانگ کانگ اور مکاؤ کے خصوصی انتظامی علاقوں سمیت چین میں ان عہدیداروں کے داخلے پر پابندی لگانا شامل ہے۔ جن 30 کمپنیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے ان میں نارتھروپ گرومن سسٹمز کارپوریشن، ایل 3 ہیرس میری ٹائم سروسز اور سینٹ لوئس میں قائم بوئنگ شامل ہیں۔ فہرست کے 10 افراد میں دفاعی فرم اینڈورل انڈسٹریز کے بانی پامر لکی اور ایل 3 ہیرس ٹیکنالوجیز کے نائب صدر جان کینٹیلن شامل ہیں۔ چینی وزارتِ خارجہ نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے تائیوان کو اسلحہ فراہم کرنا 'ایک چین اصول اور چین-امریکہ کے تین مشترکہ اعلامیوں کی سنگین خلاف ورزی، چین کے داخلی امور میں مداخلت اور چین کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ تائیوان، چین کی قومی سلامتی کا معاملہ اور ہماری ریڈ لائن ہے جسے امریکہ بڑے پیمانے پر ہتھیار فروخت کر کے اشتعال انگیز کر رہا ہے۔ چین کی وزارت خارجہ کے مطابق پابندیوں کے تحت شامل کمپنیوں اور افراد کے چین میں موجود تمام اثاثے منجمد کر دیے گئے ہیں اور انہیں ملک میں کاروبار کرنے یا داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ رپورٹس کے مطابق پابندیوں کی زد میں آنے والے 10 افراد میں ان دفاعی کمپنیوں کے بانیوں اور اعلیٰ عہدیدار شامل ہیں، جن کے خلاف چین نے سخت اقدامات اُٹھائے ہیں۔ چین کی جانب سے امریکہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ون چائنا اصول کا احترام کرے اور تائیوان کو ہتھیاروں کی فراہمی بند کر دے۔

جو بھی تائیوان کو اسلحہ دے گا، اسے اس کی قیمت چکانی ہوگی: بیجنگ

بیجنگ نے وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ جو بھی تائیوان کو اسلحہ دے گا، اسے اس کی قیمت چکانی ہوگی۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے تائیوان کے لیے 10 ارب ڈالر سے زیادہ مالیت کے ہتھیاروں کے پیکج کو منظوری دی تھی۔ اس میں درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے میزائل، ہووٹزر توپوں اور ڈرون شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق 8 مجوزہ ہتھیاروں کے پیکجوں کی قیمت 11.1 ارب ڈالر اندازہ لگائی گئی ہے، جس میں ایچ آئی ایم اے آر ایس راکٹ سسٹم، جیولن اور ٹو اینٹی ٹینک میزائلیں بھی شامل ہیں۔

افغان طالبان کا پاکستان کی جانب مفاہمتی اشارہ

موجودہ مسائل کے حل کے لیے مذاکرات کے دروازے بند نہیں کیے گئے: سراج حقانی

کابل، (ایجنسی): پاکستان کے لئے مفاہمتی پیغام کے طور پر عبوری افغان طالبان حکومت کے وزیر داخلہ سراج الدین حقانی نے کہا ہے کہ ان کا ملک کسی بھی ریاست کے لیے خطرہ نہیں اور وہ غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے تیار ہے۔ کابل پولیس اکیڈمی کی گریجویشن تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سراج الدین حقانی نے اعلان کیا کہ مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت دوحہ معاہدے کے تحت کیے گئے وعدوں کی پابندی جاری رکھے ہوئے ہے اور افغانستان کی سرزمین کسی بھی ملک کے خلاف استعمال ہونے کی اجازت نہیں دی جا رہی، جیسا کہ افغان طالبان کے سرکاری میڈیا نے رپورٹ کیا۔ تاہم ماضی کے وعدوں اور دوحہ معاہدے میں کی گئی یقین دہانیوں کے باوجود پاکستان میں سرحد پار دراندازی اور عسکریت پسندوں کے حملے بدستور جاری ہیں۔ سراج الدین حقانی نے کہا کہ افغانستان کسی بھی ملک یا خطے کے لیے خطرہ نہیں اور طالبان قیادت عالمی برادری کے ساتھ بداعتمادی اور غلط فہمیوں کے خاتمے کے لیے معقول اور دیرپا حل تلاش کرنے کی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ مسائل کے حل کے لیے مذاکرات کے دروازے بند نہیں کیے گئے۔ اگرچہ سراج الدین حقانی نے پاکستان کا نام نہیں لیا، تاہم ان کا اشارہ بظاہر پاکستان کے اس دیرینہ مطالبے کی طرف تھا جس میں کابل سے کالعدم تحریک طالبان پاکستان کو لگام دینے کا کہا جاتا رہا ہے۔ دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات سرحدی جھڑپوں کے بعد کشیدہ ہیں، جن کے نتیجے میں 11 اکتوبر 2025 سے دونوں ملکوں کے درمیان سرحدیں بند ہیں۔ ترکی اور متحدہ عرب امارات کی جانب سے دونوں فریقوں کے درمیان مفاہمت کرانے کی کوششیں بھی ناکام رہیں، جبکہ پاکستان کا الزام ہے کہ افغانستان نے ٹی ٹی پی کو قابو میں رکھنے کے لیے تحریری یقین دہانی دینے سے انکار کیا، جس کے جنگجو اس کے بقول 2600 کلومیٹر طویل غیر محفوظ سرحد کے ذریعے پاکستان میں داخل ہو کر حملے کرتے رہے ہیں۔

سراج الدین حقانی کے یہ بیانات اس لحاظ سے اہم ہیں کہ ٹی ٹی پی نے ان سے بیعت لے رکھی ہے اور طویل عرصے سے افغانستان کے اُن علاقوں سے سرگرم ہے جو ان کے کنٹرول میں رہے ہیں۔ اسی وجہ سے سراج الدین حقانی کے چھوٹے بھائی انس حقانی قطر اور ترکی میں پاکستانی حکام کے ساتھ مذاکرات کرنے والی افغان طالبان ٹیم کا حصہ تھے۔

زیلنسکی۔ٹرمپ ملاقات سے پہلے روس کا یوکرین پر بڑا حملہ

کنزال ہائپرسونک میزائلیں، چار اسکندر بیلسٹک میزائلیں اور کئی کلیبر کروز میزائلیں داغی گئیں، شمال مشرقی اور آس پاس کے علاقے تاریکی میں ڈوب گئے

کیف، (ایجنسیاں): روس نے یوکرین کی راجدھانی کیف پر دیر رات بڑے پیمانے پر میزائل اور ڈرون حملہ کر دیا۔ اس دوران راجدھانی اور گردونواح میں کئی زور دار دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ یہ حملہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کے درمیان مجوزہ ملاقات سے ایک روز قبل ہوا ہے جب کہ جنگ کے خاتمے کیلئے سفارتی کوششیں جاری ہیں۔ 'کیف انڈیپنڈنٹ' کی رپورٹ کے مطابق روس نے کیف پر بڑے پیمانے پر بیلسٹک میزائل حملہ کیا۔ اس دوران روس نے کئی کنزال ہائپرسونک میزائلیں، چار اسکندر بیلسٹک میزائلیں اور کئی کلیبر کروز میزائلیں داغی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ راجدھانی کیف کے ساتھ ساتھ کیف اوبلاست کے اردگرد کے علاقے میں بھی کئی دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ حملوں نے کیف سے تقریباً 20 کلومیٹر شمال مشرق میں واقع براوری شہر کو بجلی کی سپلائی میں خلل

ڈالا، جس سے شہر اور آس پاس کے علاقے تاریکی میں ڈوب گئے۔ کیف کے میئر وٹالی کلِٹسکو نے ٹیلی گرام پوسٹ میں حملے کی تصدیق کی اور لوگوں سے محفوظ علاقوں میں رہنے کی اپیل کی۔ انھوں نے لکھا کہ 'راجدھانی میں دھماکہ۔ فضائی دفاعی نظام کام کر رہا ہے، سبھی لوگ شیلٹر میں رہیں'۔ دریں اثنا یوکرین کی فضائیہ نے بھی لگاتار کئی ہنگامی الرٹ جاری کیے ہیں۔ فضائیہ کے مطابق بغیر پائلٹ کے فضائی گاڑیاں (ڈرونز) کیف اور آس پاس کے علاقوں میں سرگرم پائی گئیں۔ فضائیہ نے بتایا کہ کیف شہر پر ڈرون دیکھے گئے ہیں، جبکہ کیف علاقے کے ویلسیکا ڈیمیریکا اور پیریاسلاؤ گاؤں کے مغربی علاقوں میں بھی ڈرون کی سرگرمیاں ریکارڈ کی گئی ہیں جو جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ کیف پر حملہ ایسے وقت ہوا جب یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ملاقات کی تصدیق کی ہے۔ یہ ملاقات اتوار کو فلوریڈا میں ہونے والی ہے، جہاں ٹرمپ تنازع کو ختم کرنے کیلئے ثالث کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جمعہ کے روز صحافیوں سے بات کرتے ہوئے زیلنسکی نے کہا تھا کہ یہ ملاقات تنازع کے حل کی طرف مذاکرات کو آگے بڑھا سکتی ہے، حالانکہ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ فوری طور پر کسی حتمی معاہدے کی توقع نہیں کی جانی چاہیے۔

غزہ معاملے پر نیتن یاہو اور ٹرمپ انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیداروں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ

امریکہ کے نائب صدر، وزیر خارجہ، صدارتی مشیر، خصوصی ایلچی اور چیف آف اسٹاف اسرائیلی وزیر اعظم کے طرزِ عمل سے شدید مایوس

واشنگٹن، (ایجنسیاں): غزہ کے معاملے پر اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق نیتن یاہو وائٹ ہاؤس کے اس بااثر حلقے کی حمایت کھو چکے ہیں جسے ٹرمپ کا سخت گیر داخلی دائرہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ ان کی پالیسیاں غزہ میں امن عمل کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہیں۔

امریکی ویب سائٹ ایکسیس نے اعلیٰ سرکاری ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ ٹرمپ کے قریبی معاونین، جن میں نائب صدر جے ڈی وینس، وزیر خارجہ مارکو روبیو، صدارتی مشیر جیرڈ کشنر، خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور چیف آف اسٹاف سوزی وائلز شامل ہیں، نیتن یاہو کے طرزِ عمل سے شدید مایوس ہیں۔ ذرائع کے مطابق نیتن یاہو جان بوجھ کر غزہ میں جنگ بندی اور امن عمل کو سست کر رہے ہیں۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ نیتن یاہو اب بیشتر امریکی اتحادیوں کی حمایت سے محروم ہو چکے ہیں اور اس وقت صرف صدر ٹرمپ ہی ذاتی سطح پر ان کی حمایت کر رہے ہیں تاہم ٹرمپ غزہ کے معاملے میں تیز پیش رفت چاہتے ہیں۔

اختلافات کا مرکز غزہ سے متعلق اسٹریٹجک فیصلے ہیں، جن میں مرحلہ وار غیر مسلح کرنے کے منصوبے اور فلسطینی ٹیکنوکریٹ حکومت کے قیام پر اختلاف شامل ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کے بعض عہدیداروں نے اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں شہری ہلاکتوں پر بھی ناراضی ظاہر کی ہے۔ ادھر نیتن یاہو فلوریڈا میں ٹرمپ سے ملاقات کے ذریعے براہ راست صدر کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ صورتحال ایسے وقت سامنے آئی ہے جب واشنگٹن آئندہ جنوری میں امن کونسل کے آغاز کی تیاری کر رہا ہے اور امریکی حکام نے واضح کر دیا ہے کہ تاخیری حکمتِ عملی اب قابل قبول نہیں۔

گزشتہ 48 گھنٹوں میں 29 فلسطینی شہید

غزہ میں نسل کشی کے شہداء کی تعداد 71 ہزار 266 تک جا پہنچی

غزہ: غزہ کی وزارت صحت نے بتایا ہے کہ گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران 29 فلسطینی شہداء کی لاشیں غزہ کے ہسپتالوں میں منتقل کی گئیں۔ ان میں 25 شہداء ایسے ہیں جن کی لاشیں ملبے تلے سے نکالی گئیں جبکہ 8 زخمی بھی ہسپتال لائے گئے۔

وزارت صحت کے مطابق قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مسلط کی گئی نسل کشی کی جنگ کے آغاز یعنی سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک شہداء اور زخمیوں کی مجموعی تعداد خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ اب تک 71 ہزار 266 فلسطینی شہید جبکہ 171 ہزار 219 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔

وزارت صحت نے بتایا کہ بڑی تعداد میں متاثرین اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پھنسے ہوئے ہیں۔ شدید تباہی اور میدان میں خطرناک صورتحال کے باعث ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں تاحال ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ اسی تناظر میں وزارت صحت نے واضح کیا کہ 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے معاہدے کے نافذ ہونے کے بعد قابض اسرائیل کی جانب سے کی گئی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 414 فلسطینی شہید اور ایک ہزار 142 زخمی ہو چکے ہیں۔ اس دوران ملبے تلے دبے 679 لاپتہ افراد کی لاشیں بھی نکالی گئیں۔

وزارت صحت نے مزید بتایا کہ 19 دسمبر سنہ 2025ء سے 26 دسمبر سنہ 2025ء کے درمیان 292 فلسطینی شہداء کو سرکاری اعداد و شمار میں شامل کیا گیا۔ یہ اضافہ شہداء کی شناخت مکمل ہونے اور شہداء کی فہرست کی منظوری دینے والی کمیٹی کی جانب سے باضابطہ تصدیق کے بعد کیا گیا۔

قابض اسرائیلی فوج امریکہ اور یورپی ممالک کی مکمل پشت پناہی کے ساتھ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کے عوام کے خلاف بدترین نسل کشی میں مصروف ہے۔ اس جارحیت میں قتل عام، لاکھوں لوگوں کو بھوکا رکھنا، وسیع پیمانے پر تباہی، جبری بے دخلی اور من مانی گرفتاریاں شامل ہیں۔ قابض اسرائیل عالمی برادری کی اپیلوں اور عالمی عدالت انصاف کے جارحیت روکنے کے احکامات کو بھی مسلسل نظر انداز کر رہا ہے۔ اس نسل کشی کے نتیجے میں اب تک دو لاکھ 42 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں جن کی اکثریت بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 11 ہزار سے زائد فلسطینی تاحال لاپتہ ہیں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ شدید قحط کے باعث متعدد جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور وسیع پیمانے کی تباہی نے غزہ کے کئی شہروں اور علاقوں کو نقشے سے مٹا دیا ہے۔

رم اللہ کے قریب قابض اسرائیل کے فوجی کیمپ پر فائرنگ

غزہ: قابض اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایک فلسطینی مزاحمت کار نے رام اللہ کے قریب دیوار فاصل کے پاس قابض اسرائیل کے فوجی ٹھکانے پر فائرنگ کی ہے تاہم اس میں کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔

قابض اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں دعویٰ کیا کہ فلسطینی شہری نے رام اللہ کے مغرب میں نعلین کے علاقے، "حاجز حشمونائم" کے قریب سکیورٹی باڑ کے پاس فائرنگ کی، تاہم کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

بیان میں کہا گیا کہ فوج کے بڑے دستے موقع پر پہنچ گئے اور وسیع پیمانے پر تلاشی کی کارروائی شروع کی گئی، جبکہ علاقے کے کئی دیہات کو بند کر دیا گیا۔

مقامی ذرائع نے نامہ نگار کو بتایا کہ قابض اسرائیل نے نعلین، محلہ الم※لل، خربثا بنی حارث اور عطارہ کے تمام داخلی اور خارجی راستے بند کر دیے اور کئی گاڑیاں قبضے میں لے لی گئیں۔

یہ فوجی دستے صبح کے ابتدائی گھنٹوں سے عطارہ کے فوجی چیک پوسٹ کو بھی بند کیے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے شہریوں کی آمد و رفت میں شدید رکاوٹ پیدا ہوئی، خاص طور پر شمال مغرب اور مغربی رام اللہ کے دیہات سے آنے جانے والے شہری اور شمالی علاقوں سے آنے والے افراد کو مشکلات کا سامنا ہے۔

گذشتہ اکتوبر میں دیوار اور آبادکاری مزاحمتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی علاقوں میں قائم مستقل اور عارضی چیک پوسٹس اور دروازوں کی مجموعی تعداد 916 تک پہنچ گئی ہے، جن میں فوجی چیک پوسٹ اور گیٹ شامل ہیں، جن میں سے 243 لوہے کے دروازے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد نصب کیے گئے تھے۔

صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کی صہیونی سازش کا مقصد غزہ کے فلسطینیوں کی جبری ہجرت کو آگے بڑھانا ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت "حماس" نے قابض اسرائیل اور "صومالی لینڈ" کی نام نہاد انتظامیہ کے درمیان باہمی شناخت کو ایک سنگین پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدام قابض اسرائیل کی بین الاقوامی تنہائی کی شدت اور اس کے جرائم کے سبب بڑھتی ہوئی تنہائی کو دور کرنے کی ناکام کوشش کو ظاہر کرتا ہے۔

حماس نے پریس کو جاری ایک بیان میں اس قدم کی بھرپور مذمت کی اور اسے کسی بھی اعتبار سے ناقابل قبول قرار دیا، جس میں کہا گیا کہ یہ ایک غیر قانونی کوشش ہے جس کا مقصد ایک فاشسٹ قابض ریاست سے جعلی قانونی حیثیت حاصل کرنا ہے، جو فلسطین کی زمین پر قبضہ کیے ہوئے ہے، جنگی جرائم اور نسل کشی میں ملوث ہے اور جو بین الاقوامی سطح پر بڑھتی ہوئی تنہائی کا سامنا کر رہی ہے۔

حماس نے اس بات پر زور دیا کہ وہ قابض اسرائیل کی ان تمام سازشوں کو مسترد کرتی ہے جو فلسطینی عوام کو زبردستی ہجرت پر مجبور کرنے، بشمول "صومالی لینڈ" کو غزہ کے عوام کے لیے ممکنہ مقام کے طور پر پیش کرنے کی سازش کی شکل میں ہو۔ حماس نے صومالی لینڈ کے ساتھ صہیونی ریاست کے تعلقات کو قابض اسرائیل کی فلسطینیوں کو ان کی زمین سے بے دخلی اور نسلی صفائی کی پالیسیوں کا تسلسل قرار دیا۔ حماس نے واضح کیا کہ بنجمن نیتن یاہو کی حکومت جسے حماس نے "جنگی مجرم حکومت" قرار دیا، کا "صومالی لینڈ" میں منحرف انتظامیہ کو تسلیم کرنا قابض اسرائیل کی عالمی سیاسی اور اخلاقی پوزیشن کے بحران کو ظاہر کرتا ہے، جو غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف اس کی نسل کشی کی کارروائیوں کا نتیجہ ہے۔ حماس نے کہا کہ اس اقدام سے قابض اسرائیل کی عالمی اور عوامی سطح پر تنہائی مزید بڑھائی جانی چاہیے اور بین الاقوامی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے اسے سیاسی اور قانونی طور پر گھیرنا چاہیے، تاکہ اس کے رہنماؤں کو انسانی حقوق کی عالمی عدالتوں میں اس کے جرائم کے لیے جوابدہ بنایا جا سکے۔ حماس نے ان عرب اور اسلامی ممالک کی حمایت کی تعریف کی جنہوں نے فوراً اس غیر قانونی اقدام کی مذمت کی کیونکہ یہ "صومالی لینڈ" کی خود مختاری اور سالمیت پر واضح حملہ ہے اور پیچیدہ داخلی حالات کا استعماری ایجنڈوں کے لیے فائدہ اٹھانے کی کوشش اسی سلسلے میں حماس نے خبردار کیا کہ قابض اسرائیل کی یہ پالیسی عرب ریاستوں کو تقسیم کرنے، ان کے استحکام کو کمزور کرنے اور ان کے داخلی امور میں مداخلت کرنے کے منصوبے کا حصہ ہے، جو صہیونی استعمار کے اس منصوبے کے تحت ہے جس کا مقصد علاقے میں قبضہ اور افراتفری پھیلانا ہے۔

خیال رہے کہ جمعہ کو قابض اسرائیل نے باضابطہ طور پر "صومالی لینڈ" کو تسلیم کیا، جو بین الاقوامی سطح پر غیر تسلیم شدہ ہے، اور یہ قدم خطے میں وسیع مخالفت اور غزہ کے فلسطینی عوام کو وطن سے بے دخل کرنے کے خدشات کا باعث بنا۔

صومالی لینڈ تقریباً تین دہائیوں سے صومالیہ کی علیحدہ انتظامیہ کی نگرانی میں قائم ہے، لیکن بین الاقوامی برادری اسے آزاد ریاست کے طور پر تسلیم نہیں کرتی اور صومالیہ کی حکومت اس پر زور دیتی ہے کہ یہ اس کی زمین کا لازمی حصہ ہے۔

اس سے قبل "ایسوسی ایٹڈ پریس" نے رپورٹ کیا کہ امریکہ اور قابض اسرائیل نے سوڈان، صومالیہ اور "صومالی لینڈ" کی اعلیٰ سطحی حکومتوں کے اہلکاروں سے رابطے کیے تاکہ غزہ کے فلسطینیوں کو وہاں منتقل کرنے کی ممکنہ منصوبہ بندی پر بات کی جا سکے۔

لبنان میں اسرائیلی فائرنگ سے اقوام متحدہ امن دستے کا اہلکار زخمی

بیروت، (یو این آئی) لبنان میں تعینات اقوام متحدہ کے امن دستے میں شامل فوجی اہلکار اسرائیلی فائرنگ سے زخمی ہوگیا۔ عرب میڈیا کے مطابق اقوام کی جانب سے بیان میں کہا گیا ہے کہ لبنان میں تعینات اس کی عارضی امن فوج کی پوزیشنز پر اسرائیلی حملے میں ایک اہلکار زخمی ہوگیا ہے، اسرائیل کی جانب سے یہ حملہ ایک جارحانہ اقدام ہے۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ کے امن دستے (یو این آئی ایف آئی ایل) جنوبی لبنان کے علاقے میں اسرائیل اور لبنان کے درمیان فاصلہ برقرار رکھنے کیلئے کردار ادا کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ امن دستے کی جانب سے واقعے کی تفصیل میں مزید بتایا گیا ہے کہ بستر اگاؤں کے قریب فائرنگ کے ساتھ دستی بم دھماکہ بھی ہوا ہے۔ یادر ہے کہ اکتوبر کے مہینے میں بھی اسرائیل فوج کی جانب سے امن فوج پر دستی بم حملوں کے 3 مختلف واقعات رپورٹ ہوئے تھے جس میں ایک اہلکار کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی تھی۔

پی ٹی آئی نے عسکری قیادت کے خلاف اشتعال انگیز پوسٹ ڈیلیٹ کردی

لندن، (ایجنسی) پاکستان تحریکِ انصاف (پی ٹی آئی) کے برطانیہ چیپٹر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی وہ پوسٹ ڈیلیٹ کر دی ہے جس میں پاکستان کی عسکری قیادت کے خلاف اشتعال انگیز بیانات کی ویڈیو شامل تھی۔ پی ٹی آئی یو کے نے کہا ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے غیر قانونی طرزِ عمل کی حمایت نہیں کرتی اور آزاد شہریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کسی بھی غلط فہمی سے بچنے کے لیے اپنے بیانات میں احتیاط برتیں۔ جمعے کو دفترِ خارجہ نے پاکستان کی عسکری قیادت کے خلاف اشتعال انگیز بیانات اور تشدد پر اکسانے کے معاملے پر قائم مقام برطانوی ہائی کمشنر میٹ کینل کو طلب کر کے ڈیمارش دیا تھا۔ باخبر ذرائع کے مطابق برطانوی حکومت سے باضابطہ طور پر مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ برطانیہ کی سرزمین استعمال کر کے پاکستان کی عسکری قیادت کو براہِ راست دھمکیاں دینے والوں کی شناخت کرے، انہیں گرفتار کرے، تحقیقات کرے اور مقدمات چلائے۔ ذرائع نے بتایا کہ 23 دسمبر کو پی ٹی آئی یو کے کے سرکاری ایکس اکاؤنٹ پر ایک ویڈیو پوسٹ کی گئی تھی جس میں بریڈفورڈ میں پاکستانی قونصل خانے کے باہر مظاہرین کو پی ٹی آئی کے جھنڈے اٹھائے ہوئے عسکری قیادت کو کھلے عام دھمکیاں دیتے دیکھا جا سکتا تھا۔ یہ پوسٹ بعد ازاں ڈیلیٹ کر دی گئی۔ ہفتے کی صبح ایکس پر جاری بیان میں پی ٹی آئی یو کے نے کہا کہ اس نے ایک شہری کے عسکری قیادت کے خلاف بیان والی پوسٹ ہٹا دی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ اگرچہ ہمارا خیال نہیں کہ مذکورہ فرد نے تشدد پر اکسایا، تاہم کسی بھی ممکنہ غلط فہمی سے بچنے اور فرد اور اس کے حقوق کے قانونی تحفظ کے پیشِ نظر احتیاطاً پوسٹ حذف کی گئی۔ پی ٹی آئی یو کے نے الزام عائد کیا کہ اندرون و بیرونِ ملک پاکستانیوں کو بے مثال جبر کا سامنا ہے۔

تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کا جنگ بندی پر اتفاق

بنکاک/نام پنہ، (یو این آئی) تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان فوری طور پر جنگ بندی پر اتفاق کر لیا گیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کا مشترکہ بیان میں کہنا تھا کہ فوجیوں کی نقل و حرکت منجمد اور سرحدی علاقوں کے شہریوں کو گھر واپسی کی اجازت پر بھی اتفاق ہوا ہے۔ مشترکہ بیان کے مطابق تھائی لینڈ کمبوڈیا تخریب کاری، سائبر کرائم کا مقابلہ کرنے میں تعاون پر رضامند ہو گئے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ تھائی لینڈ کمبوڈیا کے درمیان جنگ بندی 3 روز سے جاری مذاکرات کے بعد ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان سرحدی کشیدگی میں اضافہ ہوگیا تھا، تھائی لینڈ نے کمبوڈیا سے متصل متنازع سرحد پر فضائی حملے کیے تھے، دونوں ممالک کی جانب سے ایک دوسرے پر امریکی صدر کی ثالثی میں طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

ٹرمپ نے بیوٹی پارلر مالکن خاتون وکیل کو اہم عہدے پر تعینات کر دیا

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بیوٹی پارلر کی چین چلانے والی خاتون وکیل مورا نامدار کو اہم عہدے پر تعینات کر دیا۔ مورا نامدار کو اسسٹنٹ سیکرٹری آف اسٹیٹ برائے قونصلر معاملات کے طور پر مقرر کیا گیا ہے جس میں وہ ویزا منظوری، سفری قوانین، پاسپورٹ جاری اور منسوخ کرنے جیسے اہم فیصلے کریں گی۔ مورا نامدار نہ صرف تجربہ کار وکیل ہیں بلکہ وہ ٹیکساس میں اپنی بیوٹی پارلرز کی چین بھی چلاتی ہیں، وہ پہلے بھی ٹرمپ کے پہلے دور میں عارضی طور پر اسی شعبے میں کام کر چکی ہیں۔ کچھ حلقوں نے ان کے نامزد ہونے پر حیرت کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیوٹی بزنس چلاتی ہیں تاہم انکے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ قانون دان بھی ہیں اور پہلے بھی اس شعبے کا تجربہ رکھتی ہیں۔

صومالی لینڈ صوبہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے: صومالیہ کا سخت ردعمل

اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی جانب سے صومالی لینڈ کے علاقے کو خودمختار تسلیم کرنے کے اعلان کے چند ہی گھنٹوں بعد صومالیہ کی وزارتِ خارجہ نے اس فیصلے کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدام صومالیہ کی خودمختاری اور علاقائی وحدت کے لیے براہِ راست خطرہ ہے۔ اپنے ایک سرکاری بیان میں صومالی وزارتِ خارجہ نے تمام ممالک اور بین الاقوامی شراکت داروں سے مطالبہ کیا کہ وہ بین الاقوامی قانون کا احترام کریں، عدم مداخلت اور علاقائی سالمیت کے اصولوں کی پاسداری کریں اور قرنِ افریقہ میں امن، استحکام اور سلامتی کے فروغ کے لیے ذمہ دارانہ کردار ادا کریں۔ وزارت خارجہ نے واضح کیا کہ صومالیہ اپنی سرزمین پر کسی بھی قسم کے غیر ملکی فوجی اڈوں یا انتظامات کی اجازت نہیں دے گا جو ملک کو پراکسی جنگوں میں دھکیلیں یا خطے میں علاقائی اور عالمی دشمنانہ سرگرمیوں کو منتقل کرنے کا باعث بنیں۔ بیان میں کہا گیا کہ صومالیہ اپنی خودمختاری، قومی وحدت اور علاقائی سالمیت کے لیے اپنے غیر متزلزل اور ناقابلِ مذاکرات عزم کی تجدید کرتا ہے جیسا کہ وفاقی جمہوریہ صومالیہ کے عبوری آئین اقوام متحدہ کے چارٹر اور افریقی یونین کے تاسیسی قانون میں درج ہے۔ وزارت نے اسرائیل کی جانب سے صومالیہ کے شمالی حصے کو تسلیم کرنے کے دعوے کو دانستہ حملہ اور غیر قانونی قدم قرار دیتے ہوئے اسے مکمل طور پر مسترد کر دیا۔

چین میں غیر صوبائی شادی، ناجائز تعلقات اور حمل پر بھاری جرمانوں کا اعلان

اگر شادی کے بعد 10 ماہ سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے تو بھی 3000 یوان جرمانہ ہوگا

بیجنگ، (ایجنسیاں): چین کے ایک گاؤں میں شادی اور ذاتی زندگی سے متعلق سخت جرمانے عائد کیے جانے پر عوامی سطح پر شدید ردِعمل سامنے آیا ہے۔ ساؤتھ چائنہ مارننگ پوسٹ کے مطابق چین کے شہر لنکانگ کے ایک گاؤں کی انتظامیہ نے نوٹس جاری کرتے ہوئے غیر صوبائی شادی، غیر ازدواجی تعلقات اور غیر شادی شدہ حمل پر بھاری جرمانے مقرر کر دیے ہیں۔ نوٹس کے مطابق اگر کوئی شخص صوبے سے باہر شادی کرتا ہے تو اس پر 1500 یوان (تقریباً 60 ہزار روپے) جرمانہ عائد کیا جائے گا جبکہ غیر شادی شدہ حمل کی صورت میں 3000 یوان (تقریباً ایک لاکھ 20 ہزار روپے) جرمانہ ہوگا۔ اسی طرح غیر ازدواجی تعلقات کے تحت ساتھ رہنے والے جوڑوں سے ہر سال 500 یوان وصول کیے جائیں گے۔ مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر شادی کے دس ماہ کے اندر بچے کی پیدائش ہو تو اس پر بھی 3000 یوان جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ اس اگر شادی کے بعد 10 ماہ سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے تو بھی 3000 یوان جرمانہ ہوگا۔ میڈیا پر شدید تنقید کی جا رہی ہے اور صارفین اسے غیر منصفانہ اور غیر قانونی قرار دے رہے ہیں۔

اسرائیل نئے مسلم ملک 'صومالی لینڈ' کو تسلیم کرنے والا پہلا ملک بن گیا

صومالی لینڈ نے طویل جنگ کے بعد 1991 میں آزادی حاصل کی تھی

تل ابیب، (ایجنسی) اسرائیل نے ایک نئے مسلم ملک جمہوریہ اُرض الصومال کو ایک آزاد ریاست تسلیم کر لیا جسے اب تک کسی نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اس سے قبل رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ صومالی لینڈ ان ممالک میں شامل ہے جو غزہ سے فلسطینیوں کی ممکنہ آبادکاری کے حوالے سے اسرائیل سے بات چیت کر رہے تھے۔ 1991 میں صومالیہ سے علیحدگی اور الگ ملک ہونے کا دعویٰ کرنے والے صومالی لینڈ میں اکثریت مسلمانوں اور عربی زبان بولنے والوں کی ہے۔ صہیونی وزیر اعظم نیتن یاہو اور وزیر خارجہ نے اسرائیل کی جانب سے صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کے اعلامیے پر باضابطہ دستخط بھی کر دیے۔ صومالی لینڈ کے صدر عبد الرحمان محمد عبداللہی نے اپنی حکومت کی طرف سے اس دستاویز پر دستخط کیے۔ اس موقع پر نیتن یاہو اور صومالی لینڈ کے صدر کے درمیان ٹیلی فونک رابطہ بھی ہوا جس میں دونوں رہنماؤں نے اس پیش رفت کو تاریخی قرار دیا۔ نیتن یاہو نے صومالی لینڈ کے صدر کو اسرائیل کے سرکاری دورے کی دعوت بھی دی اور کہا کہ وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو صومالی لینڈ کی ابراہیم معاہدوں میں شمولیت کی خواہش سے آگاہ کریں گے۔ صومالی لینڈ کے صدر عبدالرحمٰن محمد عبداللہی نے اسرائیل کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے ایک تاریخی لمحہ قرار دیا اور کہا کہ یہ دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کا آغاز ہے۔ انہوں نے اسرائیل کیساتھ تعلقات معمول پر لانے اور ابراہیم معاہدوں میں شمولیت کے لیے آمادگی کا اظہار بھی کیا۔ دوسری جانب اسرائیل کے اس فیصلے پر اندرون خانہ تنقید بھی سامنے آئی ہے۔ اسرائیلی چینل 12 کے مطابق ایک سینئر اسرائیلی عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر خبردار کیا ہے کہ صومالی لینڈ کو تسلیم کرنا فلسطینی ریاست کے حوالے سے اسرائیل کے دیرینہ مؤقف کو کمزور کر سکتا ہے کیونکہ عالمی برادری اب بھی صومالی لینڈ کو صومالیہ کا حصہ تصور کرتی ہے۔

یادر ہے کہ صومالی لینڈ نے 1960 میں مختصر عرصے کے لیے آزادی حاصل کی تھی اور اس وقت اسرائیل سمیت 35 ممالک نے اسے تسلیم کیا تھا۔ تاہم بعد میں اس نے صومالیہ کے ساتھ اتحاد کر لیا لیکن یہ اتحاد چل نہ سکا اور طویل جنگوں کے بعد 1991 میں دوبارہ علیحدہ ہو کر الگ ملک ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس اعلان کے باوجود اب تک کسی ملک نے اسے رسمی طور پر تسلیم نہیں کیا تھا البتہ برطانیہ، ایتھوپیا، ترکی، متحدہ عرب امارات، ڈنمارک، کینیا اور تائیوان جیسے ممالک وہاں رابطہ دفاتر قائم کیے ہوئے ہیں۔

خوفناک حادثے میں آدھا دھڑ گنوا دینے والے نوجوان کیلئے ٹیکنالوجی امید کی کرن بن گئی

ہمارا مقصد زیادہ سے زیادہ خودمختاری حاصل کرنا اور اپنی نئی حقیقت کے ساتھ باوقار زندگی گزارنا ہے: لورن شوئرز

نیویارک، (ایجنسی) امریکی ریاست مونٹانا میں آج سے 6 سال قبل فورک لفٹ کے ہولناک حادثے میں شدید زخمی ہونے والے 18 سالہ نوجوان کے زندہ رہنے کے امکان نہ ہونے کے برابر تھے۔ میڈیا کے مطابق حادثے کے شکار لورن شوئرز کی زندگی کو تو ڈاکٹرز نے بچا لیا لیکن یہ نوجوان زندگی بھر کیلئے کمرے سے نیچے کا دھڑ اور ایک بازو سے محروم ہوگیا تھا۔ یہ حادثہ ایک تعمیراتی سائٹ پر پیش آیا تھا جہاں لورن شوئرز کام کرتے تھے۔ اس حادثے نے انکی زندگی میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ مایوسی، فکر اور بوجھ سے بھری زندگی میں اس نوجوان کے سارے خواب چکنا چور ہو چکے تھے۔ وہ اب کوئی کام نہیں کر سکتے تھے بلکہ محتاجی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔ ان کا گزر بسر اب ان کی اور اہلیہ کی روزمرہ کی ان ویڈیوز سے ہوتا ہے جو وہ سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرتے ہیں۔ لورن کا کہنا ہے کہ مستقبل میں ویڈیو گیمز اور معذور افراد کے لئے سہولیات کا جائزہ لینے سے متعلق مواد تیار کرنا چاہتا ہوں تا کہ نہ صرف آمدن حاصل ہو بلکہ دوسروں کی مدد بھی کی جا سکے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ جسمانی خودمختاری کی کمی اور مستقل نگہداشت کی ضرورت زندگی کو مشکل بناتی ہے، تاہم اہلیہ، بہن اور قریبی لوگوں کی حمایت نے انہیں حوصلہ دیا ہے۔ لورن کا کہنا ہیکہ انکا موجودہ مقصد زیادہ سے زیادہ خودمختاری حاصل کرنا اور اپنی نئی حقیقت کیساتھ باوقار زندگی گزارنا ہے۔ یہ نوجوان اب بھی پُرامید ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے وہ مصنوعی بازو تو حاصل کر چکا ہے، نچلے دھڑے پر بھی کام جاری ہے۔ جس کیلئے ڈاکٹرز اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کی ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔ جلد اس پیچیدہ مسئلے کا کوئی حل نکل آئے گا۔ انھوں نے بتایا کہ اب بھی روزمرہ زندگی کے کئی امور ٹیکنالوجی کی مدد سے ہی انجام دیتا ہے۔ ایک خودکار وہیل چیئر اور مصنوعی بازو بھی ہے۔ لورن شوئرز نے جس نے مجھے دوبارہ اُٹھایا ہے وہ اہل خانہ کا پیار اور پھر ٹیکنالوجی ہے جسکے بغیر یہ سب ناممکن تھا۔ انھوں نے کہا کہ آئندہ بھی میڈیکل اور ٹیکنالوجی کی دنیا کی جدید ایجادات سے مجھ جیسے کئی افراد کی زندگی میں انقلاب برپا ہوگا۔

مصر کی الازہر یونیورسٹی نے شام میں دہشت گردانہ حملے کی مذمت کی

قاہرہ: مصر کی الازہر یونیورسٹی نے ایک بیان میں شام میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ الازہر نے زور دے کر کہا کہ اس جرم کے مرتکب افراد کسی بھی مذہبی، انسانی اور اخلاقی اقدار سے عاری ہیں اور معاشروں کی سلامتی اور استحکام کے لیے خطرہ ہیں۔ الازہر نے متاثرین کے اہل خانہ اور شامی عوام کے تئیں اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے شام کے تمام طبقات اور مذاہب سے دہشت گردی کی کارروائیوں کا مقابلہ کرنے اور قومی اتحاد کے تحفظ کے لیے متحد اور یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہونے کی اپیل کی۔ واضح رہے کہ شام کے شہر حمص میں مسجد علی ابن ابی طالب (ع) میں ہونے والے بم دھماکے کی ذمہ داری، سرایا انصار السنۃ نامی شدت پسند گروپ نے قبول کی ہے۔

قطبی طوفانی سسٹم غزہ سے ٹکرا گیا، تیز ہوائیں اور بارشیں، بے گھر فلسطینیوں کی اذیت میں اضافہ

غزہ: غزہ کا محصور علاقہ ایک نئے قطبی موسمی دباؤ کی لپیٹ میں آ گیا ہے جو تیز ہواؤں اور بارشوں کے ساتھ داخل ہوا ہے۔ یہ صورتحال ان فلسطینیوں کی مشکلات میں مزید اضافہ کر رہی ہے جو قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے نتیجے میں تباہ شدہ گھروں سے محروم ہو کر کمزور خیموں اور ایسے عارضی مراکز میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جہاں بنیادی انسانی ضروریات تک میسر نہیں۔

ماہر موسمیات لیث العلامی نے بتایا کہ یہ رواں موسم سرما کے دوران فلسطینی علاقوں کو متاثر کرنے والا تیسرا قطبی موسمی دباؤ ہے۔ ان کے مطابق اس دباؤ کا آغاز آج دوپہر سے ہو چکا ہے اور یہ اتوار کی شام تک برقرار رہے گا جبکہ پیر کے روز ایک چوتھا موسمی نظام بھی خطے کو متاثر کرے گا۔

انہوں نے وضاحت کی کہ موجودہ موسمی دباؤ شام کے اوقات میں شدت اختیار کر سکتا ہے تاہم بارش کی مقدار اس کمیت سے کم ہوگی جو تقریباً دو ہفتے قبل غزہ پر اثر انداز ہونے والے گذشتہ دباؤ کے دوران ریکارڈ کی گئی تھی۔

لیث العلامی کے مطابق یہ قطبی نظام تیز جھکڑوں کے ساتھ آئے گا جن کی رفتار 70 سے 80 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچنے کا امکان ہے۔ بارش کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ مختلف اوقات اور علاقوں میں بارش کی شدت مختلف رہے گی اور بعض مقامات پر ژالہ باری بھی ہو سکتی ہے۔

اس موسمی نظام کے ساتھ پورے غزہ میں شدید سرد موسم چھا جائے گا۔ شام کے وقت درجہ حرارت کم ہو کر تقریباً 10 ڈگری سینٹی گریڈ تک گرنے کا امکان ہے جو پہلے ہی کسمپرسی کا شکار بے گھر فلسطینیوں کے لیے مزید اذیت کا باعث بنے گا۔

لیث العلامی نے خبردار کیا کہ یہ قطبی دباؤ غزہ میں انسانی بحران کو مزید سنگین بنا سکتا ہے کیونکہ بارش کے باعث پانی کے بڑے تالاب بننے اور سیلابی ریلوں کے بہہ جانے کا خدشہ ہے جو بے گھر افراد کے خیموں میں داخل ہو کر انہیں بہا لے جا سکتے ہیں اور ان عمارتوں کو بھی گرا سکتے ہیں جو پہلے ہی گرنے کے قریب ہیں۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ تیز ہوائیں ان عمارتوں کے گرنے کے خطرے کو مزید بڑھا دیں گی جو قابض اسرائیل کی گذشتہ برسوں کی نسل کش بمباری سے پہلے ہی بری طرح متاثر ہو چکی ہیں۔

ماہر موسمیات نے فلسطینیوں سے اپیل کی کہ وہ ممکنہ حد تک موسمی اثرات سے نمٹنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ خیموں کو مضبوط رسیوں اور کھونٹوں کے ذریعے اچھی طرح باندھا جائے تا کہ تیز ہواؤں کے باعث وہ اڑ نہ جائیں۔ بارش کے پانی کے نکاسی کے لیے خیموں سے دور نالیاں بنائی جائیں تا کہ بعد میں پانی جمع ہو کر انہیں ڈبو نہ دے۔

انہوں نے مزید مشورہ دیا کہ لوگ اپنی اشیا اور سامان کو زمین سے اونچا رکھیں اور ممکن ہو تو نسبتاً بلند جگہوں پر سوئیں تا کہ بارش کا پانی خیموں میں داخل ہونے کی صورت میں ڈوبنے سے بچا جا سکے۔ آخر میں انہوں نے فلسطینیوں کو ہدایت کی کہ وہ کئی تہوں پر مشتمل لباس پہنیں اور خاص طور پر ہاتھ پاؤں کو گرم رکھنے پر توجہ دیں تا کہ شدید سرد ہواؤں اور قطبی فضائی دباؤ کے مضر اثرات سے بچا جا سکے۔

واضح رہے کہ دسمبر کے موجودہ مہینے میں جب سے قطبی موسمی دباؤ غزہ کو متاثر کر رہے ہیں، کم از کم 17 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں چار بچے بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ قابض اسرائیل کی بمباری سے گھروں کی تباہی کے بعد قائم کیے گئے بے گھر افراد کے تقریباً 90 فیصد پناہ گاہی مراکز بارش کے پانی میں

اسرائیلی وزیر ایتمار بن گویر کی بیسان اور العفولہ میں حملوں کے بعد یہودی آبادکاروں سے مسلح ہونے پر زور

غزہ: قابض اسرائیلی وزیر برائے نام نہاد قومی سکیورٹی ایتمار بن گویر نے بیسان اور العفولہ کے علاقوں میں ہونے والی کارروائی کے بعد قابض اسرائیلیوں سے اسلحہ اٹھانے اور خود کو مسلح کرنے کی کھلی ترغیب دی ہے۔ یہ کارروائی شمالی فلسطین میں واقع بیسان کے علاقے میں پیش آئی جس کے نتیجے میں دو قابض اسرائیلی ہلاک اور چھ دیگر زخمی ہوئے۔ ہلاکتیں گاڑی سے کچلنے اور چاقو سے حملے کے نتیجے میں ہوئیں۔

ایتمار بن گویر نے جائے وقوعہ سے قابض اسرائیلی چینل آئی 24 نیوز کو دیے گئے بیانات میں دعویٰ کیا کہ یہ کارروائی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلحہ جانیں بچاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قابض اسرائیل کے شہریوں کو اسلحہ رکھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ ان کا اشارہ اس واقعے کی طرف تھا جس میں ایک مسلح قابض صہیونی نے حملہ آور فلسطینی فائرنگ کر کے زخمی کر دیا جس کی وجہ سے بن گویر نے ہلاکتوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ قرار دیا۔

گذشتہ روز جمعہ کو بیسان کے علاقے میں تین مختلف مقامات پر ہونے والی ایک دوہری کارروائی میں دو قابض اسرائیلی ہلاک ہوئے جن میں ایک کو گاڑی سے کچلا گیا اور دوسرے کو چاقو مارا گیا جبکہ چھ دیگر زخمی ہوئے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق حملہ آور نے پہلے ایک قابض اسرائیلی کو گاڑی سے کچلا پھر اپنی گاڑی سے اتر کر ایک عورت پر چاقو سے حملہ کیا۔ بعد ازاں قابض اسرائیلی فوج نے اس پر فائرنگ کی اور زخمی حالت میں اسے گرفتار کر لیا۔

ایتمار بن گویر نے قابض اسرائیلیوں کو اسلحہ رکھنے کے اجازت ناموں کے حصول کے لیے حال ہی میں کی گئی نرمیوں سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی اور انہیں نام نہاد شہری ہنگامی ردعمل یونٹس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ قابض اسرائیلی حکومت کے مطابق ان یونٹس کا مقصد فوری ردعمل اور تیاری کی سطح کو بڑھانا ہے۔

فلسطینی اتھارٹی وطن کے لیے جانیں پیش کرنے والے ہیروز کے خاندانوں کے چولہے کیوں بند کر رہی ہے؟

غزہ: ایک انتہائی حساس سیاسی لمحے میں فلسطینی اتھارٹی نے ایک متنازعہ فیصلہ کر کے قومی سطح پر وسیع بحث کو دوبارہ بھڑکا دیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت شہداء اور اسیران کے اہل خانہ کی مالی امداد کو دوبارہ "سماجی معاونت" کے زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا اقدام ہے جس کے حق میں دعوے کرنے والے پہلے بھی ثابت ہو چکے ہیں کہ یہ بے بنیاد ہیں، خاص طور پر بین الاقوامی اور مالی دباؤ کو کم کرنے اور ایسے معاونتی راستے کھولنے کے حوالے سے کیے گئے دعوے بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں۔

ماہرین کے مطابق اس طرح کے دعوے میں سنگین اندرونی خطرات بھی اپنے اندر لیے ہوئے ہیں، جن میں سب سے اہم عوامی اعتماد میں مزید کمی اور فلسطینی معاشرے کے مختلف طبقات کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج ہے، خاص طور پر شہداء، اسیران اور زخمیوں کے اہل خانہ کے ساتھ۔ یہ فیصلہ سیاسی اور سماجی لحاظ سے طویل مدتی قیمت رکھتا ہے جو ممکنہ مالی فوائد سے کہیں زیادہ ہے، خاص طور پر اس حساس معاملے میں جو براہ راست فلسطینی قومی جذبات سے جڑا ہوا ہے۔

شہداء کے حقوق سرخ لکیر ہیں

اس فیصلے کے بعد مغربی کنارے کے کئی شہروں میں عوامی احتجاجی مظاہرے ہوئے، جن میں شریک افراد نے نعرے لگائے کہ شہداء اور اسیران کے حقوق "سرخ لکیر" ہیں اور یہ حقوق کسی بھی صورت میں ختم نہیں کیے جا سکتے، ان کی دوبارہ درجہ بندی یا مذاکرات کی گنجائش نہیں ہیں، کیونکہ یہ فلسطینی قومی اصولوں کا حصہ ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اس فیصلے کو صرف اتھارٹی کے خزانے کے لیے ممکنہ مالی وسائل یا بین الاقوامی تعاون کے بند راستے کھولنے کے زاویے سے نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ اسے اس کی طویل مدتی سیاسی اور سماجی قیمت کے زاویے سے دیکھنا چاہیے، خاص طور پر ایک ایسے عوام کے لیے جو طویل عرصے سے قابض اسرائیل کے تحت زندگی گزار رہا ہے اور اپنی مزاحمت میں قومی علامات اور لگاتار قربانیوں پر انحصار کرتا ہے۔

شہداء اور اسیران کے اہل خانہ کے لیے، یہ معاوضہ صرف ایک مالی شق نہیں تھی، بلکہ یہ ایک رسمی اعتراف تھا کہ ان کے بچوں کی قربانیاں فراموش نہیں کی گئیں اور جنہوں نے اپنی جان یا آزادی فلسطین کے لیے دی وہ اپنے مقدر کا مقابلہ اکیلے نہیں کر رہے۔

اچھے رویے کی شہادت

سیاسی امور کے ماہر محمد ابو قمر کے مطابق شہداء اور اسیران کے معاوضے کو روکنے کے فیصلے کوئی نئی بات نہیں ہیں اور یہ سلسلہ اتھارٹی کی پالیسی کا حصہ ہے جو گذشتہ دس سال سے جاری ہے۔ اتھارٹی نے سنہ 2014ء کے حملے کے شہداء کو تنخواہوں کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔

ابو قمر نے نامہ نگار سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اتھارٹی ان پالیسیوں کے ذریعے قابض اسرائیل کے لیے "اچھے رویے کی شہادت" پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تا کہ سیاسی اور مالی دباؤ کا جواب دیا جا سکے اور یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ کچھ بین الاقوامی فریقین کی طرف سے "دہشت گردی" کے نام پر معاوضے ادا نہ کرے۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ پالیسیاں شہداء اور اسیران کے قومی پہلو کو ختم کر کے اسے محض سماجی معاملے میں تبدیل کرنے کی کوشش ہیں، جو فلسطینی عوام کو اپنی پوزیشن پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر سکتی ہیں، خاص طور پر جب ان کے اہل خانہ کے لیے سماجی ضمانتیں اور دیکھ بھال موجود نہ ہو۔

ابو قمر نے کہا کہ اتھارٹی فلسطینی عوام کے شعور کو "ڈھالنے" کی کوشش کر رہی ہے، تا کہ قابض اسرائیل کے لیے آسانی پیدا ہو، اور صدر محمود عباس کے حالیہ فیصلے جو "مزاحمت کے وسائل کو خشک کرنے" کے حوالے سے ہیں، فلسطینی قومی دھارے کے لیے حقیقی خطرہ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات جب رسمی قوانین میں ڈھل جاتے ہیں تو واپس لینا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے، خاص طور پر جب یہ فلسطینی عوام کے بڑے طبقے سے تعلق رکھتے ہوں۔

ابو قمر نے کہا کہ یہ تبدیلی قومی علامات کی جگہ کو کمزور کرتی ہے اور اتھارٹی اور معاشرہ کے تعلق کو سیاسی مفاد کی بنیاد پر دوبارہ تعریف کرتی ہے، نہ کہ وہ شراکتِ جدوجہد جو فلسطینی قومی تحریک کی بنیاد تھی۔

قربانی کو نشانہ بنانا

زخمیوں کے امور ترجمان مراد شمروخ نے کہا کہ شہداء اور اسیران کے اہل خانہ کو ملنے والے معاوضوں کو روکنے کا فیصلہ زخمیوں کے لیے صرف مالی اقدام نہیں ہے، بلکہ یہ قومی قربانی کی اہمیت کو براہ راست نشانہ بنانا ہے۔

شمروخ نے مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگار کو بتایا کہ یہ معاوضے اہل خانہ کا قومی اور اخلاقی حق ہیں، جنہوں نے اپنے بچوں، خون اور جسم کو فلسطین کے دفاع میں پیش کیا، اور یہ کسی بھی فریق کی عنایت نہیں ہیں۔ ان پر ہاتھ ڈالنا زخمیوں کے لیے سخت پیغام ہے، جن میں سے بہت سے مستقل معذوری یا مشکل صحت اور نفسیاتی حالات سے دوچار ہیں۔

انہوں نے کہا کہ شہداء، اسیران اور زخمیوں کی قربانیوں کو مالی بوجھ کے طور پر تبدیل کرنا فلسطینی قومی روایت کے جوہر کو نقصان پہنچا ہے۔ ہزاروں اہل خانہ میں مایوسی کا احساس پیدا کرتا ہے، فلسطینی عوام اتھارٹی کو اپنے بچوں کی قربانی کا محافظ سمجھتے تھے نہ کہ ان کے حقوق پر ڈاکہ زن۔

شمروخ نے خبردار کیا کہ اگر یہ پالیسیاں جاری رہیں تو اتھارٹی اور عوام کے درمیان خلیج بڑھ جائے گی۔ انہوں نے قومی سطح پر فوری اقدام کی ضرورت پر زور دیا تا کہ شہداء، اسیران اور زخمیوں کے حقوق کا اعادہ ہو اور یہ واضح ہو کہ قربانیوں کے ساتھ وفاداری کسی بھی قومی منصوبے کی اصل بنیاد ہے، نہ کہ سودے بازی کی کاغذی چیز ہے۔

قومی اور اخلاقی زوال

اسی تناظر میں فلسطینی مزاحمتی گروہوں نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں اس فیصلے کو "قومی اور اخلاقی زوال" قرار دیا اور فلسطینی صفوں کی یکجہتی پر اس کے خطرناک اثرات کی وارننگ دی۔ دھڑوں نے کہا کہ اتھارٹی کا فیصلہ شہداء اور اسیران کے مالی تعاون روکنے کی خطرناک پالیسی ہے جو اندرونی تقسیم کو بڑھاوا دیتی اور قابض اسرائیل کی حکومت کی واضح ہدایت کے تحت ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ اس فیصلے کے خلاف فوری قومی اور عوامی اقدام کی ضرورت ہے تا کہ شہداء، زخمیوں اور اسیران کے اہل خانہ کے جائز حقوق محفوظ رہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ خاموشی مستقبل میں ایسے اقدامات کی راہ ہموار کر سکتی ہے جو فلسطینی قضیہ کے جوہر کو متاثر کر سکتی ہے۔ قضیہ فلسطین کی تمام جہات اتھارٹی اور عوام کے تعلق کے گرد مرکوز ہیں اور یہ قربانیوں کے ساتھ وفاداری کے اصول کو دوبارہ پیش کرتے ہیں، ایک نازک موقع پر جب اعتماد اور قومی علامت میں مزید کمی برداشت نہیں کی جا سکتی۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

امام باڑوں کا شہر لکھنؤ

• خورشید انور رضوی رومی نواب
غازی منڈی، وکٹوریہ اسٹریٹ

صوبہ اودھ کی راجدھانی لکھنو جو کہ "امام باڑوں کا شہر" کہلاتی ہیا اور امام باڑے ہی اسکی پہچان ہیں۔ جبکہ دیگر شہروں میں بھی امام باڑے موجود ہیں جیسے جون پور، فیض آباد اور حیدر آباد غیرہ۔ حیدر آباد میں درجنوں امام باڑے ہونے کے باوجود اسکی پہچان چار مینار سے ہے۔ جبکہ چار مینار بھی ایک امام باڑہ ہے جس کی چھت پر قطب شاہی خاندان کے افراد کھلے آسمان کے نیچے اعمال عاشورہ بجالاتے تھے۔ آج بھی اسکے نقش ونگار میں قرآنی آیات اور علم وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔ مگر یہ اپنے میناروں کی وجہ سے چار مینار مشہور ہوا۔

یہاں پر میں لفظ امام باڑہ پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ دور حاضر کے کچھ افراد لفظ امام باڑہ پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "باڑہ" جانوروں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ "امام باڑہ" کہاں سے شروع ہوا؟ اس بات کی وضاحت بہت ضروری ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے مذہب اثنا اشعری کی ابتدا دکن میں سلطان یوسف عادل شاہ کے زمانہ میں ہوئی۔ جب اُسنے ۱۴۹۱ء میں باقاعدہ مذہب اثنا اشعری کو سرکاری مذہب قرار دیا۔ یہ سلسلہ یوں ہی آگے بڑھتا رہا اور جب فرمانروایانِ احمد نگر میں بُرہان نظام شاہ تخت سلطنت پر بیٹھا تو اُس نے پہلا امام باڑہ اپنے دور حکومت ۱۴۹۱ء سے ۱۵۱۳ء کے بیچ اپنے دور حکومت میں بنوایا۔

تاریخ فرشتہ جلد دوئم کے مطابق "قلعہ احمد نگر کے سامنے ایک چار دیواری کھنچوائی اور اُس میں ایک عمارت تعمیر کروائی اسے "لنگر خانہ دوازدہ امام" کے نام سے موسوم کیا"۔ اس عمارت کو غیر مسلم افراد "امام کا باڑا" کہتے تھے جو کہ عام بولی جانے والی مقامی "ہندوی" زبان کا لفظ ہے (اس وقت ہندی زبان نہیں تھی۔ بولی جانے والی زبان ہندوی یعنی ہند کی زبان کہلاتی تھی) کیونکہ اس وقت تک اُردو زبان عالم وجود میں نہیں آئی تھی بلکہ ہندوی زبان کی شکل میں تھی۔ یہی ہندوی آگے چل کر "ریختہ" کہلائی اور جب یہ قلعہ معلی دہلی دربار میں آئی تو اُردوئے معلی کہلائی جس میں زیادہ تر دوسری زبانوں کے الفاظ اپنے مخصوص انداز و معنی میں استعمال ہوئے۔ جیسے "چپقلش" یہ ترکی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی دو تلوار بازوں کا تلوار چلانا ہے مگر اردو میں کھینچا تانی، آپا دھاپی، جگہ کی تنگی، جھگڑا، بکھیڑا وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح لفظ امام باڑہ ہے جو کہ ہندوستان کی مقامی زبان کا لفظ ہے اور اردو نے اسے اپنا لیا اور یہ اردو کی ٹکسالی زبان کا لفظ بن گیا۔ یہاں پر میں اُردو لغت سے امام باڑہ کے معنی پیش کر رہا ہوں۔

اُردو لغت "مہذب اللغات" میں لفظ امام باڑہ کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں "وہ مکان یا مکان میں وہ جگہ جو خاص طور سے تعزیہ داری کے لیئے مخصوص کردی جائے۔ اردو مذکر، فصیح، رائج، مشترکہ خاص وعام لکھنو دہلی عورت مرد۔

تیرے کوچے میں لوگ روتے ہیں
یہ بھی کوئی امام باڑہ ہے
منیر

قول فصیح۔ باڑہ پنجابی زبان میں مکان کو کہتے ہیں۔ امام باڑے کو تعزیہ خانہ اور عزا خانہ بھی کہتے ہیں۔ حیدر آباد میں اسے عاشور خانہ بھی کہتے ہیں۔ (مہذب اللغات جلد اوّل صفہ نمبر ۳۴۳) لفظ امام باڑہ لکھنو کی ٹکسالی زبان ہے۔

عہد شاہی میں لکھی گئی تمام اُردو انگریزی کتابوں میں جیسے "قیصر

بھولی بسری

التواریخ، تاریخ اودھ، اور ولیم نائٹن "پرائیویٹ لائف آف ایسٹرن کنگ" (William Knighten. Private life of an Eastern King) اور مسز میر حسن علی کی کتاب "ابزرویشن آن دا مسلمس آف انڈیا" (Observation on the Muslims of India) میں بھی لفظ امام باڑہ ہی لکھا ہے۔ لوگ لفظ امام باڑہ کی مختلف تفاسیر بھی بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ لفظ امام باڑہ عہد قدیم سے ہی حیدر آباد اور لکھنو میں رائج تھا۔ حیدر آباد میں یہ عاشور خانہ میں تبدیل ہوگیا مگر لکھنو میں یہ امام باڑہ ہی رہا اور آج تک چلا آتا ہے۔ باڑہ کے نام سے ایک مقام آج بھی پاکستان کیسرحدی شہر پیشہ ور اور افغانستان کے سرحدی علاقہ کے بیچ واقع ہے۔ جہاں افغان قبائلی سردار جرگے کا انعقاد کرتے ہیں۔ عہد قدیم سے یہ نام اس علاقہ میں چلا آتا ہے۔ جو افراد لفظ باڑہ پر تنقید کرتے ہیں دراصل وہ تاریخی حقائق سے واقفیت نہیں رکھتے ہیں۔

خاندان قطب شاہی حیدر آباد اور خاندان شاہی اودھ دونوں کا شجرہ نسب "قرا محمد شاہ ترکمان سے جا کر ملتا ہے۔ قرا محمد شاہ کے جانشین قرا یوسف شاہ ترکمان ہوئے۔ قرا یوسف کے خاندان کی ایک شاخ منصور شاہ سے چلی جن کے بزرگوں میں جہان شاہ۔ شاہ بداغ سلطان عراقین۔ مصطفیٰ میرزا شاہ عراقین۔ ناصر میرزا شاہ عراقین۔ منصور میرزا شاہ عراقین۔ محمد قلی خان۔ جافر خان بیگ۔ میرزا محمد مقیم ابوالمنصور صفدر جنگ ہیں۔

قرا یوسف شاہ ترکمان کے خاندان کی دوسری شاخ جہان شاہ سے چلی جس میں سکندر شاہ۔ اس خاندان کے دیگر بزرگوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ سکندر شاہ ثانی، سکندر شاہ ثانی کے پوتے پیر قلی بیگ۔ پیر قلی بیگ کے بیٹے قلی میر علی قطب شاہ۔

شاہ ترکمان کی حکومت کے زوال کے بعد نئے حاکموں نے اس خاندان کی بیخ کنی کی تو قلی قطب اپنے چچا امیر اللہ قلی بیگ کے ہمراہ محمد آباد (بیدر) چلے گئے اور دکن کیسلطان محمد بہمن شاہ کے مقربوں میں داخل ہوگئے۔ ۱۴۷۱ء میں قلی قطب کو محمد شاہ بہمن

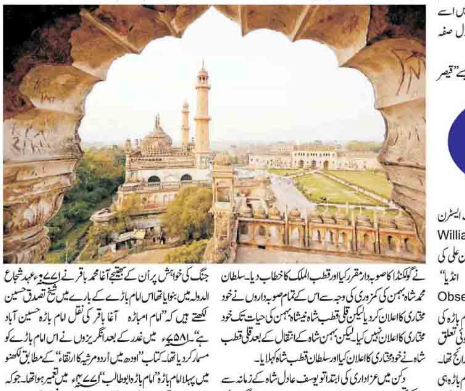

نے گولکنڈا کا صوبہ دار مقرر کیا اور قطب الملک کا خطاب دیا۔ سلطان محمد شاہ بہمن کی کمزوری کی وجہ سے اس کے تمام صوبہ داروں نے خود مختاری کا اعلان کردیا لیکن قلی قطب شاہ نیشاہ بہمن کی حیات تک خود مختاری کا اعلان نہیں کیا۔ لیکن بہمن شاہ کے انتقال کے بعد قلی قطب شاہ نے خود مختاری کا اعلان کیا اور سلطان قطب شاہ کہلایا۔

دکن میں عزاداری کی ابتدا تو یوسف عادل شاہ کے زمانہ سے ہوچکی تھی اور پہلا امام باڑہ بُرہان نظام شاہ نے بنوایا تھا۔ مگر اس کو استحکام قلی قطب شاہ کے دور میں ملا۔ اس بادشاہ کی محنت اور لگن نے دکن میں عزاداری کو ایسا عروج بخشا کہ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ جب ابراہیم قطب شاہ کا بیٹا محمد قلی قطب شاہ تخت سلطنت پر بیٹھا تو نیا شہر "حیدر آباد" بسایا گیا۔ شہر میں جگہ جگہ امام باڑے بھی بنوائے گئے جو کہ آگے چل کر "عاشور خانے" کہے جانے لگے۔ مگر حیدر آباد اپنے عاشور خانوں کے نام سے مشہور نہیں ہوا۔

دوسری طرف "میر محمد امین سعادت خان" ۱۷۰۸ء میں ہندوستان آئے اور مغل شہنشاہ کے حکم سے ۱۷۲۲ء میں صوبہ اودھ کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ انکی آمد کے بعد اودھ میں عزاداری کا سلسلہ شروع ہوا۔ شہر فیض آباد میں پہلا امام باڑہ نواب صفدر جنگ کی اہلیہ "صدر جہاں بیگم" نے موتی باغ فیض آباد میں ۱۷۶۴ء میں بنوایا تھا۔ اُنکے پوتے نواب آصف الدولہ کی لکھنو آمد اور اُنکے شہر آفاق امام باڑہ کی تعمیر کے بعد اس شہر کو ہندوستان ہی نہیں دنیا میں عزاداری میں اوّلیت حاصل ہوگئی۔ لکھنو میں سب سے پہلا امام بارہ مرزا ابوطالب نے نواب سعادت خان برہان الملک (۱۷۲۲ء سے ۱۷۹۳ء) کیعہد میں بنوایا تھا۔ لکھنو میں دوسرا امامبارہ آغا باقر صاحب ہے جو ۱۷۵۷ء میں تعمیر ہوا۔

امام باڑہ ابو طالب خان تو عہد شاہی میں ہی ختم ہو گیا تھا اسلیئے لکھنو کا پہلا امام باڑہ "امام باڑہ آغا باقر" ہے جسکو آغا اسماعیل دلاور جنگ کی خواہش پر اُن کے بھتیجے آغا محمد باقر نے ۱۷۷۶ء عہد شجاع الدولہ میں بنوایا تھا اس امام باڑے کے بارے میں شیخ تصدق حسین لکھتے ہیں کہ "امام امباڑہ آغا باقر کی نقل امام باڑہ حسین آباد ہے"۔ سال ۱۸۵۸ء میں غدر کے بعد انگریزوں نے اس امام باڑے کو مسمار کردیا تھا۔ کتاب "اودھ میں اُردو مرثیہ کا ارتقاء" کے مطابق لکھنو میں پہلا امام باڑہ "امام باڑہ ابوطالب" ۱۷۷۴ء میں تعمیر ہوا تھا۔ جو کہ امام باڑہ آغا باقر سے پہلے کا تھا جو کہ عہد شاہی میں ہی ختم ہوگیا تھا۔

نواب شجاع الدولہ کی بیگم "نواب بہو بیگم صاحبہ" کے شہر فیض آباد میں تعمیر کردہ امام باڑے کے آثار اب بھی موجود ہیں جو کہ موتی محل میں تھا۔ اس امام باڑے میں سامنے کے رُخ پر پانچ بُلند و بالا فانوسی مہراب دار در اور پہلا دالان ہے۔ پھر جوابی پانچ دروں کے بعد دوسرا بڑا دالان جسکے سامنے "شاہ نشین" ہے جہاں علم، تعزیے، تابوت اور روضہ امام حسینؑ کی شبیہ استادہ کی جاتی تھی۔ دونوں دالانوں میں اہلو پہلو دو منزلہ صحنچیاں تھیں جن میں جھلملی دروازے لگے تھے۔ اسکے بعد شہر فیض آباد میں بہت سے امام باڑے تعمیر ہوئے جن میں کچھ ایک آج بھی موجود ہیں۔ جیسے امام باڑہ حسن رضا خان۔

اسکے بعد شہر لکھنو میں اسی طرز تعمیر کو فروغ دیتے ہوئے جدت پسندی کے ساتھ امام باڑوں کی تعمیر شروع ہوئی۔ لکھنو میں جہاں شاہان اودھ کے امام باڑے ہیں وہیں دیگر روسائے شہر کے امام باڑے بھی موجود ہیں۔ اسکے ساتھ عوامی امام باڑے بھی ہیں اور گھروں میں بھی امام باڑے مکان کی نوعیت کے مطابق موجود ہیں۔ بادشاہوں کے امام باڑے اپنی مثال آپ ہیں جیسے امام باڑہ آصفی، اسکی لداؤدار چھت جس کو بھول بھلیاں کہتے ہیں۔ اس میں کوئی ستون نہیں ہے بغیر ستون کی اتنی بڑی چھت دنیا میں دوسری نہیں ہے۔ چھت کی تعمیر میں نہ تو لوہے کا استعمال کیا گیا ہے اور نہ ہی لکڑی کا۔ نواب صاحب کی خلوص نیت اور اہل شہر کی پُر خلوص محنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ امام باڑہ آصفی ایک ایسی عمارت بن کر تیار ہوئی جسکا ثانی پوری دنیا میں نہیں۔ یہ امام باڑہ بھی شیشہ آلات سے اتنا سجایا گیا تھا کہ اسمیں زیارت کو آنے والے لوگوں کو چلنے میں دشواری ہوتی تھی۔ ۱۸۵۷ء میں سارا سامان انگریزوں نے لوٹ لیا جو بچا اُسے توڑ دیا اور اسمیں فوجی چھاؤنی قائم کی۔

اسی طرح امام باڑہ محمد علی شاہ اور امام باڑہ شاہ نجف ہے۔ جو کہ آج بھی شیشہ آلات سے آراستہ ہیں۔ جبکہ یہاں سے بھی بہت سا سامان انگریز لوٹ لے گئے۔ ان تمام امام باڑوں کے علاوہ لکھنو میں گھر گھر امام باڑوں کا چلن تھا۔ تمام پُرانے مکانات میں ایک بڑا حصہ امام باڑے کے لیئے مخصوص ہوتا تھا جس میں پانچ مہرابی دروازے آگے پیچھے دالان سامنے شہ نشین اور اہلو پہلو میں صحنچیاں، سامنے کھلا صحن۔ صحن کے اطراف میں رہائشی کمرے وغیرہ ہوتے تھے۔ جو مکان چھوٹے ہوتے ان میں لکڑی کے امام باڑے جگہ کی مناسبت سے بنوا کر رکھے جاتے تھے جن میں شاندار عزاداری ہوتی تھی۔ تمام امام باڑوں کا طرز تعمیر ایک ہی ہے۔ ایک ہی نقشہ پر تعمیر ہونے کے باوجود دوران تعمیر ایسی جدت پیدا کی جاتی تھی کہ ہر ایک امام باڑہ پُر کشش نظر آتا ہے۔ جیسے امام باڑہ مغل صاحبہ جو کہ ایک اونچے چبوترے پر تعمیر کیا گیا ہیاس امام باڑے میں ہونے والے پلاسٹر کے مسالہ میں سفید چمک پیدا کرنے کے لیئے "سنگ جراہت" کا سفوف استعمال کیا گیا۔ نقش ونگار بھی قابل تعریف ہیں، سامنے ایک نہر بھی موجود ہے۔ ایسا پلاسٹر کا مسالہ کسی دوسری عمارت میں استعمال نہیں ہوا۔ اسی طرح امام باڑہ ملکہ آفاق ہے جو کہ بالکل سادہ مگر پُر کشش ہے اسمیں دونوں طرف ہشت پہل بُرج تعمیر کئے گئے ہیں جن پر خوبصوت گنبد بھی ہیں اور سامنے ایک چھوٹی سی نہر بھی موجود ہے۔

اسی طرح امام باڑہ قصر العزا ہے جو اودھ کے آخری تاجدار نواب واجد علی شاہ بہادر نے ۱۸۵۴ء میں قیصر باغ میں تعمیر کروایا تھا۔ یہ امام باڑہ تمام سابقین امام باڑوں سے فن تعمیر میں مختلف تھا۔ اس امام باڑے کی عمارت آج بھی لکھنو کے قیصر باغ علاقہ میں بارہ دری قیصر باغ کے نام سے مشہور ہے۔ اب اسمیں مجلس نہ ہو کر شادی بیاہ کی تقاریب ہوتی ہیں جن میں ہندو مسلمان دونوں فرقے شامل ہیں۔ غیر مسلموں کی تقاریب میں شراب نوشی بھی ہوتی ہے۔ یہ امام باڑہ غدر کے بعد انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ زمانہ دراز تک یہ امام باڑہ "برٹش انڈیا ایسوسیشن" کے قبضہ میں رہا مگر اب یہ امام باڑہ "انجمن تعلقہ داران اودھ" کے قبضہ میں ہے جو اسے مختلف تقریبات کے لئے کرایہ پر دیتی ہے۔ بادشاہ واجد علی شاہ کے عہد میں یہ امام باڑہ سونے چاندی کے علموں کے علاوہ بیش قیمتی جھاڑ فانوس سے آراستہ تھا۔ ۱۸۵۷ء دوران غدر سب کچھ انگریزوں کے ہاتھوں لٹ گیا۔ ■■

سفینۃ النجاۃ

'ایک سچی کہانی'

• احسن عباس
موبائل نمبر: 2451737-0336

یہ سال 2014 کی بات ہے، دسمبر کا مہینہ تھا اور سردیوں کی نہ ختم ہونے والی لمبی اور سناٹے دار راتیں اپنی پُراسراریت لوگوں پر طاری کرے ہوئی تھیں۔ میں نے سونے کی غرض سے رات قریب ساڑھے بارہ بجے اپنے کمرے کا رُخ کیا اور دروازے و کھڑکی کو مضبوطی سے بند کر کے سونے کے لئے لیٹ گیا۔ کمرے میں موجود کھڑکی کو مضبوطی سے اس لئے بند کرنا میرا معمول ہے کہ سردیوں میں اُلٹی ہوا چلتی ہے اور ہوا سے کھڑکی ایسی آواز پیدا کرتی ہے جیسے کوئی بدروح کمرے میں آ پہنچی ہو۔ خیر کچھ ہی دیر میں میری آنکھ لگ گئی اور میں گہری نیند میں چلا گیا۔ شاید وہ خواب تھا یا پیشنگوئی یہ آج تک میرے ذہن میں ایک سوالیہ نشان ہے۔ میں ایک اجنبی اور سناٹے دار جگہ پر تنہا ہاتھ میں پینٹنگ لئے کھڑا ہوں، نہ آدم نہ آدم کی ذات کہ اچانک ایک قد آور شخص جو قریب ساڑھے چھ فٹ کا ہوگا اپنی آنکھوں میں بلی جیسی چمک لئے میری اُور اس طرح بڑھا جیسے بھوکا شیر اپنے شکار کی جانب بڑھتا ہے اور سکینڈوں میں میرے بہت نزدیک آ پہنچا۔ پھر میرے کانوں میں ایک "سفینۃ النجاۃ" کی آواز آئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص میری نظروں سے اُوجھل ہوگیا۔ میری آنکھ کھل گئی سردی اور خوف سے میرے بدن پر کپکپی طاری تھی اور کمرے میں تیز ہوا چل رہی تھی، جیسے اچانک کمرے سے کوئی شے تیزی سے نکل بھاگی ہو۔ پورے کمرے میں ہولناک آوازیں گونج رہی تھیں، میں نے ڈرتے ہوئے رضائی اپنے منہ سے ہٹائی اور کھڑکی کی جانب دیکھا تو حیران رہ گیا کہ آدھی کھڑکی کھلی ہوئی تھی، جبکہ سونے سے پہلے میں نے کھڑکی کو مضبوطی سے بند کیا تھا۔

میں ابھی اسی کشمکش میں تھا کہ اسی وقت ایک اور تیز آواز نے میرے دل کو تقریباً پھاڑ دینے کا کام کیا وہ کوئی اور آواز نہیں بلکہ میرے موبائل میں لگے الارم کی آواز تھی۔ صبح کے ساڑھے سات بج چکے تھے۔ خیر میرا ڈر دور ہوا اور میں اپنے بستر سے یہ سوچتے ہوئے اُٹھا کہ یہ کھڑکی شاید گھر کے کسی فرد نے کھولی ہو۔ آفس کی تیاری پکڑی اور گھر سے باہر نکلا تو دیکھا کہ چاروں اُور دھند کا راج ہے اور سردی کی شدت نے ہر جاندار کو متاثر کیا ہوا ہے۔ خیر اپنی موٹر سائیکل کی جانب بڑھا تو اس کی سیٹ پر ایک کالی بلی کو بیٹھا پایا، یہ میرے لئے کوئی حیران کن بات نہ تھی کیونکہ وہ چند ہفتوں سے روزانہ میری موٹر سائیکل کی سیٹ پر ہی سو رہی تھی، جو صبح مجھے دیکھتے ہی ایک لمبی انگڑائی لیتی اور چھلانگ لگا کر سیٹ سے اُتر جایا کرتی تھی۔ لیکن اس روز جب میں اپنی سواری کی طرف بڑھا تو وہ بلی مجھے دیکھنے لگی جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو، میں نے اس روز اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک محسوس کی جیسے پہلے بھی کہیں ایسی چمک دیکھی ہو۔ پھر میں نے یہ سوچا کہ شاید سردی کی شدت کی وجہ سے آج اسے سستی ہو رہی ہے، خیر میں نے اس بلی کو اپنی سواری سے اُتارا لیکن اس بلی کی نظریں سیٹ سے اترنے کے باوجود مجھ پر ہی جمی رہیں، میں نے اس بات پر اتنا غور نہیں کیا اور آفس کی جانب روانہ ہوگیا۔

آفس پہنچا تو میرے Boss "ایڈیٹر صاحب" پہلے سے ہی اپنی کرسی پر موجود تھے۔ ایڈیٹر صاحب تصویروں کے بہت شوقین ہیں، پھر چاہے وہ تصویریں اُن کی اپنی ہوں یا کوئی آرٹ ورک بنا ہوا ہو۔ میں ان کے کمرے میں داخل ہوا۔ السلام علیکم سر! وہ جواب دیتے ہوئے مسکرائے اور اپنی ٹیبل پر رکھی ایک خوبصورت سی تصویر میرے ہاتھ میں تھما دی جس پر امام حسین علیہ السلام کا روضہ اور پانی میں موجود کشتی بنی ہوئی تھی اور عربی یا فارسی زبان میں خوبصورت خطاطی میں کچھ لکھا ہوا تھا جس کے نیچے غالباً "سفینۃ النجاۃ" کا لفظ تحریر تھا۔ یہ آرٹ میں نے خاص عراق سے منگوایا ہے، میں چاہتا ہوں اسے اپنے گھر میں فریم کر کے لگاؤں۔ سر میں اسے فریم کروا لاتا ہوں۔ یہ بہت اچھا ہوگا۔ شکریہ۔ میں کمرے سے باہر نکلا اور سنسناتی ہواؤں کے راج میں اس تصویر کو فریم کرنے کی غرض سے صدر کے علاقے پہنچا۔ دس بجنے میں کچھ وقت ابھی باقی تھا۔ اس روز روڈ رستوں پر ایک عجیب پراسراریت و سناٹا تھا اور وحشت سی محسوس ہو رہی تھی۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ فریم مارکیٹ کہاں ہے، میں نے روڈ پر کھڑے ایک شخص سے پوچھا

> ☜ اپنے ساتھ ہوئے اس ہیبت ناک واقعے کا نہ تو میں نے دفتر میں کسی سے ذکر کیا اور نہ ہی گھر میں۔ جبکہ اُن بزرگ نے مجھے پینٹنگ تھماتے ہوئے یہ نصیحت کی تھی کہ اس بات کا ذکر "جلد" کسی سے مت کرنا، انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس بات کا ذکر کبھی کسی سے مت کرنا، اسی لئے گیارہ برس بعد میں اس واقعے کو لکھ کر بیان کر رہا ہوں۔

بھائی صاحب یہ فریم مارکیٹ کدھر ہے؟ کچھ دیر تک وہ شخص مجھے دیکھتا رہا اور پھر عجیب انداز میں بولا کہ جہاں کھڑے ہو وہیں اوپر کی طرف چلے جاؤ۔ انگریزوں کے دور کی بنی ڈیڑھ سو سال قدیم ایک بوسیدہ بلڈنگ تھی، جس کی سیڑھیوں پر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ میں نے ان اندھیری سیڑھیوں سے اوپر کی جانب چڑھنا شروع کیا اور سیڑھیاں ختم ہونے کے بعد جب بلڈنگ کے اندر پہنچا تو فقط ایک دُکان کھلی ہوئی تھی، جس میں بیٹھے ایک بڑے میاں شاید رات کی نیند پوری کر رہے تھے، میں نے سوچا جب تک یہ بڑے صاحب اپنی نیند پوری کریں میں فریم دیکھ لیتا ہوں کہ اچانک مجھے ایک عجیب سرسراہٹ سی محسوس ہوئی، جیسے مجھے کسی نے پکارا ہو پھر صاف آواز میں مجھے کسی نے پکارا سنو میں تم سے مخاطب ہوں۔ میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ یہ وہی شخص تھا جو میرے خواب میں آیا تھا اور جگہ بھی ہو بہو وہی تھی، وہی اندھیری سیڑھیاں، لمبا سا گلیارا اور طویل سناٹا۔۔۔۔

پھر اس خوفناک و ہیبت ناک ماحول کو میرے سامنے نمودار کرنے والی غیر انسانی مخلوق نے آہستہ آہستہ مجھے اپنے گھیرے میں لینا شروع کیا۔ پہلے میرے کان بند ہوگئے اور پھر سیٹی کی تیز آواز نے میرے دماغ کو سُن کرنا شروع کردیا۔ نہ تو مجھ میں کچھ کہنے کی ہمت تھی، نہ چلّانے کی اور نہ ہی چلنے یا بھاگنے کی ہمت باقی رہی تھی۔ پیروں میں سے جان ختم ہو چکی تھی، ہاتھ ٹھنڈے ہوگئے تھے اور کچھ ہی سیکنڈوں میں میرا گلا اتنا خشک ہو چکا تھا جیسے میں کئی گھنٹوں سے پیاسا ہوں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے اندر سے جان ختم ہو چکی ہے۔ اس ایک [illegible]

اور میں جس جگہ کھڑا تھا اسی جگہ پر کھڑا رہ گیا تھا۔

جس شخص نے مجھے مخاطب کیا تھا وہ ٹھیک اُتنے ہی فاصلے پر کھڑا تھا جتنا کے میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ پھر اچانک تیزی سے ٹھنڈی ہوائیں آواز کے ساتھ چلنے لگیں، آواز ایسی جیسے روحیں آپس میں ہم کلام ہو رہی ہوں۔ یقیناً وہ انسانی آوازیں نہیں تھیں۔ تیز تیز اور نہ سمجھ آنے والے زبان میں سینکڑوں لوگ شاید لڑ رہے تھے یا پھر کچھ بول رہے تھے۔ مکھیوں کی آواز کی سی بھنبھناہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ آوازیں سینکڑوں لوگوں کی تھیں لیکن میرے سامنے واحد وہی شخص تھوڑے فاصلے پر کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا، جس کی ہیبت ناک آنکھوں کی چمک اس کالی بلی سے بہت مشابہہ تھی، جو میری موٹر سائیکل پر بیٹھا کرتی تھی۔ ہوا کی تیزی اب آندھی میں تبدیل ہو چکی تھی اور پھر ایک تیز ہوا کے جھونکے کے ساتھ وہ آدمی میرے اتنے نزدیک آ کھڑا ہوا جیسے ابھی مجھے اُن ہواؤں میں غرق کردے گا۔ اس کی آنکھیں اتنی چمکدار تھیں کہ ان کی چمک کا مقابلہ کرنا انسانی آنکھ کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس انسان نما مخلوق کے ہونٹوں میں تیز جنبش تھی، جیسے کچھ پڑھ رہا ہو۔ میں اس خوفناک منظر کو مزید دیکھنے سے قاصر تھا اسی لئے میں نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ پھر فضا میں ایک ایسی آواز گونجی جس نے مجھے حیران کردیا "سفینۃ النجاۃ، سفینۃ النجاۃ، سفینۃ النجاۃ"۔ تین مرتبہ بردبار آواز میں اس لفظ کو دُہرایا گیا اور پھر ہواؤں کی شدت میں ایسا اضافہ ہوگیا جیسے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے۔ غیر انسانی مخلوق کی سرگوشیوں کی آوازیں بھی تیز ہونے لگیں اور اچانک مجھے کسی نے جھنجھوڑنا شروع کردیا۔

کیا ہوا؟ بھائی کیا ہوا؟ سب خیریت ہے۔ آنکھیں کھولو۔۔ میری آنکھ کھلی تو میں زمین پر پڑا ہوا تھا۔ سردی و خوف سے مجھے سانس لینے میں شدید دشواری ہو رہی تھی، جبکہ پیاس کی شدت میرے گلے میں کانٹے چبھا رہی تھی۔ کسی نے میرے آگے پانی کا گلاس بڑھایا تو میں نے فوراً اُس کے ہاتھ سے گلاس لے کر تیزی سے پانی پینا شروع کیا۔ پانی گلے میں اُترا تو میری سانس بحال ہوئی اور جان میں جان آئی۔ [illegible]

میرے متعلق باتیں کر رہے تھے اور کچھ مجھ سے مخاطب ہو رہے تھے۔ لوگوں کے ہجوم میں کھڑے کالے کپڑوں میں ملبوس ایک بزرگ نے میرے آگے ہاتھ بڑھایا اور مجھے سہارا دے کر اُٹھایا۔ جیسے ہی میں کھڑا ہوا تو جو منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا اسے دیکھ کر میں ہکا بکا رہ گیا۔ کیونکہ نہ تو میں کسی فریم مارکیٹ میں تھا، نہ ہی اردگرد کوئی انگریز دور کی بلڈنگ موجود تھی اور نہ ہی کوئی چمکدار آنکھوں والا شخص اُدھر کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا۔ مزید حیران کن بات تو یہ تھی کہ میں صدر میں بھی موجود نہیں تھا بلکہ دو تلوار سے آگے 70 کلفٹن پر موجود برسوں پرانے برگد کے درختوں کے نیچے موجود تھا۔ لوگ مجھ سے طرح طرح کے سوال پوچھنے لگے۔ کیا ہوا تمہارے ساتھ؟ کہاں جانا ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ یہاں گر کیسے گئے تھے؟ میں لوگوں کے سوالوں کا کوئی بھی جواب دینے سے قاصر تھا۔ خود کو کلفٹن کے قریب پا کر میری سمجھ جواب دے چکی تھی، جبکہ مجھے اچھے سے یاد تھا کہ میں صدر کی فریم مارکیٹ کے لئے روانہ ہوا تھا۔ کراچی کے علاقے صدر اور کلفٹن کے درمیان تقریباً آٹھ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

جن بزرگ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے زمین سے اُٹھایا تھا، انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ یہ لڑکا موٹر سائیکل سے بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا اور اب اس کی طبیعت ٹھیک لگتی ہے۔ بیٹا دھیان سے سفر کیا کرو۔ پھر بھیڑ آہستہ آہستہ چھٹنے لگی اور وہ بڑے صاحب "سفینۃ النجاۃ" والی پینٹنگ لئے میرے نزدیک بڑھے۔ ارے یہ طغرہ تو لے جاؤ جس کی وجہ سے تم آج شیطان کے سخت شکنجے سے باہر نکل آئے ہو۔ میں نے حیرانی سے اُن کی طرف دیکھا، ابھی میں اُن سے کچھ پوچھتا کہ انہوں نے مجھے اپنا تعارف کروایا۔ بیٹا میں جنات وغیرہ کا اُتارا کرتا ہوں، اِدھر قریب ہی میں میری رہائش ہے۔ مجھے تمہاری یہ پینٹنگ بہت پسند آئی ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے شیطان کے شکنجے سے نکلنے والی بات کیسے کہی؟ آپ کو اس حوالے سے کیا معلوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا، میں معلوم کر چکا ہوں اور سنو برخوردار! یہ تمہارے حق میں ہی بہتر ہوگا کہ اس واقع کا ذکر جلد کسی سے نہ کرنا اور ہاں ڈرنا بھی مت کیونکہ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے یہ شیطان کے بس میں نہیں۔ یہ نصیحت کر وہ بزرگ پیدل روانہ ہوگئے۔ میں انہیں جاتے ہوئے دور تک دیکھتا رہا اور پھر کلفٹن کی ہی ایک دکان سے اس پینٹنگ کو فریم کروا کر آفس لے گیا۔

اپنے ساتھ ہوئے اس ہیبت ناک واقعے کا نہ تو میں نے دفتر میں کسی سے ذکر کیا اور نہ ہی گھر میں۔ جبکہ اُن بزرگ نے مجھے پینٹنگ تھماتے ہوئے یہ نصیحت کی تھی کہ اس بات کا ذکر "جلد" کسی سے مت کرنا، انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس بات کا ذکر کبھی کسی سے مت کرنا، اسی لئے گیارہ برس بعد میں اس واقعے کو لکھ کر بیان کر رہا ہوں۔ اس دن کے بعد سے پھر نہ تو وہ کالی بلی کبھی میری موٹر سائیکل پر بیٹھی اور نہ ہی کبھی نظر آئی۔ نہ جانے وہ کوئی جن تھا، شیطان یا کوئی مخلوق! یہ بات میری سمجھ میں آج تک نہ آسکی، لیکن میں یہ ضرور سمجھ چکا ہوں کہ اس دنیا میں نظر آنے والے جانداروں کے علاوہ نہ نظر آنے والی جاندار مخلوق بھی موجود ہے۔ جس کے حوالے سے ہر انسان کو یہی دعا کرنی چاہئے کہ اس مخلوق سے انسان کا زندگی میں کبھی سامنا نہ ہو، کیونکہ ایسی مخلوقات کا سامنا کرنا بالکل آسان نہیں۔ زندگی بھر وہ ایک پل جس میں غیر انسانی مخلوق کا سامنا ہوا ہو یاد رہتا ہے اور جب جب یاد آتا ہے انسان کو جھنجھوڑ دیتا ہے۔ آپ لوگوں کے لئے شاید یہ ایک ڈراونی کہانی سے بڑھ کر اور کچھ نہ ہو، لیکن گیارہ برس بعد آج بھی میں اس واقعے کو لکھتے ہوئے وہ آوازیں، ہوائیں اور اس غیر انسانی مخلوق کی آنکھوں کی چمک کو محسوس کر رہا ہوں جنہوں نے مجھے خوف و دہشت کی دنیا میں دھکیل دیا تھا۔

☆☆☆

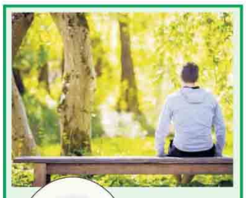

عشق

• امیر مہدی۔ برمنگھم

میں سمجھتا تھا ساری دنیا میں
ایک ہی شخص ہے سو وہ تم ہو
تم مری دھڑکنوں میں شامل ہو
تم مری زندگی کا حاصل ہو
تم مری آرزو کی منزل ہو
تم نہیں مل سکیں اگر مجھ کو
جی نہیں پاؤں گا تمہارے بغیر

سوچ کر اب ہنسی سی آتی ہے
ہم کو بچھڑے بھی اک زمانہ ہوا
میں تمہارے بغیر زندہ ہوں
فکرِ رزق و معاش لاحق ہے
کاروبارِ جہاں ہے اور میں ہوں
تم مجھے یاد بھی نہیں آتیں

اب تو لگتا ہے عشق تھا ہی نہیں
جھوٹے تھے سارے پیار کے دعوے
عشق ہوتا تو مر گیا ہوتا
میں جہاں سے گزر گیا ہوتا

☆☆☆

غزل

• رؤف خیر، حیدر آباد

درپیش ایک چشمۂ زہراب ہے مگر
یہ تشنہ لب تو خوگر، "شہداب" ہے مگر
وہ حرف، جاں گداز و جہاں تاب ہے مگر
اک آئینہ کہ زینت، محراب ہے مگر
ثابت ہوا کہ اپنے خدوخال ٹھیک ہیں
مانا وہ آئینہ سہی "بے آب" ہے مگر
اس سے جو ہے وہ سطح، ملاقات اور ہے
وہ بھی شریکِ حلقۂ احباب ہے مگر
کہنا ہے یہ، وہ چہرہ کتابی اگر ملے
تیرا جواب آیت، نایاب ہے مگر
صحرا ہے بے کلیم نہ گلزار بے خلیل
کیا کیا گمان، شعلۂ شاداب ہے مگر
یہ اور بات، ہے وہ خراب، خمارِ خواب
میراث، خیر دیدۂ بے خواب ہے مگر

☆☆☆

غزل

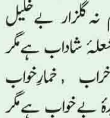

• سلام مچھلی شہری

مرنا نہیں قبول مجھے بے دلی کے ساتھ
آئے غمِ حیات! مگر دل کشی کے ساتھ
یہ شمعِ جام ہے تو اندھیرے کا غم نہیں
ڈھلنے دو سخت رات اِسی روشنی کے ساتھ
یہ ابرِ خوشک اور یہ ویراں فضا نہیں
ڈس اے نگارِ ماہ! مگر چاندنی کے ساتھ
اے دوستو! یہ بے رخی و بے دلی ہے کیوں
تُم زہر دو مگر ذرا لب پر ہنسی کے ساتھ
چھوڑو نہ ساتھ نزہت و نکہت کا ساتھیو!
کانٹے ضرور رہتے ہے پھول اور کلی کے ساتھ
میں چاہتا نہیں، کبھی احباب یہ کہیں
اک حسن کار چل بسا کس بے کسی کے ساتھ
کچھ زندگی بھی چھیڑ رہی ہے مجھے سلام
کچھ میں بھی ایک شریر نہیں زندگی کے ساتھ

غزل

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی قسیم

دوستی دشمنی کی بات نہیں
آج کوئی کسی کی بات نہیں
زندگی کی کتاب ختم ہوئی
اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں
دل سے نکلی زبان پر آئی
کوئی آوارگی کی بات نہیں
گردشوں میں سبھی کی گزری ہے
رات ہو دن کسی کی بات نہیں
بیٹھیے گا کبھی سنائیں گے
یہ گھڑی دو گھڑی کی بات نہیں
اوس پڑ جائے کیسا پالا ہے
کوئی گل کی کلی کی بات نہیں
شاہ راہوں پہ شاہ چلتے ہیں
راہ میں مفلسی کی بات نہیں
کل کبھی کل ہی کی بات ہوتی تھی
آج کی اور ابھی کی بات نہیں
دیکھنے کا بھی ڈھنگ ہوتا ہے
تیرگی روشنی کی بات نہیں
بند کی آنکھ کہہ دیا دھڑ سے
کوئی ڈھکو ڈھڑی کی بات نہیں
آپ اب کیا قسیم کہتے ہیں
شاعری فلسفی کی بات نہیں

☆☆☆

شرح نما

تو بدلتا ہے تو بے ساختہ میری آنکھیں
اپنے ہاتھوں کی لکیروں سے اُلجھ جاتی ہیں

• پروین شاکر

• نغمہ امیر، برمنگھم، برطانیہ

تشریح:

پروین شاکر کا مذکورہ شعر بظاہر سادہ، مختصر اور نرم لہجے میں ہے، مگر اس کی باطنی تہیں گہری، پیچیدہ اور کثیر المعویت سے بھرپور ہیں۔

یہ شعر محبوب کے بدل جانے کے تجربے کو ایک منفرد داخلی زاویے سے بیان کرتا ہے۔ یہاں شاعرہ محبوب کے تغیر کو نہ تو براہِ راست اس کی بے وفائی قرار دیتی ہے اور نہ ہی اس پر اخلاقی الزام عائد کرتی ہے، بلکہ ایک نہایت لطیف نفسیاتی اور تقدیری استعارے کے ذریعے اس تبدیلی کی ذمہ داری انسانی اختیار سے ہٹا کر کاتبِ تقدیر کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔ یہی زاویہ اس شعر کو محض ایک جذباتی شکوہ نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے وجودی، تقدیری اور باطنی کرب کا استعارہ بنا دیتا ہے۔

شعر کا پہلا مصرع محبوب کے بدلنے کی خبر نہیں دیتا بلکہ اس تبدیلی کے لمحے کو زندہ کر دیتا ہے۔ "تو بدلتا ہے" ایک جاری عمل ہے، کوئی مکمل شدہ واقعہ نہیں۔ اس میں ایک مسلسل کیفیت کا احساس ہے، جیسے محبوب کا رویہ، لہجہ، توجہ یا وابستگی رفتہ رفتہ تبدیل ہو رہی ہو۔ اس تبدیلی کے مقابل شاعرہ کا ردِ عمل "بے ساختہ" ہے۔ یعنی یہ ردِ عمل سوچا سمجھا، ارادی یا منصوبہ بند نہیں بلکہ غیر شعوری، فوری اور فطری ہے۔ آنکھوں کا کسی خاص عمل میں مبتلا ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ کرب ذہن سے پہلے باطن میں اترتا ہے۔ آنکھیں یہاں صرف دیکھنے کا آلہ نہیں بلکہ احساس، شعور اور داخلی اضطراب کا مرکز بن جاتی ہیں۔

آنکھوں کا "اپنے ہاتھوں کی لکیروں سے الجھ جانا" ایک نہایت بلیغ اور تہہ دار استعارہ ہے۔ عام طور پر الجھنا جھگڑے، کشمکش یا پیچیدگی کے لیے استعمال ہوتا ہے، مگر یہاں یہ لفظ محض نزاع کے معنی میں نہیں بلکہ فکری، تقدیری اور وجودی گتھی کے طور پر سامنے آتا ہے۔ آنکھیں ہاتھوں کی لکیروں سے الجھتی ہیں، یعنی انسان اپنے ہی مقدر کو سمجھنے، پڑھنے اور اس سے مکالمہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محبوب کے بدلنے پر شاعرہ کا ذہن فوری طور پر سوال اٹھاتا ہے کہ یہ تبدیلی کہاں لکھی تھی، کس نے لکھی تھی اور کیوں لکھی تھی۔

یہاں محبوب کا کردار ثانوی ہو جاتا ہے اور تقدیر مرکزی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ شاعرہ محبوب سے براہِ راست سوال نہیں کرتی کہ تم کیوں بدلے، بلکہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ کر جیسے کہہ رہی ہو کہ اگر یہ تبدیلی لکھی ہی تھی تو اس میں محبوب کا کیا قصور؟ اس طرح محبوب الزام سے بری ہو جاتا ہے اور شکوہ ایک بلند تر قوت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پروین شاکر کا نسائی شعور اور ان کی انفرادیت نمایاں ہوتی ہے۔ وہ محبوب کو کٹہرے میں کھڑا کرنے کے بجائے خود اپنے وجود اور تقدیر کے ساتھ مکالمہ کرتی ہیں۔

ہاتھوں کی لکیریں یہاں محض پامسٹری یا قسمت کے روایتی تصور تک محدود نہیں رہتیں بلکہ انسانی زندگی کے جبر، محدودیت اور بے بسی کی علامت بن جاتی ہیں۔ شاعرہ کی آنکھیں ان لکیروں سے الجھ کر یہ جاننا چاہتی ہیں کہ کیا محبت کا یہ انجام پہلے سے طے تھا؟ کیا محبوب کا بدل جانا کسی ذاتی کمی، کوتاہی یا غلطی کا نتیجہ تھا یا یہ محض ایک ناگزیر تقدیری موڑ تھا؟ اس سوال میں ایک خاموش احتجاج بھی ہے اور ایک عاجزانہ تسلیم بھی۔

"الجھ جاتی ہیں" کی ترکیب اس شعر کا کلیدی نکتہ ہے۔ اگر شاعرہ یہ کہتی کہ آنکھیں ہاتھوں کی لکیریں "دیکھنے لگتی ہیں" یا "پڑھنے لگتی ہیں" تو مفہوم محدود ہو جاتا۔ الجھنے میں بے چینی، ناکامی، پیچیدگی اور سوال کی شدت شامل ہے۔ یہ الجھاؤ اس بات کی علامت ہے کہ تقدیر نہ مکمل طور پر سمجھ میں آتی ہے اور نہ ہی اس سے نجات ممکن ہے۔ انسان جتنا اس کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اتنا ہی اس میں الجھتا چلا جاتا ہے۔ محبوب کے بدلنے پر شاعرہ کو نہ کوئی واضح جواب ملتا ہے اور نہ ہی کوئی قطعی الزام۔

زیرِ تفہیم شعر داخلی کرب کی نفسیاتی تصویر بھی پیش کرتا ہے۔ محبوب کی تبدیلی کے بعد انسان عام طور پر بیرونی دنیا سے سوال کرتا ہے، مگر یہاں سوال اندر کی طرف مڑ جاتا ہے۔ آنکھوں کا ہاتھوں کی طرف جانا خود احتسابی، خود سوالی اور خود مکالمے کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ شاعرہ یہ سوچتی ہے کہ شاید اس کی اپنی تقدیر، اس کے اپنے انتخاب یا اس کے اپنے وجود میں ہی کوئی ایسی لکیر تھی جو اس انجام کی طرف لے آئی۔ یہ کیفیت ایک حساس اور باشعور فرد کی پہچان ہے جو ہر حادثے کو محض دوسرے کی غلطی قرار دے کر خود کو بری الذمہ نہیں سمجھتا۔

پروین کے اس شعر میں ایک خاموش نسائی احتجاج بھی موجود ہے۔ عورت کی محبت کو اکثر تقدیر، نصیب اور قسمت سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ پروین شاکر اس روایت کو نہ مکمل طور پر رد کرتی ہیں اور نہ مکمل طور پر قبول۔ وہ تقدیر کو تسلیم تو کرتی ہیں مگر اس سے الجھ کر، اس سے سوال کر کے، اس کے خلاف ذہنی مزاحمت کر کے۔ یہ مزاحمت شور نہیں مچاتی، الزام نہیں لگاتی، مگر خاموشی میں ایک شدید اضطراب رکھتی ہے۔

عروضی اعتبار سے بھی یہ شعر اپنی نرمی اور روانی کے باعث اثر کو گہرا کر دیتا ہے۔ رمل مثمن مخذوف مخطوع کی بحر ایک مدھم، ہلکی اور بہتی ہوئی کیفیت پیدا کرتی ہے جو شاعرہ کے داخلی کرب سے ہم آہنگ ہے۔ یہ بحر جذبات کے اتار چڑھاؤ کو نہایت سلیقے سے سمیٹ لیتی ہے، جس سے شعر میں چیخ یا شدت کے بجائے ایک دھیمی مگر دیرپا اداسی پیدا ہوتی ہے۔

اس شعر کو وقت کے تسلسل میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ محبوب کے بدلنے کا لمحہ کوئی اچانک دھچکا نہیں بلکہ ایک ایسا تجربہ ہے جو رفتہ رفتہ شعور میں اترتا ہے۔ آنکھوں کا بے ساختہ ہاتھوں کی طرف جانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ تجربہ پہلے بھی کئی بار دل و دماغ میں دہرایا جا چکا ہے۔ شاعرہ ہر بار اسی سوال پر آ کر رک جاتی ہے کہ آخر یہ سب کیوں ہوا۔

یوں یہ شعر صرف ایک عاشقہ کے دکھ کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ انسانی وجود کی اس بنیادی الجھن کو سامنے لاتا ہے جہاں اختیار اور تقدیر آمنے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں۔ محبوب کا بدل جانا ایک واقعہ ہے، مگر اس واقعے کی تعبیر، اس کی ذمہ داری اور اس کے مفہوم پر غور انسان کو اپنے ہی وجود، اپنی تقدیر اور اپنی حدود سے ٹکرا دیتا ہے۔ پروین شاکر اس ٹکراؤ کو نہایت نفاست، وقار اور شعری جمالیات کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔

آخر کار یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس شعر میں محبت کا دکھ، تقدیر کا سوال، خود احتسابی، نسائی شعور اور وجودی الجھن ایک دوسرے میں اس طرح مدغم ہو جاتے ہیں کہ کوئی ایک زاویہ باقی سب پر حاوی نہیں ہوتا۔ "الجھنا" یہاں صرف ہاتھوں کی لکیروں سے نہیں بلکہ زندگی، محبت اور مقدر کے پورے فلسفے سے الجھ جانے کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شعر قاری کو صرف پڑھنے کے لمحے میں متاثر نہیں کرتا بلکہ دیر تک اس کے ذہن میں سوال بن کر باقی رہتا ہے۔ ■■

دو شاعر ایک زمین

غزل

• سہیل کاکوروی

اسکی نظر سرور کا کار نمو کرے
جاں نزر اسکو جام کرے اور سبو کرے
مانا کہ یار میرا خوشامد پسند ہے
کیا فرض ہے کہ میں بھی کروں جو عدو کرے
یہ اسکی خود ستای کا شاید ہے ایک رنگ
میرے جنوں کا چرچا جو وہ کو بہ کو کرے
اسکے ہجوم غیر میں بتلاے رنگ ڈھنگ
اس طرح کی نہ ہم سے کوئی گفتگو کرے
نقطہ وہی ہے جس پہ ٹھہر جاتی ہے نگاہ
مجبور دل ہے کیسے نئی آرزو کرے
اس کے لے دعا ہے مری التجا بھی ہے
ہو ارتقاے ظلم میرا دل لہو کرے
اس وقت ہے سہیل اسے مجھ سے ربط خاص
جس وقت وہ تڑاخ کرے اور تو کرے

☆☆

غزل

• احمد فراز

کیا ایسے کم سخن سے کوی گفتگو کرے
جو مستقل سکوت سے دل کو لہو کرے
اب تو ہمیں بھی ترک مراسم کا دکھ نہیں
پر دل یہ چاہتا ہے کہ آغاز تو کرے
تیرے بغیر بھی تو غنیمت ہے زندگی
خود کو گنوا کے کون تری آرزو کرے
اب تو یہ آرزو ہے کہ وہ زخم کھاییے
تا زندگی یہ دل نہ کوی آرزو کرے
تم کو بھلا کے دل ہے وہ شرمندہ نظر
اب کوئی حادثہ ہی ترے روبرو کرے
چپ چاپ اپنی آگ میں جلتے رہو فراز
دنیا تو عرض حال سے بے آبرو کرے

☆☆

جون ایلیا کی شاعری میں "بے ساختگی" اور "یاسیات"

• کنیز حیدر، شیعہ کالج۔لکھنؤ

جون ایلیا کی شاعری میں بے ساختگی اور یاسیات جن ایلیا کی شاعری اردو ادب میں ایک منفرد، بے باک اور فکری سطح پر چونکا دینے والی آواز ہے۔ وہ شاعر جس نے روایت، تہذیب، مذہب، سماج، تاریخ اور ذات سب کو ایک ساتھ سوالیہ نشان بنا دیا۔ جون ایلیا کی شاعری میں جو سب سے نمایاں اور دیرپا تاثر چھوڑنے والی خصوصیات ہیں، ان میں بے ساختگی اور یاسیات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہ دونوں عناصر محض فنی لوازم نہیں بلکہ جون ایلیا کی فکری اور نفسیاتی ساخت کا براہِ راست اظہار ہیں۔ ان کی شاعری کو اگر پوری دیانت داری سے سمجھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ بے ساختگی ان کے ہاں بناوٹ سے نفرت کا اعلان ہے، اور یاسیات ان کی شکست خوردہ مگر بیدار شعور کی آواز ہے۔ جون ایلیا کی بے ساختگی سب سے پہلے ان کے لہجے میں نمایاں ہوتی ہے۔ ان کا لہجہ کسی روایتی شاعرانہ نزاکت یا کلاسیکی شائستگی کا پابند نہیں۔ وہ بات کو جس طرح محسوس کرتے ہیں، اسی شدت اور اسی کھردرے پن کے ساتھ شعر میں ڈھال دیتے ہیں۔ ان کے ہاں تصنع، بناوٹی حسن یا لفظی ملمع کاری کم ہی دکھائی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار قاری کو چونکاتے ہیں، چونکہ وہ ادب سے زیادہ زندگی کی طرح محسوس ہوتے ہیں۔ جون ایلیا خود کہتے ہیں:" میں بھی بہت عجیب ہوں، اتنا عجیب ہوں کہ بس رخود کو تباہ کر لیا اور ملال بھی نہیں" یہ شعر محض ایک داخلی کیفیت کا بیان نہیں بلکہ ایک پورے رویے کی عکاسی ہے۔ یہاں شاعر نہ تو اپنی تباہی پر پردہ ڈالتا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی اخلاقی جواز تراشتا ہے۔ یہ بے ساختگی ہے سچ کو بغیر سنوارے پیش کر دینا۔ جون ایلیا کے ہاں خود احتسابی بھی اسی بے رحمی کے ساتھ آتی ہے۔ وہ خود کو بھی وہی سوالات دیتے ہیں جو سماج کو دیتے ہیں۔ بے ساختگی کا ایک اہم پہلو جون ایلیا کی زبان ہے۔ وہ بول چال کی زبان کو شاعری میں اس طرح سمو دیتے ہیں کہ شعر اپنی فنی وقعت بھی برقرار رکھتا ہے اور عام آدمی کی سطح پر بھی اتر آتا ہے۔ ان کے اشعار میں عام فہم الفاظ، سادہ جملے اور غیر رسمی ساخت ملتی ہے، لیکن اس سادگی کے پیچھے گہرا فکری اضطراب موجود ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر:" میں رہا عمر بھر جدا خود سے ر یاد میں خود کو عمر بھر آیا۔"

یہ شعر اپنی ساخت میں نہایت سادہ ہے، لیکن مفہوم کے اعتبار سے وجودی کرب کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ خود سے جدائی، خود کی تلاش اور یاد یہ سب عناصر جون ایلیا کی شاعری میں بار بار سامنے آتے ہیں، مگر ہر بار نئے زاویے کے ساتھ۔ جہاں بے ساختگی جون ایلیا کی شاعری کو زندگی کے قریب لاتی ہے، وہیں یاسیات اسے ایک گہرے فکری المیے میں بدل دیتی ہے۔ جون ایلیا کے ہاں یاس محض ذاتی ناکامی یا عشق کی محرومی کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر فکری شکست کا اظہار ہے۔ وہ تاریخ سے مایوس ہیں، سماج سے بدظن ہیں، مذہبی روایت سے سوال کرتے ہیں اور انسان کے مستقبل پر شکوک رکھتے ہیں۔ ان کی یاسیات دراصل ایک باشعور ذہن کی وہ کیفیت ہے جو بہت کچھ جان لینے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جون ایلیا کا یاس فعال ہے، جامد نہیں۔ وہ مایوسی میں ڈوب کر خاموش نہیں ہو جاتے بلکہ اسی یاس کو اظہار کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:" کتنا خموش سا ہے یہ شہرِ ناامیدی ر یہاں تو لوگ بولتے بھی تھک گئے ہیں"

یہاں یاس صرف ذاتی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔ شاعر ایک ایسے معاشرے کی تصویر کشی کرتا ہے جہاں امید کی زبان ختم ہو چکی ہے۔ یہ یاسیات سماجی شعور کے ساتھ جڑی ہوئی ہے، جو جون ایلیا کو محض رومانوی شاعر نہیں رہنے دیتی بلکہ ایک فکری نمائندہ بنا دیتی ہے۔ جون ایلیا کی یاسیات کا ایک بڑا سبب ان کا تاریخی شعور بھی ہے۔ وہ ماضی کو رومانوی انداز میں نہیں دیکھتے بلکہ اس کے جبر، اس کی شکستوں اور اس کے دھوکوں کو نمایاں کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک تاریخ انسان کو نجات نہیں دیتی بلکہ اسے بار بار آزماتی ہے۔ اسی لیے وہ کہتے ہیں:" ہم جو تاریخ تھے، تاریخ میں گم ہو گئے ہیں"

یہ شعر فرد اور قوم دونوں کے لیے یکساں معنی رکھتا ہے۔ یہاں یاس اپنی انتہا پر پہنچتا ہے، لیکن پھر بھی بیان میں ایک عجیب سی صاف گوئی موجود ہے جو قاری کو سچائی کے قریب لے جاتی ہے۔ جون ایلیا کی شاعری میں بے ساختگی اور یاسیات ایک دوسرے سے الگ نہیں بلکہ باہم مربوط ہیں۔ ان کی یاسیات اس لیے زیادہ اثر انگیز ہیں کہ وہ بناوٹ سے پاک ہیں۔ وہ امید کا جھوٹا سہارا نہیں دیتے، نہ ہی قاری کو کسی مصنوعی تسلی میں مبتلا کرتے ہیں۔ وہ جس کرب سے گزرتے ہیں، اسے اسی صورت میں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً:" مجھے خبر نہیں غم کیا ہے اور خوشی کیا ہے ر یہ زندگی کی روایت سمجھ میں آئی نہیں"۔

یہاں شاعر نہ خوشی کی تعریف کرتا ہے، نہ غم کی، بلکہ دونوں کی معنویت پر سوال اٹھا دیتا ہے۔ یہ رویہ جون ایلیا کی فکری دیانت کا مظہر ہے، جو ان کی شاعری کو غیر معمولی بناتا ہے۔ عشق جون ایلیا کی شاعری کا ایک اہم موضوع ہے، مگر یہاں بھی یاس اور بے ساختگی غالب رہتے ہیں۔ ان کے ہاں عشق نجات نہیں بلکہ ایک اور امتحان ہے۔ وہ محبوب کو مثالی بنا کر پیش نہیں کرتے بلکہ اسے انسانی سطح پر رکھتے ہیں، جہاں ناکامی، بے وفائی اور ادھورا پن موجود ہے۔ ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو:" شاید مجھے کسی سے محبت نہیں ہوئی ر لیکن یقین سب کو دلاتا رہا ہوں میں"

یہ شعر عشق کے روایتی تصور کو توڑ دیتا ہے۔ یہاں شاعر اپنے جذبات پر بھی شک کرتا ہے، اور یہی شک ان کی یاسیات کو مزید گہرا کر دیتا ہے۔ جون ایلیا کی شاعری میں خود تنقیدی کا عنصر بھی نمایاں ہے، جو بے ساختگی کی ایک اور شکل ہے۔ وہ خود کو معصوم یا مظلوم بنا کر پیش نہیں کرتے بلکہ اپنی کمزوریوں کا اعتراف کھلے دل سے کرتے ہیں۔ یہی اعتراف ان کی شاعری کو سچا بناتا ہے۔ وہ کہتے ہیں:" میں بھی بہت خراب ہوں لیکن یہ کیا کروں ر میں اپنی خرابیوں سے بھی محبت کرتا ہوں"

یہ اعتراف نہ صرف شخصی ہے بلکہ فکری سطح پر بھی اہم ہے، کیونکہ یہ انسان کو اس کی اصل صورت میں قبول کرنے کا اعلان ہے۔ جون ایلیا کی یاسیات میں ایک عجیب سا فکری وقار موجود ہے۔ وہ مایوسی کو چیخ و پکار میں تبدیل نہیں کرتے بلکہ اسے سوچ کی سطح پر برتتے ہیں۔ ان کی شاعری پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ شاعر شکست کو قبول کر چکا ہے، مگر شعور کو مرنے نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری پڑھنے والا قاری افسردہ ہونے کے ساتھ ساتھ فکری طور پر متحرک بھی ہوتا ہے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جون ایلیا کی شاعری میں بے ساختگی اور یاسیات محض ادبی عناصر نہیں بلکہ ایک فکری موقف ہیں۔ وہ شاعر جو سچ کو سہل بنانے کے بجائے مشکل بنا دیتا ہے، اور امید کے بجائے سوال چھوڑ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جون ایلیا آج بھی پڑھے جاتے ہیں، سنے جاتے ہیں اور سمجھے جانے کی کوشش کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری ہمیں خوش فہمیوں سے نکال کر سچائی کے اس مقام پر لے آتی ہے جہاں سوال باقی رہتے ہیں، مگر جواب کا فریب نہیں ہوتا۔

☆☆

جمالیاتی شعور کا تخلیقی سخنور: یوسف سلمانی پینتے پوری

• محمد کفیل

دنیائے اردو ادب میں بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو صرف اپنے فن سے نہیں، بلکہ اپنے حسنِ اخلاق، تہذیبی شائستگی، اور بے لوث ادبی خدمات سے ایک مستقل حوالہ بن جاتی ہیں۔

جنکی زندگی اور شاعری محض لفظوں کا ہنر نہیں رہتی بلکہ اخلاقی، تہذیبی اور روحانی روایت کا استعارہ بن جاتی ہے۔

یوسف سلمانی پینتے پوری کا نام اسی طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ اُن کی شخصیت محض ایک شاعر کی صورت میں نہیں، بلکہ ایک ادبی کارکن، مربیِ نسلِ نو، خوش جمال اور خوش خُلق انسان کے طور پر جلوہ گر ہے۔ اُن کی زندگی اپنی سادگی کے باوجود متانت، وقار اور لطافتِ احساس سے پوری طرح معمور تھی۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن، اور اپنے وجود میں ایک مکمل تہذیبی ورثہ کے امین تھے۔

اُن کا شعری جہان محض الفاظ کی ترتیب نہیں، بلکہ ایک ایسی داخلی روشنی کی تجسیم ہے جس میں انسانی تجربات، معاشرتی مشاہدات اور روحانی جمالیات ہم آہنگ ہو کر پڑھنے والے کو آغوشِ سحر میں لے جاتی ہیں اور ذہن پر دیرپا نقوش ثبت کر دیتی ہیں۔

یوسف سلمانی کی ابتدائی زندگی کا احوال بھی اُنہی خطوط پر استوار تھا جن سے بعد کی پوری شخصیت نے جلا پائی۔ ایک علم و تہذیب سے آشنا ماحول میں آنکھ کھولی، ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن قصبہ پینتے پور کے مدرسہ شمس العلوم سے اور میٹرک کی تکمیل کالوین کالج محمود آباد اودھ سے کی، اور مدرسہ تعلیمی بورڈ الہ آباد، و جامعہ اردو علیگڑھ سے مختلف اسناد تعلیم حاصل کیں۔ اور پھر درس و تدریس کے ساتھ ساتھ خاموشی سے اردو زبان کے اُس سفر پر روانہ ہوئے جو بالآخر انہیں ایک ممتاز شاعر، خوش بیان نعت گو اور غزل کے لطیف رموز کے صاحبِ ذوق فنکار کی حیثیت سے منفرد شناخت عطا کرتا ہے۔

اُن کا ذوق مطالعہ غیر معمولی حد تک وسیع تھا۔ مذہبیات، کلاسیکی اردو شاعری، جدید عروضی دھارے، فکری ادب اور روحانی روایتیں، سب اُن کے مطالعے کا حصہ رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار میں گہرائی، شائستگی اور فکری توازن اپنی نمایاں صورتوں میں نظر آتا ہے۔

ضعیف العمری کے باوجود زندگی کے آخری ایام تک شہر بارہ بنکی کی معروف ادبی تنظیم "بزمِ افقر" سے وابستہ رہے۔ یہ بزم دراصل اُن کا فکری گھرانا تھی، ایک ایسی محفل جہاں وہ نہ صرف شریکِ گفتگو ہوتے تھے بلکہ نئے شعراء کی تربیت، راہ نمائی اور اُن کی حوصلہ افزائی کو لازمی فریضہ سمجھتے تھے۔ اُن کی نشستوں میں ایک بہاری سی رہتی۔ نوجوان شعراء اُن کے گرد جمع ہو جاتے، اپنی غزلیں سناتے، اور یوسف سلمانی ایک شفقت بھرے انداز میں اُن کی اصلاح کرتے، عروض پر رہنمائی دیتے، اور زبان و بیان کے لطافت آمیز نکات سمجھاتے۔

ادبی محفلوں کے اہتمام میں بھی وہ پیش پیش رہتے۔ ہر ماہ کی نشست، کسی شاعر کے مجموعہ کلام پر گفتگو، کسی نئی غزل پر تنقیدی مذاکرہ، ان سب میں وہ ہمیشہ اپنی شرکت یقینی بناتے۔

راقم الحروف سے بھی جب کبھی چند لمحوں کی ملاقات ہوئی تو اُن کے اندازِ تکریم اور طرزِ محبت نے یہ باور کرایا کہ شخصیتوں کی عظمت دل کی فراخی اور رویے کی لطافت سے طے ہوتی ہے، ایسی اپنائیت، ایسی شفقت اور ایسی محبت سے پیش آتے کہ میں خود کو دیر تک اُن لمحوں کے فیض میں ڈوبا ہوا محسوس کرتا۔ یہ دراصل اُن کے اندر کے روحانی ظرف اور انسانی نفاست کا عکس تھا۔ یہ مجھ پر کوئی رسمی عنایت نہ تھی بلکہ اُن کے اندر سے پھوٹتی ہوئی خلوص کی ایک کیفیت تھی۔

> ☜ یوسف سلمانی کی شخصیت محض ایک شاعر کی صورت میں نہیں، بلکہ ایک ادبی کارکن، مربیِ نسلِ نو، خوش جمال اور خوش خُلق انسان کے طور پر جلوہ گر ہے۔

یوسف سلمانی کی خوش لباسی بھی اُن کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تھی۔ وہ نہ ٹھاٹھ باٹھ کے قائل تھے نہ ظاہری نمائش کے، مگر اُن کے لباس میں ایک نفاست اور تہذیبی وضع داری ہمیشہ نمایاں دکھائی دیتی۔ ستھرا لباس، خوشگوار رنگوں کا انتخاب، اور شخصیت پر جچتا ہوا پیرہن، یہ سب اس بات کا پتہ دیتا تھا کہ وہ ظاہری رکھ رکھاؤ کے دلدادہ نہیں تھے، لیکن اہتمامِ جمال اُن کی فطرت میں شامل تھا۔

اُن کی شاعری کے باب میں داخل ہوں تو اُن کا مجموعہ کلام "خوابوں کا سفر" اُن کی پوری شعری زندگی کا نچوڑ ہے۔ اس میں نعت کی روحانی لطافت، غزل کا جمالیاتی تہذیب یافتہ آہنگ، اور کلاسیکی روایت کی پاسداری، سب کچھ اپنی جگہ روشن ہیں۔

اُن کی شاعری اپنے اندر شگفتگیِ بیان، سلاست و روانی، اور روحانی لطافت کا ایک خوب صورت امتزاج رکھتی ہے۔ کلام میں محاورے اور زبان کا نفیس انتخاب، سوزِ دروں اور نرمیِ لہجہ ایک ایسی فضا قائم کرتے ہیں جس میں کلاسیکی روایت کا وقار بھی شامل ہے اور معنوی تہہ داری کی لطیف جھلک بھی۔ ترکیب کی تازگی، خیال کی پاکیزگی اور اظہار کی شائستگی ان کے ہاں اس طرح جلوہ گر ہے کہ غزل میں رمزیت اور نعت میں عقیدت دونوں اپنی اپنی لطافت کے ساتھ ایک منفرد جمالیاتی اثر پیدا کرتی ہیں۔ یہی خوبیاں اُن کے شعری جہان کو وقار، تازگی اور دوام عطا کرتی ہیں۔

نعتیہ اشعار میں اُن کی عقیدت کا لطیف عکس یوں جھلکتا ہے:

ذکرِ خیرالانبیاء گر عمر بھر کرتا رہوں
ہو نہ پائے گی بیاں عظمت میرے سرکار کی
راہ جنت ہو گئی آسان اس کے واسطے
جس نے بھی اپنائی ہے سیرت میرے سرکار کی

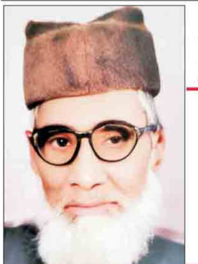

یہ شعر محض عقیدت نہیں، بلکہ ایک عاجزی بھرا اعتراف ہے کہ زبان و بیان کی وسعتیں بھی اُس عظمت کے سامنے ناقص ہیں۔ یہاں نعت اپنے فکری بُعد میں اخلاقی دعوت کی شکل اختیار کرتی ہے۔ نو مشق شاعروں کے لیے یہ اشعار نعت کے اسلوب میں اخلاقی درستی، خلوص اور تہذیبِ نفس کی مثال بن سکتی ہیں۔

اردو سے اُن کا تعلق ایک جذباتی وابستگی کا درجہ رکھتا تھا۔ وہ زبان کے محافظ بھی تھے اور اس کے سپاہی بھی۔ چنانچہ "خوابوں کا سفر" کا ایک شعر اُن کی زبان دوستی کی پوری کیفیت اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے:

ہمیں نے سینچا ہے اپنے لہو سے اے یوسف
چمن کو بخش دی جاں دے کے زندگی ہم نے

یہ شعر زبان کی خدمت کو ایک قربانی، ایثار اور زندگی کے نذرانے سے تعبیر کرتا ہے۔ اس میں فخریہ اعلان نہیں، بلکہ ایک صوفیانہ تسلیم کا تاثر ہے کہ زبان کی خدمت زندگی کا آخری اور اعلیٰ مقصد ہے۔

غزلوں میں یوسف سلمانی کے سب سے نمایاں وصف اُن کی لطافتِ مضمون آفرینی اور درد کی تہذیبی جمالیات ہے۔ مثال کے طور پر:

پردہ رُخ جو کبھی آپ ہٹا دیتے ہیں
عشق کی آگ کو کچھ اور ہوا دیتے ہیں
اپنے آئین محبت کی قسم کھا کھا کر
مجھ کو نہ کردہ گناہوں کی سزا دیتے ہیں

اس میں جمالیاتی تجلی اس لطافت سے بیان کی گئی ہیں کہ کلاسیکی غزل کی پوری روایت اس میں جھلکتی محسوس ہوتی ہے، اور دوسرے مصرعے میں بے اعتنائی، ظلم اور عشق کے جبر کی روایت، ایک تجربہ شدہ کیفیت ہے، جسے انھوں نے اپنے دل کی آہستہ دھڑکن سے وابستہ کر دیا ہے۔

اسی طرح:

تو ہم سے رہے دُور بھلے، مرضی تری ہے
ہر وقت تیرے حق میں دعا بھولے نہیں ہیں

ایک بلند اخلاقی رویے، وفاداری اور یک طرفہ محبت کے صوفیانہ سلوک کا آئینہ دار ہے۔ عشق کا معیار یہاں جذبات نہیں بلکہ روحانی لطافت ہے۔

یوسف سلمانی کے ہاں غم و مسرت کے باہمی تضادات بھی لطیف پیرائے میں سامنے آتے ہیں:

فصلِ بہاراں ہے مگر صحنِ چمن میں باغباں
کیوں مضطرب غنچے ہیں سب، کوئی بھی گل شاداں نہیں

معنی کی سطح پر یہ شعر اپنے باطن میں وجودی اضطراب رکھتا ہے۔ ظاہری بہار کے باوجود دلوں کا بوجھل رہنا زندگی کے عدمِ توازن کو ظاہر کرتا ہے۔

اور حیاتِ فانی کے تغیرات اور انسانی مقدر کی نابرابری کا فلسفیانہ نکتہ پیش کرتے ہوئے

کوئی تو ہے شاداں بہت یوسف کوئی غم سے نڈھال
سب کا مقدر عالمِ فانی میں ہے یکساں نہیں

ایک اور غزل میں انسانی تلاش اور اندرونی خلا کو یوں بیان کرتے ہیں:

خوب تر کی تلاش ہے مجھ کو
ہمسفر کی تلاش ہے مجھ کو

یہ تلاش دراصل روح کی طلب ہے، اور آگے:

جو محبت کے درس دے یوسف
اس بشر کی تلاش ہے مجھ کو

ایک ایسے انسان کی جستجو میں ہے جو محبت کا پیغامبر ہو، یعنی ایک اخلاقی و روحانی پختگی کی علامت۔ زندگی کے حقائق اور وصل و فراق کی شاعرانہ تعبیر یوں ملتی ہے:

فراق و وصل کے دو شاعرانہ نام ہیں ورنہ
نہ دوزخ اور ہی کچھ ہے نہ جنت اور ہی کچھ ہے

یہ شعر پورے فلسفہ حیات و عشق کو اختصار میں پیش کرنے کی اپنی مثال آپ ہے۔

اور آخر میں وہ دعا جو اُن کی پوری شخصیت کا آئینہ ہے:

ہمارا خاتمہ ہو جائے صرف ایمان پر
خدائے پاک سے یہ کی ہے عاجزی ہم نے

یہ شعر اُن کی روحانی زندگی کا نچوڑ بھی ہے اور اُن کی شاعری کی سب سے بلند صفت بھی... عجز، دعا اور ایمان۔

"خوابوں کا سفر" یوسف سلمانی کی شاعری کا ایسا مجموعہ ہے جس میں جمالیات، جذبے، روحانیت، سلاست، کلاسیکی روایت اور جدید حسیت سب ایک ساتھ سفر کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ اس میں لفظ اور خیال دونوں اپنی جگہ شفاف، چمکدار اور زندہ دکھائی دیتے ہیں۔

یوں یوسف سلمانی پینتے پوری کی زندگی، شخصیت، خدمات اور شاعری سب اس نتیجے پر جمع ہوتی ہیں کہ وہ محض شاعر نہیں، بلکہ ایک ادبی روایت کا حصہ، ایک بزم کی روح، ایک مربی، ایک مخلص عاشقِ ادب، اور ایک شیدائی اردو تھے۔ اُن کی یاد اور اُن کا کلام دونوں اردو کے دامن میں ایک مستقل خوشبو کی طرح باقی رہیں گے۔ ☆☆

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خطوکتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم۔یوکے (میگزین انچارج)

دری پر بیٹھے مودی کی تصویر پر دگوجے کا تبصرہ موضوع بحث

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ سے عین قبل پارٹی کے سینئر لیڈر دگ وجے سنگھ کی طرف سے سوشل میڈیا پوسٹ میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس)، جن سنگھ اور وزیر اعظم نریندر مودی کی تعریف پر مبنی تبصرہ موضوع بحث بن گیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور آر ایس ایس کے سخت ناقدین میں شمار کیے جانے والے مسٹر دگ وجے سنگھ نے 'ایکس' پر پرانی تصویر پوسٹ کی، جس میں موجودہ وزیر اعظم اور اُس وقت کے آر ایس ایس کے ایک کارکن نریندر مودی، بی جے پی کے سینئر لیڈر لال کرشن اڈوانی کے پیروں کے پاس فرش (دری) پر بیٹھے نظر آ رہے ہیں۔ اس تصویر کے ساتھ مسٹر سنگھ نے لکھا کہ "کوراسائٹ پر مجھے یہ تصویر ملی۔ یہ نہایت اثر انگیز ہے۔ کس طرح آر ایس ایس کا ایک زمینی رضا کار اور جن سنگھ/ @بی جے پی 4 انڈیا کا ایک کارکن، لیڈروں کے پیروں میں فرش پر بیٹھتے ہوئے ایک ریاست کا وزیر اعلیٰ اور ملک کا وزیر اعظم بنا۔ یہ 'تنظیم' کی طاقت ہے۔

"مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور

مرکزی وزیر رہ چکے مسٹر سنگھ نے اس پوسٹ کے نیچے 'جے سیا رام' بھی لکھا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یہ تصویر 14 مارچ 1995 کو گاندھی نگر میں بی جے پی کے کیشو بھائی پٹیل کی وزیر اعلیٰ کے عہدے کی حلف برداری کی تقریب کی ہے۔ بعد ازاں کانگریس ہیڈکوارٹر میں صحافیوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے مسٹر دگ وجے سنگھ نے کہا کہ "میں نے آر ایس ایس اور مودی کی تعریف نہیں کی ہے۔ میں نے تنظیم کی بات کی ہے۔ میں آر ایس ایس اور مودی کا سخت مخالف ہوں۔ جو کچھ کہنا تھا، میں نے کہہ دیا۔ "اس سے قبل 19 دسمبر کو لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی کی ایک ویڈیو پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے 'ایکس' پر لکھا تھا کہ "راہل گاندھی جی، سماجی و معاشی مسائل پر آپ بالکل درست ہیں۔ (آپ کو) پورے نمبر۔ اب براہ کرم بھارتیہ راشٹریہ کانگریس پر بھی توجہ دیں۔ جس طرح ہندوستان الیکشن کمیشن کو اصلاحات کی ضرورت ہے، اسی طرح بھارتیہ راشٹریہ کانگریس کو بھی ہے۔ آپ نے 'سنگٹھن سرجن' سے شروعات کی ہے، لیکن ہمیں اس سے بھی زیادہ عملی لحاظ سے لامرکزی نظام کار کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا کریں گے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ یہ کر سکتے ہیں۔ بس مشکل یہ ہے کہ آپ کو 'قائل کرنا' آسان نہیں ہے! "مسٹر دگ وجے سنگھ نے اس پوسٹ کے آخر میں 'جے سیا رام' بھی لکھا۔ اس پوسٹ میں انہوں نے راہل گاندھی، الیکشن کمیشن اور کانگریس کو ٹیگ کیا تھا۔ وہ ہفتہ کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں بھی شامل ہوئے۔

کوربا میں غیر قانونی اینٹ بھٹوں پر چھاپہ

کوربا: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے کوربا ضلع کے ہردی بازار علاقے میں انتظامیہ نے غیر قانونی اینٹ بھٹوں کے خلاف بڑی کارروائی کی ہے۔ مشترکہ انتظامی ٹیم نے چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے 18 غیر قانونی اینٹ بھٹوں کا پردہ فاش کیا، جہاں بجلی چوری کر کے بھٹیاں چلائی جا رہی تھیں۔ موصولہ معلومات کے مطابق اس کارروائی کے دوران موقع سے تقریباً نو لاکھ غیر قانونی اینٹیں، اینٹوں کی نقل و حمل میں استعمال ہونے والے ٹریکٹر اور ایک جے سی بی ضبط کی گئی۔ ضبط شدہ اینٹیں گرام پنچایت کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ پالی کے سب ڈویژنل آفیسر روہت کمار سنگھ، تحصیلدار ابھیجیت راج بھانو اور ہردی بازار تھانہ انچارج مرتیونجے پانڈے کی قیادت میں تشکیل دی گئی مشترکہ ٹیم نے گاؤں سوابھوڑی میں جانچ کی، جہاں 18 اینٹ بھٹے غیر قانونی طور پر چلتے پائے گئے۔ جانچ کے دوران غیر قانونی بجلی کنکشن بھی سامنے آئے جس پر محکمہ بجلی کے افسران کو فوری طور پر کنکشن کاٹنے کی ہدایت دی گئی۔

وزیر اعظم مودی، راہل اور پرینکا گاندھی نے 'پرکاش پرو' کے موقع پر گرو گوبند سنگھ جی کو خراجِ عقیدت پیش کیا

نئی دہلی: (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے ہفتہ کے روز 'پرکاش پورو' کے موقع

پر سکھوں کے دسویں اور آخری گرو، گرو گوبند سنگھ جی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنی پوسٹ میں لکھا، ''شری گرو گوبند سنگھ جی کے پوتر پرکاش اتسو کے موقع پر ہم انہیں عقیدت کے ساتھ نمن کرتے ہیں۔ وہ ہمت، ہمدردی اور قربانی کی علامت ہیں۔ دسویں سکھ گرو، شری گرو گوبند سنگھ جی ہندوستانی تاریخ میں اپنی خدمات کے لیے انتہائی قابلِ احترام ہیں۔ ان کی تعلیمات سچائی اور انصاف کے لیے کھڑے ہونے اور انسانی وقار کے تحفظ پر زور دیتی ہیں۔ "انہوں نے مزید کہا کہ شری گرو گوبند سنگھ جی نے ہمیشہ خدمت اور بے لوث فرض کی ترغیب دی ہے۔ وزیر اعظم نے اس سال کے شروع میں اپنے دورہ 'تخت شری ہرمندر جی، پٹنہ صاحب' کی تصاویر بھی شیئر کیں، جہاں انہوں نے گرو گوبند سنگھ جی اور ماتا صاحب کور جی کے 'جوڑے صاحب' کے درشن کیے تھے۔ راہل گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا، ''آپ سب کو شری گرو گوبند سنگھ جی کے پرکاش پرو کی دلی مبارکباد! انسانی فلاح و بہبود، شجاعت اور سچائی کے لیے انہوں نے جو راستہ دکھایا ہے، وہ ہمیں ہمیشہ ترغیب دیتا رہے گا۔" کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی واڈرہ نے گرو گوبند سنگھ جی کی مشہور نظم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ''سوا لاکھ سے ایک لڑاؤں، چڑین تے میں باز تڑاؤں، تبے گرو گوبند سنگھ نام کہاؤں۔'' (یعنی میں ایک کو سوا لاکھ سے لڑادوں اور چڑیا سے باز کو ہرا دوں، تبھی میرا نام گرو گوبند سنگھ کہلائے)۔ انہوں نے کہا کہ خالصہ پنتھ کے بانی، جنہوں نے خدمت، محبت اور انسانیت کی تعلیم دی، ان کی قربانیاں اور تعلیمات ہمیشہ دنیا کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔ واضح رہے کہ ملک بھر میں 'پرکاش اتسو' گرو گوبند سنگھ جی کے یوم پیدائش کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر گرودواروں کو سجایا جاتا ہے اور 'اکھنڈ پاٹھ' اور 'پربھات پھیری' جیسے مذہبی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ اس سے قبل 26 دسمبر کو 'ویر بال دیوس' منایا گیا، جس میں گرو گوبند سنگھ جی کے صاحبزادوں، صاحبزادہ زورآور سنگھ اور صاحبزادہ فتح سنگھ کی شہادت کو یاد کیا گیا۔ وزیر اعظم مودی نے 9 جنوری 2022 کو اعلان کیا تھا کہ ہر سال 26 دسمبر کو 'ویر بال دیوس' کے طور پر منایا جائے گا تاکہ ان کی عظیم قربانی کو ہمیشہ یاد رکھا جا سکے۔

منشیات پر حکومت فوری اور ٹھوس اقدامات کرے: کماری شیلجا

چنڈی گڑھ: (یو این آئی) ہریانہ میں منشیات کی لت کے بڑھتے واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سرسا کی رکن پارلیمنٹ کماری شیلجا نے ریاستی حکومت سے ٹھوس اور مؤثر اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کی لت ریاست کی نوجوان نسل کے لیے سنگین خطرہ بن چکی ہے اور اسے نظر انداز کرنا مستقبل کو خطرے میں ڈال دے گا۔ کماری شیلجا نے کہا کہ نشے کا مسئلہ صرف قانون و انتظامیہ تک محدود نہیں بلکہ یہ سماجی اور اقتصادی عدم توازن کا نتیجہ بھی ہے۔ جب تک حکومت نشے کے بنیادی اسباب پر کام نہیں کرے گی، مؤثر کنٹرول ممکن نہیں۔ انہوں نے منشیات کی اسمگلنگ کے گٹھ جوڑ کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے بے روزگاری کو نشے کا اہم سبب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہریانہ میں دو لاکھ سے زیادہ

سرکاری عہدے خالی ہیں، مگر حکومت انہیں پُر کرنے میں سنجیدہ نہیں۔ تعلیم یافتہ نوجوان روزگار کے لیے طویل انتظار کرتے ہیں اور مایوسی میں غلط راستے اختیار کر لیتے ہیں۔ کماری شیلجا نے مطالبہ کیا کہ خالی سرکاری عہدے جلد از جلد پُر کیے جائیں اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع بڑھائے جائیں۔ منشیات مخالف مہمات کو زمینی سطح پر مؤثر طور پر نافذ کیا جائے اور سماجی اداروں، تعلیمی اداروں، انتظامیہ اور سیاسی جماعتوں کو شامل کر کے وسیع پیمانے پر مہم چلائی جائے۔ انہوں نے سرسا، فتح آباد، ہسار، امبالہ اور یمونا نگر کو نشے سے متاثرہ ضلع قرار دیتے ہوئے کہا کہ سرسا سب سے زیادہ متاثر ہے، جہاں نشے سے ہونے والی اموات کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ رکن پارلیمنٹ نے حکومت سے اپیل کی کہ ریاست کے نوجوانوں کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری اور ٹھوس اقدامات کیے جائیں تاکہ ہریانہ کو نشے کی گرفت سے آزاد کیا جا سکے۔

نالندہ: ہفتہ کو نالندہ کے رہوئی تھانہ علاقے میں چار پہیہ گاڑی پر سوار بدمعاشوں نے راجیش کمار کو گولی ماردی۔ کمر میں گولی لگنے سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

سارن: دم گھٹنے سے ایک ہی خاندان کے چار افراد کی موت، چار کی حالت نازک

چھپرا: (یو این آئی) بہار کے سارن ضلع کے بھگوان بازار تھانہ علاقے کے ایک گھر میں انگیٹھی جلا کر ہورہے لوگوں میں سے تین معصوم بچوں سمیت چار افراد کی دم گھٹنے سے موت

ہوگئی، جبکہ چار دیگر کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کے روز یہاں بتایا کہ جمعہ کی دیر رات امبیکا کالونی کے رام لکھن سنگھ کے کنبے کے آٹھ افراد ایک ہی کمرے میں انگیٹھی جلا کر سوئے ہوئے تھے۔ بند کمرے میں دھواں بھر جانے کے باعث صبح تک سبھی افراد کی حالت بگڑ گئی۔ آج صبح جب کافی دیر تک کمرے کا دروازہ نہیں کھلا تو اہلِ خانہ دروازہ توڑ کر کمرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے آٹھوں افراد بے ہوش پایا۔ اس کے بعد تمام افراد کو صدر اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے رام لکھن سنگھ کی اہلیہ کملاوتی دیوی (70)، وجے کمار کے بیٹے تیجانش کمار (3)، آریہ سنگھ کی بیٹی آدیا کماری (7 ماہ) اور وجے کمار کی بیٹی گڑیا کماری (9) کو مردہ قرار دے دیا۔ اسپتال میں دیگر چار افراد کا علاج جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق واقعہ کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھیج دیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

کشمیریوں کی بڑھتی ہراسانی قومی سلامتی کا مسئلہ: سجاد لون

سری نگر: (یو این آئی) پیپلز کانفرنس کے چیئرمین اور ہندوارہ کے رکن اسمبلی سجاد غنی لون نے ہفتہ کو ایک اہم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ملک کے مختلف حصوں میں کشمیریوں کے ساتھ بڑھتے ہوئے ہراسانی کے واقعات کو 'قومی سلامتی' کا مسئلہ قرار دیا اور زور دیا کہ اسے محض قانون و انتظام تک محدود نہ سمجھا جائے۔ لون نے کہا کہ انہیں یہ معاملہ اس وقت اُٹھانا پڑا جب ان کے حلقے کی متعدد خاندانوں نے بیرونِ جموں و کشمیر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ پیش آئے دھمکی آمیز واقعات سے متعلق سنجیدہ خدشات ظاہر کیے۔ انہوں نے سوال اٹھایا، اگر ہمارے اپنے ملک میں ہمیں اس طرح کے رویے کا سامنا ہے، تو پھر اس ملک میں ہمارا مقام کیا ہے؟ سجاد لون نے کہا کہ کشمیر کے ہزاروں لوگ دہائیوں سے روزگار کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں رہائش پذیر ہیں اور یہ لوگ دراصل اتحاد کے سفیر تھے جنہوں نے بھارت کے اندر باہمی اعتماد کو مضبوط کیا۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ واقعات نے اس اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ لون نے حکومت کی

حالیہ کارروائی کو ناکافی قرار دیتے ہوئے کہا: سیکڑوں واقعات کے مقابلے میں دو گرفتاریاں سمندر میں ایک قطرے کے برابر ہیں۔ یہ معمولی مسئلہ نہیں بلکہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ 'انہوں نے خبردار کیا کہ عام کشمیریوں کی سماجی اور معاشی کنارہ کشی بھارتی وفاق کے لیے خطرناک نتائج مرتب کر سکتی ہے۔ سجاد لون نے کہا کہ اگر ایک کشمیری نوجوان محض فیس بک پوسٹ لائک کرنے پر یو اے پی اے کے تحت گرفتار ہو سکتا ہے، تو پھر کشمیریوں کو نشانہ بنانے والے عناصر کے خلاف بھی اسی پیمانے پر کارروائی کی جانی چاہیے۔

ان کا کہنا تھا: 'کیا پی ایس اے صرف کشمیری مسلمانوں کے لیے ہے؟ اسے ان لوگوں کے خلاف بھی لاگو کریں جو نفرت اور تقسیم پھیلا رہے ہیں۔ 'انہوں نے کہا: 'کمبل بیچنے والے کو دھکا نا بہادری نہیں۔ اگر واقعی غیرت ہے تو چین یا پاکستان کی سرحد پر جائیں۔ 'سجاد لون نے مرکز اور جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر دیگر ریاستوں کے سربراہان سے رابطہ کریں اور واضح پیغام دیں کہ کشمیریوں کے خلاف ہراسانی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ٹویٹس سے حل نہیں ہوگا۔

اندور: فوڈ سیفٹی ڈپارٹمنٹ نے گندگی میں اور بغیر لائسنس کے گجک بنانے والی دو فیکٹریوں کو بند کر دیا۔ نمونے جانچ کے لیے بھوپال بھیجے گئے ہیں۔

گینگسٹر ونے تیاگی کی دورانِ علاج ایمس رشی کیش میں موت

رشی کیش: (یو این آئی) اتراکھنڈ کے رشی کیش میں واقع آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) میں زیرِ علاج بدنام زمانہ گینگسٹر ونے تیاگی ہفتہ کی صبح تقریباً آٹھ بجے دم توڑ گیا۔ واضح رہے کہ لکسر میں عدالت میں پیشی کے دوران ہونے والے قاتلانہ حملے میں ونے تیاگی شدید زخمی ہو گیا تھا، جس کے بعد اسے چند روز قبل ایمس میں داخل کرایا گیا تھا۔ ڈاکٹروں کی ٹیم مسلسل اس کا علاج کر رہی تھی۔ ڈاکٹروں کے مطابق، آپریشن کے دوران اس کی گردن اور ہاتھ میں لگی گولیاں نکال دی گئی تھیں، تاہم گولی لگنے کی وجہ سے اس کی آنتیں پھٹ گئی تھیں۔ حالت تشویشناک ہونے کے باعث اسے آئی سی یو میں وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا۔ رشی کیش کوتوالی کے انچارج کیلاش چندر بھٹ نے بتایا کہ آج صبح ونے تیاگی کی موت ہو گئی۔ بنیادی طور پر مظفر نگر کے گاؤں کھائی کھیڑی کے رہنے والے ہسٹری شیٹر ونے تیاگی کو دہرا دون پولیس نے یکم اکتوبر کو لاکھوں روپے کی نقدی اور زیورات کی چوری کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ ہریدوار میں درج دیگر معاملوں کی وجہ سے اسے 12 دسمبر کو رڑکی جیل منتقل کیا گیا تھا۔ گزشتہ بدھ کی دوپہر، جب پولیس ٹیم اسے پیشی کے لیے لکسر کورٹ لے جا رہی تھی، لکسر ریلوے اوور برج پر ٹریفک جام میں پھنسی پولیس گاڑی پر موٹر سائیکل سوار دو نقاب پوش بدمعاشوں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ اس وقت گاڑی میں ونے تیاگی کے ساتھ چھ پولیس اہلکار بھی سوار تھے۔ حملے کے بعد ملزمین ہتھیار لہراتے ہوئے فرار ہو گئے تھے۔ پولیس نے اس سنسنی خیز حملے میں ملوث دونوں ملزمین، سنی یادو عرف شیرا اور اجے کو خانپور کے علاقے سے گرفتار کر لیا ہے۔ دونوں ملزمین کا تعلق کاشی پور (ادھم سنگھ نگر) سے بتایا جاتا ہے۔ پولیس کے مطابق، ونے تیاگی میرٹھ کا ہسٹری شیٹر تھا اور اس کا نام بدنام زمانہ 'سنیل راٹھی گینگ' سے بھی جڑا رہا ہے۔ اس کے خلاف رڑکی اور لکسر تھانوں میں کئی فوجداری معاملے درج تھے۔ مزید برآں، ونے تیاگی اور اس کی اہلیہ کے خلاف لکسر تھانے میں ایک کروڑ روپے کی دھوکہ دہی کا معاملہ بھی درج تھا، جس کی پیشی کے لیے اسے لے جایا جا رہا تھا۔

صدر جمہوریہ کے دورے کے پیش نظر رانچی میں سکیورٹی سخت

رانچی: (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے جھارکھنڈ دورے کے پیش نظر ریاستی دارالحکومت رانچی میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ سکیورٹی کے پیش نظر شہر کے کئی علاقوں کو نو فلائنگ زون قرار دیا گیا ہے۔ وہیں صدر جمہوریہ کی آمد اور مختلف پروگراموں کے مدنظر 28 سے 30 دسمبر تک رانچی شہر کے ٹریفک نظام میں کئی اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس دوران شہر کی متعدد اہم سڑکوں پر مال بردار اور مسافر گاڑیوں کے داخلے اور آمد و رفت پر پابندی عائد رہے گی۔ تاہم ایمبولینس، فائر بریگیڈ اور دیگر ہنگامی خدمات کی گاڑیوں کو اس پابندی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں رانچی پولیس نے سنیچر کو تفصیلی احکامات جاری کر دیے ہیں۔ 28 دسمبر کو شام چار بجے سے رات 8:30 بجے تک رانچی شہر میں تمام چھوٹی اور بڑی مال بردار گاڑیوں، بسوں اور مسافر گاڑیوں کے داخلے اور آمد و رفت پر پابندی رہے گی۔ اس دوران بھاری مال بردار گاڑیاں رنگ روڈ کے ذریعے اپنی منزل تک جا سکیں گی۔ راتو اور کاٹھی ٹانڈ کی جانب جانے والی گاڑیاں کانکے رنگ روڈ کے راستے آمد و رفت کریں گی۔ اس کے علاوہ بینو چوک، برسا چوک، ایچ ای سی گیٹ، ارگوڑا چوک، سہجانند چوک، کشور گنج چوک، نیو مارکیٹ چوک، ہاٹ لیس چوک، رام مندر چوک، اے ٹی آئی موڑ، رندھیر ورما چوک اور ایس ایس پی رہائش سے لوک بھون تک دوپہر دو بجے سے رات 8:30 بجے تک ہر قسم کی گاڑیوں کا داخلہ ممنوع رہے گا۔ 29 دسمبر کو صبح سات بجے سے 11 بجے تک اور شام چار بجے سے رات 8:30 بجے تک شہر میں تمام چھوٹی بڑی مال بردار گاڑیوں، بسوں اور مسافر گاڑیوں کے داخلے پر پابندی رہے گی۔ نیا سرائے رنگ روڈ سے رام پور چوک رنگ روڈ تک بھاری گاڑیوں کی آمد و رفت مکمل طور پر بند رہے گی۔ جمشید پور اور بنڈو کی جانب سے آنے والی گاڑیاں رنگ روڈ سے ٹاٹی سلوے ہوتے ہوئے شہر میں داخل ہوں گی جبکہ رانچی سے جمشید پور جانے والی گاڑیاں درگا سورین چوک سے ٹاٹی سلوے کے راستے رنگ روڈ کا استعمال کریں گی۔ 30 دسمبر کو صبح آٹھ بجے سے شام چار بجے تک شہر میں ہر قسم کی مال بردار اور مسافر گاڑیوں کے داخلے پر پابندی رہے گی۔ رانچی پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ممکنہ پریشانی سے بچنے کے لیے متبادل راستوں کا استعمال کریں اور انتظامیہ کی جانب سے جاری ہدایات پر عمل کریں۔

ترنمول کانگریس کی رکنِ پارلیمنٹ کے بیٹوں، بہن اور والدہ کو انتخابی فہرستوں کے سلسلے میں طلب کر لیا گیا

کولکاتہ: (یو این آئی) الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ترنمول کانگریس کی سینئر رہنما اور لوک سبھا میں پارٹی کی چیف وہپ کاکولی گھوش دستی دار کے دو بیٹوں کو ووٹر لسٹ کے ڈرافٹ پر دعووں اور اعتراضات کے سلسلے میں طلب کیا ہے۔ یہ عمل ہفتہ کے روز شروع ہوا تھا۔ سوشری گھوش نے نوٹس ملنے کے بعد الیکشن کمیشن پر مغربی بنگال میں انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کے عمل کو ''مذاق'' بنانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نوٹس اس لیے جاری کیے گئے کیونکہ ان کے بیٹوں وشوناتھ اور بیدیا ناتھ کے نام 16 دسمبر کو جاری کردہ ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے غائب تھے۔ کاکولی گھوش کے مطابق، کمیشن نے ان کی والدہ اور چھوٹی بہن کو بھی سماعت کے لیے بلایا ہے کیونکہ ان کے نام بھی فہرست میں موجود نہیں تھے۔ یہ دونوں شمالی 24 پرگنہ کے علاقے مدھیم گرام کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ان کے کنبے کے طویل عوامی ریکارڈ کے باوجود ایسی غلطیاں کیسے ہو سکتی ہیں۔ رکنِ پارلیمنٹ نے کہا، ''میرے بیٹے سرکاری ملازم ہیں۔ ان کے مرحوم والد سدرشن گھوش دستی دار

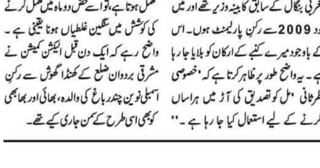

مغربی بنگال کے سابق کابینہ وزیر تھے اور میں خود 2009 سے رکنِ پارلیمنٹ ہوں۔ اس کے باوجود میرے کنبے کے ارکان کو بلایا جا رہا ہے۔ یہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ 'خصوصی نظر ثانی' مل کو تصدیق کی آڑ میں ہراساں کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔'' ترنمول کانگریس کی رہنما نے مزید کہا کہ ان کی پارٹی مسلسل یہ کہہ رہی ہے کہ جب ووٹر لسٹ کی تفصیلی نظر ثانی کا عمل عام طور پر دو سال میں مکمل ہوتا ہے، تو اسے محض دو ماہ میں مکمل کرنے کی کوشش میں سنگین غلطیاں ہونا یقینی ہے۔ واضح رہے کہ ایک دن قبل الیکشن کمیشن نے مشرقی بردوان ضلع کے کھنڈا گھوش سے رکنِ اسمبلی نوین چندر باغ کی والدہ، بھائی اور بھابھی کو بھی اسی طرح کے سمن جاری کیے تھے۔

ڈمپر کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار دو نوجوان ہلاک

رانچی: (یو این آئی) جھارکھنڈ کے مشرقی سنگھ بھوم ضلع کے جمشید پور کے جکسلائی تھانہ حلقہ میں دیر رات پیش آئے ایک دردناک سڑک حادثے میں موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ اس حادثے سے پورے علاقے میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ مہلوکین کی شناخت آدتیہ پور کالونی روڈ نمبر 7- باشندہ کرش (19) اور ابھے (26) کے طور پر کی گئی ہے۔ لواحقین کے مطابق ابھے اپنے دوست کرش کے ساتھ دیر رات کھانا کھانے کے لیے اسٹیشن کی جانب جا رہا تھا۔ دونوں نوجوان ایک ہی موٹر سائیکل پر سوار تھے جبکہ ان کے دو دیگر دوست دوسری موٹر سائیکل سے آگے آگے چل رہے تھے۔ اسی دوران جکسلائی ریلوے پھاٹک کے قریب مخالف سمت سے آ رہے ایک تیز رفتار ڈمپر نے ان کی موٹر سائیکل کو زوردار ٹکر مار دی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ دونوں نوجوان سڑک پر جا گرے اور بری طرح زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد جائے وقوع پر افراتفری مچ گئی۔ آس پاس موجود مقامی لوگ فوراً موقع پر پہنچے اور اس کی اطلاع جکسلائی تھانہ پولیس کو دی۔ پولیس نے مقامی لوگوں کی مدد سے دونوں زخمیوں کو فوری طور پر ایم جی ایم اسپتال پہنچایا۔ جہاں ایم جی ایم اسپتال میں ڈاکٹروں نے علاج کے دوران دونوں نوجوانوں کو مردہ قرار دے دیا۔

موہن یادو نے ستنا کو 652 کروڑ سے زائد کے ترقیاتی کاموں کی سوغات دی

ستنا: (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو ایک روزہ دورے پر ہفتہ کو ستنا پہنچے اور یہاں منعقد مختلف پروگراموں میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر انہوں نے ستنا شہر کو 652 کروڑ 54 لاکھ روپے لاگت کے ترقیاتی کاموں کی سوغات دی۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر یادو نے شہر میں 31 کروڑ 15 لاکھ روپے کی لاگت سے نو تعمیر بین ریاستی بس ٹرمینل ستنا اور 8 کروڑ 39 لاکھ روپے کی لاگت سے بنے دھواری کرکٹ اسٹیڈیم کے نو تعمیر کام کا افتتاح کیا۔ آئی ایس بی ٹی ستنا میں منعقد پروگرام میں انہوں نے ستنا

شہر کے 1 کروڑ 68 لاکھ 33 ہزار روپے لاگت کے 6 کاموں کا افتتاح اور 484 کروڑ 21 لاکھ روپے لاگت کے 6 ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس دوران مختلف اسکیموں کے مستفیدین کو فائدے بھی تقسیم کیے گئے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے سرکاری میڈیکل کالج ستنا میں منعقد پروگرام میں 383 کروڑ روپے کی لاگت سے بننے والے 650 بستروں والے نئے اسپتال کی عمارت کے تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2026 میں ضلع کے کسانوں کو برگی پروجیکٹ کا پانی ملنے لگے گا، جس سے زراعت کو نئی مضبوطی حاصل ہوگی۔

پابندیاں ہٹنے کے باوجود دہلی کی ہوا انتہائی خراب

اے کیو آئی پھر بڑھ کر 385 پہنچ گیا، صحت سے متعلق سنگین خدشات میں اضافہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): قومی راجدھانی دہلی کے باشندے ایک بار پھر شدید فضائی آلودگی کا سامنا کر رہے ہیں جہاں ہفتہ کے روز ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) بڑھ کر 385 تک

بدھ کے روز گریڈڈ رسپانس ایکشن پلان (جی آر اے پی) کے اسٹیج 4 کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا تھا، جب فضائی معیار عارضی طور پر 'انتہائی خراب' سے بہتر ہو کر 'خراب' سطح پر آ گیا تھا۔

پہنچ گیا، جس سے صحت سے متعلق سنگین خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہفتہ کے روز راجدھانی کا اے کیو آئی) دن بھر 'انتہائی خراب' اور 'شدید' زمروں کے درمیان رہا اور گھنے کہرے نے دن بھر حد بصارت کو متاثر کیا۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے مطابق دہلی کا اے کیو آئی شام 4 بجے 385 پر ریکارڈ کیا گیا، جب کہ ہفتہ کی صبح دہلی کا 350 اے کیو آئی کیساتھ 'انتہائی خراب' زمرے میں تھا۔ دریں اثنا، شہر کے کئی حصوں میں دن کے وقت اے کیو آئی کی سطح کو 'شدید' کے طور پر ریکارڈ کیا گیا۔ دہلی کے سب سے زیادہ آلودہ علاقوں میں شامل آنند وہار میں اے کیو آئی 410 ریکارڈ کیا گیا جبکہ وویک وہار میں یہ 440 تک پہنچ گیا، جو نہایت خطرناک صورتحال کی نشاندہی کرتا ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد و شمار کے مطابق بوانا (404)، جہانگیر پوری (417)، نریلا (413) اور روہنی (409) بھی 400 کی حد عبور کر چکے ہیں۔ سی پی سی بی کی صبح 7 بجے کی رپورٹ کے مطابق دہلی کا مجموعی اے کیو آئی 353 رہا، جسکے باعث راجدھانی کو 'انتہائی خراب' زمرے میں رکھا گیا ہے۔ ہندستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے انتہائی کم حد نگاہ کی اطلاع دی ہے۔ صفدر جنگ میں حد بصارت صرف 400 میٹر اور پالم میں 800 میٹر ریکارڈ کی گئی، کیونکہ صبح کے وقت شہر کے مختلف حصوں میں گھنا کہرا اور اسموگ چھایا رہا۔ ادھر، مرکز کی پینل کمیٹی نے بدھ کے روز گریڈڈ رسپانس ایکشن پلان (جی آر اے پی) کے اسٹیج 4 کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا تھا، جب فضائی معیار عارضی طور پر 'انتہائی خراب' سے بہتر ہو کر 'خراب' سطح پر آ گیا تھا۔ آلودگی میں اضافے نے ایک بار پھر عوامی صحت کے حوالے سے تشویش میں اضافہ کر دیا ہے، خاص طور پر بچوں، بزرگوں اور پہلے سے بیماریوں میں مبتلا افراد کیلئے، جو سب سے زیادہ خطرے سے دوچار ہیں۔

'اٹل کینٹین محنت کش طبقے کیلئے احترام اور حمایت کا ذریعہ ہے'

اتم نگر میں 'اٹل گارڈن' منصوبہ اٹل بہاری واجپائی کے اس خیال سے متاثر ہے جس میں ترقی نیچر اور ثقافت کے ساتھ ہم آہنگ ہو: وزیر اعلیٰ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا کہ اٹل کینٹین کی یہ پہل دہلی کی تعمیر اور نظام کو چلانے میں مصروف ہمارے محنت کش بھائیوں اور بہنوں کیلئے احترام اور حمایت کا ذریعہ ہے۔ محترمہ گپتا نے ہفتہ کے روز شالیمار باغ میں اٹل کینٹین کا افتتاح کرنے کے بعد کہا کہ آج شالیمار باغ میں اٹل کینٹین کا افتتاح کیا اور وہیں کھانا بھی تناول کیا۔ اٹل کینٹین میں صرف 5 روپے میں گرم اور غذائیت سے بھرپور کھانا دستیاب ہے۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے انتودیہ (آخری فرد تک فائدہ پہنچانے) کے نظریے سے متاثر یہ پہل دہلی کی تعمیر اور انتظام میں جٹے ہمارے محنت کش بھائیوں اور بہنوں کے لیے احترام اور حمایت کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت شالیمار باغ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے علاقے میں مسلسل بنیادی سہولیات کا دائرہ بڑھا رہی ہے تاکہ ہر خاندان کو سہولت، ہر مزدور کو احترام اور ہر شہری کو اعتماد حاصل ہو۔ وزیر اعلیٰ نے پیتم پورہ میں بھی اٹل کینٹین کا افتتاح کیا اور کہا کہ اس اٹل کینٹین کے احاطے کو ایک عوامی خدمت مرکز کے طور پر ترقی دی جائے گی، جہاں آیوشمان آروگیہ

مندر، بیت الخلا اور صاف پینے کے پانی کے لیے آر او پلانٹ کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے اتم نگر میں اٹل گارڈن کے ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ انہوں نے کہا کہ اٹل گارڈن منصوبہ اٹل بہاری واجپائی کے اس خیال سے متاثر ہے جس میں ترقی نیچر اور ثقافت کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ یہ منصوبہ نجف گڑھ نالے کے قریب واقع ایک نظرانداز شدہ زمین کو ایک خوبصورت اور قابل رسائی پارک میں تبدیل کرنے کی کوشش ہے، جہاں خاندان، بچے، بزرگ اور نوجوان سب وقت گزار سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اٹل گارڈن میں تالاب اور چھٹھ گھاٹ جیسی سہولیات تیار کی جائیں گی۔ یہاں 12 فٹ بلند اٹل جی کا مجسمہ اور دلکش فوارے نصب کیے جائیں گے۔ ہریالی، لینڈ اسکیپنگ اور کھلے پلازا تیار ہوں گے۔ پیدل چلنے کے لیے راستے، ایمفی تھیٹر، کھیل کا میدان اور فوڈ کورٹ بنائے جائیں گے۔ اس کے ساتھ عوامی اسٹیج، بیت الخلا اور سکیورٹی کا مناسب انتظام بھی کیا جائے گا۔

کشمیری گیٹ نائٹ شیلٹرز میں موجود سہولیات کا جائزہ

وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کشمیری گیٹ میں واقع نائٹ شیلٹر کا معائنہ کیا اور وہاں موجود انتظامات کا جائزہ لیا، ساتھ ہی رہائش پذیر افراد سے بات چیت بھی کی۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں کہا کہ

دہلی حکومت مستقل پناہ گاہیں چلا رہی ہے اور مناسب سہولیات کے ساتھ عارضی پناہ گاہوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ حکومت ہر ضرورت مند شخص کو محفوظ اور باعزت پناہ فراہم کرنے کو یقینی بنا رہی ہے۔ جمعہ کی دیر رات اپنے دورے کے دوران وزیر اعلیٰ نے کشمیری گیٹ کی مستقل پناہ گاہ میں مقیم مردوں اور خواتین سے ملاقات کی اور وہاں دستیاب سہولیات اور انتظامات کے بارے میں دریافت کیا۔ حکومتی ادارہ دہلی اربن شیلٹر امپروومنٹ بورڈ شہر بھر میں 197 پناہ گاہیں چلا رہا ہے، جہاں اس وقت 7,092 افراد مقیم ہیں۔ عارضی خیموں کے قیام سے گنجائش میں مزید اضافہ کیا گیا ہے، جس سے زیادہ تعداد میں ضرورت مند اور بے گھر افراد کو شدید سردی سے تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ حکومت پناہ گاہوں میں مقیم افراد کو مفت کھانا اور ناشتہ فراہم کرتی ہے اور سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی کے ذریعے ان مراکز کی حفاظت بھی یقینی بناتی ہے۔

گڑگاؤں میونسپل کارپوریشن سڑکوں پر دھول کنٹرول اور کچرا انتظام ٹھیک طرح سے نہیں کر رہا

'آپریشن کلین ایئر' پہل کے تحت کئے گئے معائنے کے دوران 125 سڑکوں میں سے 34 میں دھول کی سطح بہت زیادہ جبکہ 58 حصوں میں پائی گئی درمیانی دھول

نئی دہلی، (صحافت بیورو): فضائی معیار انتظام کمیشن (سی اے کیو ایم) نے قومی راجدھانی اور آس پاس کے علاقوں میں جاری 'آپریشن کلین ایئر' پہل کے تحت کئے گئے معائنے کے بعد ہفتہ کو کہا کہ گڑگاؤں میونسپل کارپوریشن (ایم سی جی) سڑکوں پر دھول کم کرنے اور کچرا انتظام میں سنگین لاپروائی کر رہا ہے۔ ایک افسر نے جمعہ کو ہوئے معائنے کے بعد بتایا کہ کمیشن نے گریڈڈ ریسپانس ایکشن پلان (گریپ) کے تحت گڑگاؤں میں 125 سڑکوں کے حصوں کا جائزہ لینے کے لئے 17 معائنہ ٹیمیں تعینات کیں۔ ان میں سے 15 ہریانہ اسٹیٹ پولیوشن کنٹرول بورڈ (ایچ ایس پی سی بی) اور دو سینٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) سے تھیں۔ معائنے میں سڑک کی صفائی، دھول کو

دبانے، کچرا جمع ہونے اور کھلے میں جلانے کے واقعات پر توجہ دی گئی۔ زمینی حالات کا دستاویزی ریکارڈ رکھنے کے لئے جیو-ٹیگ اور وقت درج شدہ تصاویر کا استعمال کیا گیا۔ معائنے کے نتائج میں سامنے آیا کہ بڑے پیمانے پر اصولوں کی پاسداری نہیں کی جا رہی تھی۔ سروے کی گئی 125 سڑکوں میں سے 34 میں دھول کی سطح بہت زیادہ پائی گئی، جبکہ 58 حصوں میں درمیانی دھول تھی۔ صرف 29 حصوں میں دھول کی سطح کم درج کی گئی اور صرف چار حصے ایسے تھے جہاں نظر آنے والی دھول نہیں تھی۔ سی اے کیو ایم کے مطابق زیادہ دھول والے کئی حصوں میں میونسپل کارپوریشن کے ٹھوس کچرے (ایم ایس ڈبلیو) اور تعمیر و انہدام کے کچرے کا بھی کافی ذخیرہ دیکھا گیا۔ کھلے میں کچرا جلانے کے کئی واقعات بھی درج کئے گئے، جس سے فضائی آلودگی کی تشویش مزید بڑھ گئی۔ گڑگاؤں کے مختلف وارڈوں اور سیکٹروں میں رہائشی کالونیوں، اندرونی سڑکوں اور مرکزی سڑکوں پر دھول جمع ہونے اور کچرا پھینکنے کے واقعات دیکھے گئے۔ کمیشن نے کہا کہ بغیر انتظام کے کچرے اور کھلے میں جلانے سے مقامی ہوا کا معیار مزید خراب ہوا ہے۔ معائنے کے دوران سی اے کیو ایم نے ایم سی جی کے ذریعہ زمینی سطح پر انتظام کو فوری طور پر مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

'اسکولوں کا معیار بلند کر کے صلاحیت کو نکھارنا ہماری اجتماعی ذمہ داری'

اسمبلی اسپیکر کا ایم سی ڈی اسکولوں کی بحالی پر زور، اعداد و شمار پر بحث کے بجائے بچوں کے مستقبل پر توجہ مرکوز کرنے کی نصیحت

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے کہا ہے کہ اسکولوں کے معیار کو بلند کر کے طلبہ کی صلاحیت کو نکھارنا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ گپتا نے ہفتہ کو روہنی سیکٹر 8 میں واقع دہلی میونسپل کارپوریشن اسکول میں نئی تعمیر شدہ اسمارٹ کلاسوں کا افتتاح کرنے کے بعد کہا کہ اسمارٹ کلاسیں صرف ٹیکنالوجی تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ ہمارے بچوں کی صلاحیت کو نکھارنے اور عوامی تعلیمی نظام میں والدین کا اعتماد دوبارہ قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے میونسپل اسکولوں کی بحالی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پہلے میونسپل کارپوریشن تقریباً 2,000 اسکول چلاتی تھی جن میں قریب 9 لاکھ طلبہ زیر تعلیم تھے، جبکہ موجودہ وقت میں اسکولوں

"میونسپل اسکول والدین کی پہلی پسند بننے چاہئیں، یہاں تعلیم مفت ہے، سہولتیں مفت ہیں اور پانچویں جماعت تک کی ابتدائی تعلیم بچے کی زندگی کی بنیاد ہوتی ہے۔ اسمارٹ کلاسوں اور بہتر تعلیمی ماحول کے ذریعے ہم اس تصور کو بدل سکتے ہیں اور والدین کا اعتماد دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں"

کی تعداد گھٹ کر تقریباً 1,500 رہ گئی ہے اور طلبہ کی تعداد تقریباً 6.58 لاکھ رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعداد و شمار پر بحث کرنے کے بجائے ہمیں موجودہ حقیقت اور ہمارے بچوں کے مستقبل پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ یہ بچے باصلاحیت، قابل اور امکانات سے بھرے ہیں۔ اسکولوں کا معیار بلند کر کے ان کی صلاحیت کو نکھارنا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اسمبلی اسپیکر نے معاشی طور پر کمزور طبقات میں بھی نجی اسکولوں کی بڑھتی ترجیح پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے اسے سرکاری تعلیمی نظام میں کم ہوتے اعتماد کی علامت بتایا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کا بڑھتا ہوا تجارتی رجحان اس صورتِ حال کا بڑا سبب ہے۔ انہوں نے کہا کہ میونسپل اسکول والدین کی پہلی پسند بننے چاہئیں۔ یہاں تعلیم مفت ہے، سہولتیں مفت ہیں اور پانچویں جماعت تک کی ابتدائی تعلیم بچے کی زندگی کی بنیاد ہوتی ہے۔ اسمارٹ کلاسوں اور بہتر تعلیمی ماحول کے ذریعے ہم اس تصور کو بدل سکتے ہیں اور والدین کا اعتماد دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ گپتا نے اساتذہ، اسکول انتظامیہ اور سماجی شراکت داری کے کردار کو بھی نہایت اہم بتایا۔ انہوں نے آر ڈبلیو اے اور مقامی شہریوں سے اسکولوں کا دورہ کرنے، تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور طلبہ کی ترقی کو براہِ راست دیکھنے کی اپیل کی۔

'مندروں کی مسماری اکثر مذہب کے بجائے سیاسی اور معاشی محرکات کے تحت ہوتی تھی'

این سی ای آر ٹی کی درسی کتابوں میں تحریفات اور نظریاتی مداخلتیں تعلیم اور طلباء کیلئے نقصاندہ: ڈاکٹر روچیکا شرما

نئی دہلی، (صحافت بیورو) تاریخ میں بے جا مداخلت اور اس میں تحریف کی سخت مخالفت کرتے ہوئے معروف مورخ ڈاکٹر روچیکا شرما نے نے کہا کہ این سی ای آر ٹی کی درسی کتابوں میں تحریفات اور نظریاتی مداخلتیں تعلیم اور طلباء کے لئے نقصاندہ ہیں۔ انہوں نے انڈین ہسٹری فورم کے زیر اہتمام 'این سی ای آر ٹی کی تاریخ کی درسی کتابوں میں تحریفات اور نظریاتی مداخلتیں' کے عنوان سے ایک ویبینار میں این سی ای آر ٹی کی تاریخ کی درسی کتابوں میں حالیہ تبدیلیوں اور ملک بھر کے لاکھوں طلبہ کے تاریخی فہم اور سماجی ہم آہنگی پر ان کے منفی اثرات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا۔ جاری ریلیز کے مطابق اپنے خطاب میں ڈاکٹر شرما نے کہا کہ 12 سے 14 سال کی عمر کے طلبہ کیلئے این سی ای آر ٹی کا نصاب، خصوصاً عہدِ وسطیٰ کی ہندوستانی تاریخ کے بیان میں واضح طور پر ایک مخصوص نظریاتی جھکاؤ محسوس ہوتا ہے۔ ان کے مطابق مسلم حکمرانوں، بالخصوص سلاطین اور مغلوں کو لوٹ مار، غارت گری اور تباہی پھیلانے والے ظالموں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جبکہ غیر مسلم حکمرانوں کے اسی نوعیت کے اقدامات کو کتابوں میں بہت کم جگہ دی گئی ہے۔ چھٹی جماعت سے آٹھویں کی درسی کتابوں کے معنوی تجزیے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہیکہ یہ طرز بیان ایک خاص ایجنڈے کے تحت دانستہ طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر روچکا شرما نے اعلیٰ ثانوی درسی کتابوں میں ہونے والی تبدیلیوں پر بھی تفصیل سے گفتگو کی، جن میں 11 اور 12 ویں جماعت کی درسی کتب میں ذات برادری کی اصطلاحات کو سماجی حقائق سے بدلنا شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ تبدیلی غیر تاریخی ہے اور ذات پات کے جبری ڈھانچہ کو کمزور کر کے پیش کرتی ہے۔ انہوں نے این سی ای آر ٹی کی طرف سے ماہرین کی کمیٹیوں کی تشکیل پر بھی تشویش ظاہر کی اور کہا کہ ان کمیٹیوں میں ایسے افراد کی موجودگی نصابی فیصلوں کو متاثر کر سکتی ہے جن کی نظریاتی وابستگیاں مشکوک ہیں۔ تاریخ کی کتابوں میں مندروں کے مبینہ انہدام کے موضوع پر بات کرتے ہوئے ڈاکٹر شرما نے اس رجحان کو صرف عہد وسطیٰ کے مسلم حکمرانوں سے جوڑنے کے رویے کو غلط قرار دیا۔ انہوں نے ابتدائی عہد وسطیٰ کے جنوبی ہندوستان، خصوصاً بھکتی دور، کی مثالیں پیش کیں جہاں جین مت اور بدھ مت سے وابستہ مندروں کو فرقہ وارانہ جذبے کے تحت مسمار یا تبدیل کیا گیا۔ ڈاکٹر روچکا شرما نے زور دیا کہ ہندوستان کی جدید تاریخ سے پہلے مذہبی شناخت منقسم نہیں تھی۔ غیر مسلم روایات کے درمیان بھی کافی اختلاف موجود تھے۔ ان کے مطابق مندروں کی مسماری اکثر مذہب کے بجائے سیاسی اور معاشی محرکات کے تحت ہوتی تھی۔ ڈاکٹر شرما نے مغل اور راجپوت سیاسی اتحاد اور تعاون کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے ملک امبر کی جانب سے مراٹھا افواج کے استعمال کی مثالیں دیتے ہوئے کہا کہ زیادہ تر تنازعات میں مذہب کے بجائے سیاسی مصلحت کارفرما تھی۔ انہوں نے چھترپتی شیواجی کو ایک سخت گیر ہندو کے طور پر پیش کیے جانے پر سوال اٹھایا اور کہا کہ ایک متحدہ ہندومت نوآبادیاتی دور کی تشکیل ہے۔ انہوں نے 12 ویں جماعت کی درسی کتب میں آریائی ہجرت کے مباحث سے متعلق جینیاتی مطالعات کی غلط پیش کش پر بھی تشویش ظاہر کی اور خبردار کیا کہ اس طرح کی تحریفات سے تاریخ کو فرقہ وارانہ شکل اختیار کر لینے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ریاستی سرپرستی میں کی جانے والی تحریفات کے مقابلے کے سوال پر ڈاکٹر شرما نے ماہرینِ تعلیم کو درپیش ادارہ جاتی دباؤ کا اعتراف کیا، تاہم انہوں نے اجتماعی اور علمی اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ آئی ایچ ایف کی جانب سے منعقدہ اس ویبینار کے اختتام پر رائد عزام نے اختتامی کلمات ادا کئے اور ڈاکٹر روچیکا شرما اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ڈی ایس ایس بی کیلئے عمر کی حد بڑھانے پر غور کریگی حکومت

وزیر تعلیم آشیش سود کا حتمی فیصلہ ہونے تک امتحانات ملتوی کرنے کا اعلان

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کے وزیر تعلیم آشیش سود نے دہلی سب آرڈینیٹ سروسز سلیکشن بورڈ (ڈی ایس ایس ایس بی) امتحانات کے حوالے سے آج کہا کہ حکومت اب ڈی ایس ایس ایس بی امتحانات کے لیے عمر کی حد بڑھانے پر غور کر رہی ہے اور عمر کی حد پر حتمی فیصلہ ہونے تک امتحانات ملتوی کئے جاتے ہیں۔ بتادیں کہ ڈی ایس ایس ایس بی اُمیدوار طویل عرصے سے ٹیچروں کے امتحانات کیلئے عمر کی حد بڑھانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں عمر کی حد پار کر چکے اُمیدواروں نے دہلی کے وزیر تعلیم آشیش سود سے ملاقات کر کے مسئلے کو حل کرنے کا مطالبہ کیا تھا جس پر آج اہم فیصلہ لیا گیا۔ واضح رہے کہ راجدھانی میں پی آر ٹی/ ٹی جی ٹی/ پی جی ٹی (تینوں زمرہ میں) ٹیچر بننے کی عمر کی حد 30 سال ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ محکمہ کی طرف سے ڈی ایس ایس ایس بی بھرتی میں عمر کی حد میں کمی کرنا لاکھوں بے روزگار نوجوانوں کے ساتھ ساتھ محکمہ تعلیم میں برسوں سے کام کر رہے ہزاروں گیسٹ اساتذہ اور کانٹریکٹ اساتذہ کے ساتھ بھونڈا مذاق کے مترادف ہے۔ جب ایک نوجوان 25-26 سال کی عمر میں پی جی ٹی بننے کی صرف قابلیت حاصل کرتا ہے اور پھر اساتذہ کی بھرتی بھی 4 یا 5 سال بعد نکلے تو وہ نوجوان ایک بھی موقع نہ ملنے پر اوور ایج ہو جاتا ہے لہذا ایسی صورت میں اگر دہلی حکومت نے عمر کی حد بڑھانے کا فیصلہ لیا ہے تو یہ نہ صرف اچھا قدم ہے بلکہ عمر کی حد بڑھ جانے کی وجہ سے امتحان سے محروم ہو رہے امیدواروں کو ایک مرتبہ پھر قسمت آزمانے کا موقع مل سکتا ہے۔

واضح رہے کہ ڈی ایس ایس ایس بی کا امتحان مارچ میں ہونا تھا، لیکن عمر کی حد پار کر چکے (اوور ایج) امیدواروں کے احتجاج اور مطالبات کی روشنی میں حکومت نے یہ فیصلہ لیا ہے۔ اس کے جواب میں دہلی حکومت کے محکمہ تعلیم نے سابقہ حکم کو عارضی طور پر معطل کر دیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ طلباء کے بہترین مفاد میں لیا گیا ہے۔ عمر کی حد کے بارے میں جلد ہی نیا فیصلہ متوقع ہے جس سے ہزاروں امیدواروں کو راحت مل سکتی ہے۔

بتادیں کہ ڈی ایس ایس بی سرکاری بورڈ ہے جو دہلی حکومت کے مختلف محکموں میں خالی عہدوں پر بھرتی کیلئے امتحانات کا انعقاد کرتا ہے۔ اس امتحان کا استعمال دہلی کے سرکاری اسکولوں، کالجوں اور دیگر محکموں کے ملازمین اور افسران کی بھرتی کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس میں اساتذہ، کلرک، اسسٹنٹ، سٹینو گرافر، لیب اسسٹنٹ، نرسیں، وارڈنز اور ٹیکنیکل اسٹاف جیسی مختلف آسامیاں شامل ہیں۔ تاہم ڈی ایس ایس بی میں مختلف ٹی جی ٹی، پی جی ٹی، اور پی آر ٹی کی بھرتیاں شامل ہیں۔

دہلی بی جے پی کے زیر اہتمام راجدھانی کے تمام اسمبلی حلقوں میں 'اٹل اسمرتی سمّیلن' کا انعقاد آج سے

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی پردیش بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر ویریندر سچدیوا نے کہا ہے کہ اتوار سے 31 دسمبر تک دہلی کی تمام 70 اسمبلی حلقوں میں 'اٹل اسمرتی سمّیلن' کا انعقاد ہوگا۔ سچدیوا نے ہفتہ کو یہاں صحافیوں سے کہا کہ اس سمّیلن سلسلے کا افتتاح بی جے پی کے قومی کارگزار صدر نتین نبین نے 25 دسمبر کو کستوربا نگر اسمبلی میں کیا تھا۔ اس موقع پر وہ (سچدیوا)، ایم پی بانسوری سوراج اور رکن اسمبلی نیرج بسویا سمیت پارٹی کے کئی رہنما موجود تھے۔ اب پارٹی کے قومی اور صوبائی سطح کے عہدیداران اور رہنما باقی 69 اسمبلی سطح کے سمّیلنوں کو خطاب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اپنے اصولوں پر چلنے والی پارٹی ہے اور ان اصولوں کی تشکیل اور پرورش میں ڈاکٹر شیاما پرساد مکرجی، پنڈت دین دیال اُپادھیائے اور اٹل بہاری واجپئی کا اہم کردار رہا ہے۔ سچدیوا نے کہا کہ بدلتے وقت کیساتھ پارٹی میں نئے نئے کارکن جڑتے رہتے ہیں اور ایسے تمام کارکنوں کو اٹل جی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے واقف کرا کر ان میں تنظیمی کردار پیدا کرنے کے مقصد سے ان 'اٹل سمرتی سمّیلنوں' کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

ریکھا نے 5,100 خواتین کو 'اجولا' کا تحفہ دیا

اسکیم سے دہلی حکومت کے آلودگی کنٹرول مشن کو مل رہا ہے دوہرا فائدہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے ہفتہ کو پردھان منتری اجولا یوجنا کے تحت 5,100 اہل خواتین میں سلنڈر اور مکمل اجولا سیٹ تقسیم کئے۔ محترمہ گپتا نے تیاگ راج اسٹیڈیم میں منعقدہ پروگرام میں 5,100 اہل خواتین میں سلنڈر اور مکمل اجولا سیٹ تقسیم کئے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ پردھان منتری اجولا یوجنا صرف گیس کنکشن فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے یہ ایک طاقتور مہم ہے جو ہر ماں اور بہن کی زندگی میں وقار، صحت اور صفائی کی روشنی پھیلاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں 2014 میں شروع کی گئی اس اسکیم کے تحت اب تک ملک بھر میں 100 ملین سے زیادہ خاندان مستفید ہو چکے ہیں۔ دہلی میں تقریباً 2.6 لاکھ خاندان بھی اس اسکیم سے مستفید ہوئے ہیں۔ آج 5,100 خواتین کو اجولا کنکشن فراہم کر کے، انکی زندگیوں کو مزید محفوظ، صاف اور باوقار بنانے کی طرف ایک اور اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اجولا یوجنا خواتین میں امن اور عزت نفس کا احساس دلاتی ہے۔ دہلی حکومت خواتین کو بااختیار بنانے اور ان کی صحت کے تحفظ کیلئے پوری طرح پرعزم ہے۔ حکومت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہر اہل عورت اجولا یوجنا سے فائدہ اٹھائے، جس سے ان کی زندگی محفوظ اور صحت مند ہو۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اجولا

منشی پریم چند نے پوری زندگی اردو کی خدمت کے لیے وقف کر دی تھی: پروفیسر شہزاد انجم

غالب انسٹی ٹیوٹ میں بین الاقوامی جشن غالب تقریبات کے دوسرے روز پروفیسر چندر شیکھر، پروفیسر خالد محمود کا اظہار خیال، مشاعرے سے سامعین مسحور

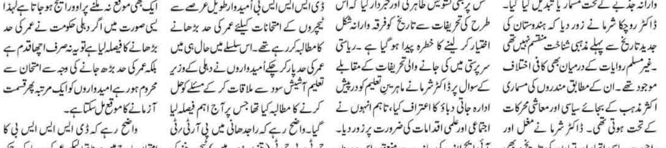

دائیں سے: پروفیسر رجب حبیب اللہ، ڈاکٹر غزالہ شیریں، پروفیسر طارق چھتاری، ڈاکٹر پردیپ جین، پروفیسر ہریش ترویدی، پروفیسر چندر شیکھر، ڈاکٹر خالد علوی، پروفیسر شافع قدوائی۔

نئی دہلی، (صحافت بیورو): غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی جشن غالب تقریبات کے دوسرے دن سمینار 'منشی پریم چند: ذہن زمانہ اور آرٹ' کے 4 تکنیکی اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت صدر شعبۂ فارسی دہلی یونیورسٹی پروفیسر علیم اشرف نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ارباب حل و عقد اس بات کیلئے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے علمی پیاس بجھانے کی سبیل لگائی ہے۔ اس سیشن کی خوبی یہ ہے کہ پریم چند تنقید کے فرسودہ بیانات سے ہٹ کر نئی دریافت کا عمل دکھائی دیتا ہے۔ اس اجلاس میں شین کاف نظام، پروفیسر ثروت خان اور ڈاکٹر جاوید عالم نے مقالے پیش کیے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد مستمر نے ادا کیے۔ دوسرے جلسے کی صدارت سابق صدر شعبۂ فارسی پروفیسر چندر شیکھر نے کی۔ انہوں نے کہا کہ ہر دور میں زبان سیاست کا حربہ رہی ہے چنانچہ انگریزوں کا فارسی کی جگہ اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دینا اس خوف کے نتیجے میں بھی تھا کہ انکے خلاف بغاوت میں اندرونی طاقتوں کو بیرونی تعاون نہ ملے۔ ان کے علاوہ پروفیسر ... ترویدی، ڈاکٹر پردیپ جین، پروفیسر ... ڈاکٹر خالد علوی اور پروفیسر طارق چھتاری نے مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر غزالہ شیریں نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت پریم چند آرکائیو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ڈائرکٹر پروفیسر شہزاد انجم نے کی جس میں انہوں نے کہا کہ یہ بات درست نہیں کہ پریم چند نے اردو سے ہجرت کی۔ ان کی پوری زندگی پیش نظر ہو تو پتا چلے گا کہ انہوں نے ساری زندگی اردو کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ پریم چند کے کچھ کمزور افسانوں کو پڑھنے کے بعد لوگ تاثر دیتے ... انہوں نے اردو افسانوں کو لازوال اور بے مثال کردار دیے ہیں۔ اس جلسے میں پروفیسر غضنفر، پروفیسر سونیا سربھی گپتا، پروفیسر کوثر مظہری اور ڈاکٹر سفینہ بیگم نے مقالات پیش کیے جبکہ نظامت ڈاکٹر جاوید حسن نے کی۔ چوتھے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر خالد محمود نے کہا مجھے بہت خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ کا اس مرتبہ کا سمینار شاعری کے بجائے فکشن ہے۔ اس طرح یہاں ہونے والے سمینار پورے اردو ادب کا احاطہ کرتے ہیں۔ پریم چند ایسے فنکار ہیں جن سے اسکول کے زمانے سے لے کر ریٹائرمنٹ کے ... معراج انہیں کہا ہے۔ اس جلسے میں ڈاکٹر مشتاق صدف، ڈاکٹر محمد اکمل اور ڈاکٹر نیلوفر حفیظ نے مقالات پیش کیے جبکہ نظامت محمد احمد نے کی۔ اس اجلاس کے بعد عالمی مشاعرے کا انعقاد ہوا جس کی صدارت پروفیسر وسیم بریلوی نے کی۔ امیر مہدی (برمنگھم) نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے اور پرویز مظفر، ثاقب فاروقی اور انور کمال نے مہمان اعزازی اور مظفر علی نے مہمان ذی وقار کی حیثیت سے شرکت کی۔ مشاعرے کی نظامت معین شاداب نے کی۔ جن شعرانے اپنا کلام پیش کیا ان میں امیر مہدی ... انور کمال (بحرین)، پروفیسر وسیم بریلوی، شین کاف نظام، ڈاکٹر اعجاز پاپولر میرٹھی، فاروق جائسی، عقیل نعمانی، شمس تبریزی، خورشید حیدر، افضل منگلوری، سلیم امروہوی، راشد جمال فاروقی، ذکی طارق، ڈاکٹر ماجد دیوبندی، اقبال اشہر، سید نظم اقبال، شاہد انجم، ملک زادہ جاوید، معین شاداب، آشکارا خانم 'کشف'، مراد علی قابل ذکر ہیں۔ بین الاقوامی سمینار کے بقیہ اجلاس 28 دسمبر کو صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک ہوں گے۔ شام 6 بجے اردو 'ڈرامہ غالب کی واپسی' پیش کیا جائے گا۔ جسے ... اس کے ہدایت کار ہیں۔

جنوب-مشرقی پولیس نے آپریشن آگھات 3.0 کے تحت 1,306 افراد کو کیا گرفتار

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی پولیس نے جمعہ کی رات اپنے خصوصی آپریشن آگھات 3.0 کے تحت کی گئی ایک بڑی کارروائی میں گاڑی چوروں، جوا کھیلنے والوں، منشیات اور شراب سے متعلق جرائم سمیت دیگر جرائم میں ملوث 1,306 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ یہ مہم ضلع میں جرائم اور غیر قانونی سرگرمیوں پر قابو پانے کے مقصد سے چلائی گئی۔ مہم کے دوران آرمز ایکٹ، ایکسائز ایکٹ، این ڈی پی ایس ایکٹ اور گیمبلنگ ایکٹ سمیت مختلف قوانین کے تحت 285 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ احتیاطی تدابیر کے تحت 504 افراد کو حراست میں لیا گیا جبکہ فہرست میں شامل 116 مجرمانہ کردار کے حامل افراد کو بھی پکڑا گیا۔ پولیس نے 10 پراپرٹی اور 5 گاڑی چوروں کو بھی گرفتار کیا۔ گرفتار شدگان سے برآمد ہوئے سامان میں 21 دیسی پستول، 20 کارتوس اور 27 چاقو شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس نے 12,258 کوارٹر غیر قانونی شراب اور 6.01 کلو گرام گانجہ بھی ضبط کیا ہے۔ جوا کے خلاف کارروائی کے دوران جواریوں سے 2,30,990 روپے کی نقدی برآمد کی گئی۔ اس کارروائی کے نتیجے میں ... 310 موبائل فون ... 231 گاڑیاں ... کی گئی ہیں۔

قابض اسرائیل کی آبادکاری تیز، فلسطینی ریاست کا قیام خطرات سے دوچار

غزہ: فلسطینی مرکز برائے دفاعی اراضی اور مزاحمت آبادکاری نے جاری ایک رپورٹ قابض اسرائیلی حکومت کی ان کارروائیوں پر خبردار کیا ہے جو غیر قانونی آبادکاری مراکز اور چراگاہوں کو باقاعدہ آبادکاری میں تبدیل کرنے کی تیز رفتار کوششوں کی شکل میں جاری ہیں۔ اس کے ذریعے فلسطینی ریاست کے قیام کو ناکام بنانے کی سوچی سمجھی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ اقدام بین الاقوامی قانون اور عالمی قانونی فیصلوں کی صریح خلاف ورزی ہے، جس میں امریکہ کی براہ راست سیاسی حمایت شامل ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ قابض اسرائیلی کابینہ کی سکیورٹی وزارتی کمیٹی نے گذشتہ اتوار کو مغربہ کنارے میں 19 نئی بستیوں کے قیام کی منظوری دی، جسے بین الاقوامی قوانین اور روایات کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا گیا، جبکہ وزیر مالیات بزلئیل سموٹریچ نے اسے "تاریخی فیصلہ" قرار دیا، جس کا مقصد فلسطینی ریاست کے قیام کے ہر امکان کو ناکام بنانا ہے۔

رپورٹ کے مطابق اس منظوری کے بعد گزشتہ تین برسوں میں منظور شدہ بستیوں کی تعداد 69 تک پہنچ گئی ہے، جو آبادکاری کی تیز رفتار توسیع کی مثال ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ کابینہ کی منظوری سے نئی بستیاں مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں پھیلی ہوئی ہیں اور یہ بنیادی طور پر یا تو سنہ 2005ء میں خالی کی گئی بستیوں، یا چراگاہیں اور آبادکاری مراکز، یا موجودہ بستیوں کے حصے ہیں، جنہیں سب کو آزاد بستیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں انہیں بجٹ، بنیادی ڈھانچے اور سرکاری مراعات دی گئی ہیں۔ رپورٹ نے واضح کیا کہ یہ اقدام بنجمن نیتن یاہو کی حکومت کے زیر قیادت ایک تسلسل کے طور پر ہو رہا ہے، جس کا مقصد آبادکاری مراکز کو قانونی حیثیت دینا اور انہیں سرکاری طور پر تسلیم شدہ بستیوں میں تبدیل کرنا ہے، جبکہ پچھلے فیصلوں میں بڑی بستیوں سے چھوٹے علاقوں کی علیحدگی اور متعدد آبادکاری مراکز کی قانونی حیثیت کی تصحیح شامل تھی، جس سے مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کے کنٹرول کا دائرہ بڑھتا رہا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ کچھ تصحیح شدہ بستیوں جیسے "گنیم" اور "کدیم" کی بنیادیں سنہ 1980 کی دہائی میں رکھی گئی تھیں اور بعد ازاں اوسلو معاہدوں کے بعد یہ آزاد آبادکاری کے علاقوں میں تبدیل ہوگئیں۔ یہ دونوں سیکٹر (A) اور (B) علاقوں میں واقع ہیں۔

یہ یہودی بستیاں فلسطینی علاقوں کی جغرافیائی یکجہتی کو کاٹنے میں مدد فراہم کرتی ہیں، خاص طور پر مغربی کنارے کے شمال میں، ایسے علاقوں میں جو "ڈس انگیجمنٹ" قانون کے تحت اسرائیلی موجودگی سے آزاد تھے، جس کے نتیجے میں سنہ 2005 میں وہاں چار بستیوں کو منہدم اور خالی کیا گیا۔

رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ غیر قانونی آبادکاری مراکز اور گرد چراگاہوں کو بستیوں میں تبدیل کرنے کی پالیسی موجودہ بستیوں کی توسیع کے منصوبوں کے ساتھ جاری ہے، جس میں سیکڑوں نئی رہائشی یونٹیں شامل کی جا رہی ہیں اور یہ ایک جامع آبادکاری منصوبے کا حصہ ہے جس کا مقصد فلسطینی زمین پر مزید قبضہ جمانا ہے۔ اسی سلسلے میں رپورٹ نے بتایا کہ وزیر مالیات بزلئیل سموٹریچ نے گذشتہ منگل کی شام وزیر دفاع یسرائیل کاٹز کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے، جس کے تحت قابض فوج کی چھاؤنیوں کو بستی "بیت ایل" سے باہر منتقل کیا جائے گا، تاکہ رام اللہ اور البیرہ کے زمینوں پر یہودی بستیوں کا رقبہ دگنا کیا جا سکے۔ "بیت ایل" مغربی کنارے کے وسط میں ایک اہم بستی ہے، جس میں وزارت دفاع کی "سول ایڈمنسٹریشن" کا مرکزی دفتر شامل ہے، جو ایک فوجی حکومتی ادارہ ہے جو مغربی کنارے کے امور کی نگرانی کرتا ہے۔ قابض اسرائیل کے قبضے اور آبادکاری کی پالیسیوں کو مضبوط کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔

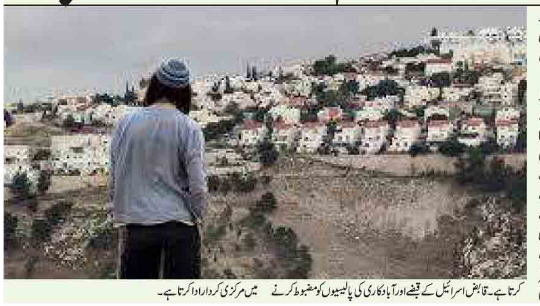

کانگریس کا 5 جنوری سے 'منریگا بچاؤ' آندولن کا اعلان

سی ڈبلیو سی کی میٹنگ میں دیہی مزدوروں کے وقار اور کام کے حق کے تحفظ کے لیے متحد ہونے کا عہد

نئی دہلی، (صحافت بیورو): کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مہاتما گاندھی نیشنل رورل امپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کی جگہ نیا قانون لانے پر مودی حکومت کی سخت نکتہ چینی کی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے منریگا کو بحال کرنے اور مزدوروں کے مفادات کے تحفظ کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے 5 جنوری سے ملک گیر منریگا بچاؤ آندولن شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ہفتہ کے روز پارٹی کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز باڈی کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیو سی) کی میٹنگ کے بعد پارٹی کے صدر ملکارجن کھڑگے اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا۔ کھڑگے نے کہا کہ میٹنگ میں منریگا کو ہر قیمت پر بحال کرنے اور دیہی مزدوروں کے وقار اور کام کے حق کے تحفظ کے لیے متحد ہونے کا عہد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ورکنگ کمیٹی نے منریگا کے مسئلہ پر وسیع تبادلہ خیال کیا اور منریگا سے مہاتما گاندھی کا نام ہٹانے اور لوگوں کے حقوق کو خیرات میں بدلنے کی سختی سے مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔ کانگریس پارٹی منریگا کی بحالی کے لیے سڑکوں سے پارلیمنٹ تک لڑے گی۔ کانگریس صدر نے کہا کہ موجودہ حکومت نے خود تسلیم کیا ہے کہ نیتی آیوگ نے منریگا کو مستقل اثاثہ بنانے والی اور روزگار فراہم کرنے والی اسکیم قرار دیا تھا۔ سی اے جی کی رپورٹ میں بھی منریگا کی تعریف کی گئی ہے۔

منریگا کو ختم کرنا ریاستوں کے حقوق پر حملہ ہے: راہل

کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے الزام لگایا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے ارب پتی دوستوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے غریبوں کے حقوق پر حملہ کیا ہے اور لاکھوں لوگوں کو منریگا کے تحت حاصل ہونے والے کم از کم اجرت کی ضمانت کے حق سے محروم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ریاستوں پر بھی مرکزی حکومت کا حملہ ہے اور یہ حقوق غصب کرنے کا کام ہوا ہے جس سے ملک کو نقصان پہنچے گا۔ اس کے ذریعے مرکزی حکومت ریاستوں سے پیسہ چھین رہی ہے، جو ملک کے عام لوگوں اور وفاقی ڈھانچے کے خلاف ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا کہ منریگا حقوق پر مبنی پروگرام ہے اور اس کے فوائد ملک کے لاکھوں غریبوں کو روزگار کی ضمانت کی شکل میں فراہم کیے جا رہے ہیں۔ تاہم حکومت نے ان کے حقوق چھین لیے ہیں۔

مودی حکومت غریبوں کے حقوق سلب کر رہی ہے: کھرگے

کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے منریگا کو ختم کرنے، خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے ذریعے لوگوں کو حق رائے دہی سے محروم کرنے اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) جیسے اداروں کے غلط استعمال کو جمہوریت کے لیے خطرناک قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف ملک گیر تحریک کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح زرعی قوانین کو واپس لینے کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالا گیا تھا، اسی طرح منریگا کی بحالی کے لیے بھی مؤثر حکمت عملی پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ مودی حکومت غریبوں کے حقوق سلب کر رہی ہے اور آئین کی جانب سے دیے گئے حقوق سے محروم کر کے آمریت مسلط کر رہی ہے۔ ای ڈی جیسے اداروں کا غلط استعمال کر کے اپوزیشن کی شبیہ خراب کی جا رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس اسکیم سے کووڈ کی عالمی وباء کے دوران بے گھر ہونے والے مزدوروں کی بہت مدد ملی ہے۔ یہ اسکیم نہ ہوتی تو لاکھوں لوگ فاقہ کشی کے شکار ہو سکتے تھے۔ کانگریس صدر نے کہا کہ منریگا سب کے لیے فائدہ مند رہی ہے، اس سے روزگار فراہم ہوا، مزدوروں کی نقل مکانی کم ہوئی اور غریبوں کو بڑے پیمانے پر بااختیار بنایا گیا ہے۔ غریبوں کو اس کا فائدہ ہو رہا تھا اور جن لوگوں کو کہیں مزدوری نہیں مل رہی تھی انہیں منریگا کے تحت روزگار مل رہا تھا لیکن مودی حکومت نے ان کے کام کا حق چھین لیا ہے۔ منریگا پر انحصار کرنے والے غریبوں میں غصہ ہے اور یہ غصہ مودی حکومت پر بھاری پڑے گا۔ جس طرح کانگریس اور دیگر اپوزیشن پارٹیوں نے 3 کسان مخالف زراعتی قوانین کے خلاف جنگ لڑی، حکومت کو انہیں واپس لینے پر مجبور کیا، وہی لڑائی منریگا کی بحالی کے لیے لڑی جائے گی۔

اسرائیل کے برعکس ٹرمپ کا
صومالی لینڈ کو آزاد مسلم ملک، تسلیم کرنے سے انکار

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے صومالی لینڈ کو بہ طور آزاد ریاست تسلیم کرنے کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ فی الحال ایسی کسی تجویز کی حمایت نہیں کرتے۔ نیویارک پوسٹ کو دیے گئے ایک حالیہ انٹرویو میں جب صدر ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا ان کی انتظامیہ صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو ان کا مختصر جواب تھا 'نہیں'۔ مسٹر ٹرمپ نے اپنے مخصوص انداز میں اس معاملے پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے سوال کیا کہ کیا واقعی کوئی جانتا بھی ہے کہ صومالی لینڈ کیا ہے؟ واضح رہے کہ جمعہ کو امریکہ کا اہم اتحادی ملک اسرائیل صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے والا پہلا ملک بن گیا تھا، جب کہ سعودی عرب نے اسرائیل کے اس اقدام کو مسترد کیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے کہا تھا کہ اسرائیل فوری طور پر صومالی لینڈ کے ساتھ زراعت، صحت، ٹیکنالوجی اور معیشت کے شعبوں میں تعاون کا خواہاں ہے۔ انھوں نے ایک بیان میں صومالی لینڈ کے صدر عبدالرحمن محمد عبداللہ کو مبارک باد دی، ان کی قیادت کی تعریف کی اور انھیں اسرائیل کے دورے کی دعوت دی۔ مصر نے اسرائیل کے اعلان کے بعد شاخ افریقہ میں پیدا ہونے والی صورت حال کو 'خطرناک پیش رفت' قرار دیا اور صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کے اسرائیلی فیصلے کی مذمت کی۔

(متعلقہ خبر صفحہ 2 پر)

افریقی یونین اور صومالیہ کی اسرائیل کی صومالی لینڈ کو تسلیم کرنے کی مخالفت

افریقی یونین کمیشن کے چیئر پرسن محمود علی یوسف نے اسرائیل کی طرف سے صومالی لینڈ کو ایک آزاد ملک کے طور پر تسلیم کرنے پر تشویش کا اظہار کیا اور سختی سے کہا کہ افریقی یونین کمیشن کسی بھی ایسے اقدام یا کارروائی کو مسترد کرتا ہے جو صومالی لینڈ کو ایک آزاد ملک کے طور پر تسلیم کرنے کی کوشش کرتا ہو۔ انہوں نے یاد دلایا کہ صومالی لینڈ وفاقی جمہوریہ صومالیہ کا اٹوٹ انگ ہے اور صومالیہ کے اتحاد، خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوئی بھی کوشش افریقی یونین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ یہ براعظم میں امن اور استحکام کے لیے سنگین اور دور رس نتائج کے ساتھ ایک خطرناک نظیر قائم کر سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ امن قائم کرنے، ریاستی اداروں کو مضبوط کرنے اور جامع طرز حکمرانی کو فروغ دینے کے لیے صومالی انتظامیہ کی کوششوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

اترپردیش میں ایس آئی آر کے دوران 2.89 کروڑ نام حذف

لکھنؤ اور غازی آباد سب سے زیادہ متاثر، تازہ خبر سے سیاسی اور انتظامی سرگرمیاں تیز

لکھنؤ، (ایجنسیاں): اتر پردیش میں جاری ایس آئی آر کے دوران بڑی خبر سامنے آ رہی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ ایس آئی آر کے دوران ریاست بھر میں 2.89 کروڑ افراد کے نام حذف کیے گئے ہیں، جن میں سب سے زیادہ تعداد لکھنؤ اور غازی آباد کی ہے۔ صرف لکھنؤ میں ہی 30 فیصد نام نکال دیے گئے ہیں، جس کے باعث ضلع میں سیاسی اور انتظامی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ حکومت نے واضح کر دیا ہے کہ اب ایس آئی آر عمل میں وقت کی کوئی توسیع نہیں دی جائے گی۔ حتمی ڈرافٹ 31 دسمبر کو ہی جاری کیا جائے گا۔ ایس آئی آر عمل مکمل کرنے کی پہلی آخری تاریخ 4 دسمبر تھی، جسے دو بار بڑھایا گیا، تاہم اب جمعہ کے روز یہ مہلت بھی ختم ہو چکی ہے۔ گزشتہ 14 دنوں میں ایس آئی آر میں صرف 2 لاکھ نئے نام شامل ہوئے ہیں، جبکہ حذف کیے گئے ناموں کی تعداد اس کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ اسی وجہ سے اپوزیشن جماعتوں کی نظریں بھی اس ڈرافٹ پر جمی ہوئی ہیں۔ اصل توجہ اس بات پر ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں نام خارج ہونے کے بعد جب حتمی فہرست سامنے آئے گی تو ریاست میں ووٹرز کی مجموعی تعداد میں کتنا فرق پڑتا ہے۔ واضح رہے کہ 14 دن قبل الیکشن کمیشن نے این ڈی ٹی وی کو بتایا تھا کہ 2.91 کروڑ نام حذف کیے جانے تھے، کیونکہ اتنے افراد نے اپنے فارم جمع نہیں کرائے تھے۔ اسی مدت میں صرف 2 لاکھ نئے فارم موصول ہوئے، جس کے بعد حتمی تعداد کم ہو کر 2.89 کروڑ رہ گئی۔

اتنے نام کیوں کاٹے جا رہے ہیں؟ بڑی تعداد میں نام حذف ہونے کی بنیادی وجہ یہ سمجھی جا رہی ہے کہ دیہی علاقوں سے روزگار کی تلاش میں بڑے شہروں میں آنے والے افراد نے دو جگہ ووٹر آئی ڈی بنوالی تھیں۔ اس بار گہری جانچ (اسکروٹنی) کے بعد ڈپلیکیٹ اندراجات کو حذف کیا گیا ہے۔ چونکہ زیادہ تر لوگوں نے اپنے مستقل دیہی پتے پر ووٹر شناخت برقرار رکھنے کو ترجیح دی، اس لیے لکھنؤ اور دیگر شہروں میں بڑی تعداد میں نام فہرست سے خارج ہو گئے۔

آسام میں ڈرافٹ ووٹر لسٹ شائع
4.80 لاکھ ووٹروں کے نام ہٹا دیے گئے

گوہاٹی: (ایجنسی) آسام میں انتخابی ماحول زور پکڑنے لگا ہے۔ الیکشن کمیشن نے ہفتہ 27 دسمبر کو ووٹر لسٹ کا مسودہ شائع کیا۔ اس عمل میں 478,992 فوت شدہ ووٹرز کے ناموں کی شناخت کی گئی اور مناسب تصدیق کے بعد انہیں ہٹا دیا گیا۔ حکام کے مطابق، مسودہ فہرست میں ریاست بھر میں کل 25,202,775 ووٹرز شامل ہیں، جن میں 12,572,583 مرد ووٹر، 12,628,662 خواتین ووٹرز اور 379 ووٹر "دیگر" زمرہ میں شامل ہیں۔ آسام میں نئے سال کے شروع میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس سے پہلے ریاست میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی میں گھر گھر ووٹروں کی تصدیق اور مسودہ ووٹر لسٹ کی تیاری شامل تھی، جس میں 992,478 ووٹروں کے ناموں کو ہٹا دیا گیا تھا۔ مسودہ ووٹر لسٹ کی اشاعت کے بعد، ووٹر اب 22 جنوری 2026 تک دعوے اور اعتراضات دائر کر سکتے ہیں۔

آسام کے قبائلی برادریوں کے مسائل کا جلد حل نکالا جائے گا: امت شاہ

نئی دہلی، (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے آسام کی رابھا، مسنگ اور تیوا برادریوں کے نمائندہ وفود کو یقین دلایا ہے کہ ان کے دیرینہ مسائل کا جلد اور مستقل حل تلاش کیا جائے گا۔ جمعہ کو نئی دہلی میں ان تینوں برادریوں کے وفود نے وزیر داخلہ سے اہم ملاقات کی۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی موجودگی میں ہونے والی اس ملاقات کے بعد امت شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (ٹویٹر) پر تفصیلات شیئر کیں۔ وزیر داخلہ نے اعلان کیا کہ وزارت داخلہ جلد ہی ایک سینئر افسر کا تقرر کرے گی جو ان برادریوں کے مسائل کا جائزہ لے کر ایک خوشگوار اور پائیدار حل کی سمت میں کام کرے گا۔ امت شاہ نے کہا، "میں نے ان کے مطالبات کو غور سے سنا ہے اور انہیں یقین دلایا ہے کہ ان کے حقیقی خدشات کو دور کیا جائے گا۔ مودی حکومت قبائلی حقوق کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے۔ قابل ذکر ہے کہ رابھا، مسنگ اور تیوا برادریوں کے لوگ طویل عرصے سے اپنی خودمختار کونسلوں کو آئینی درجہ دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

دہلی میں 11 کے بجائے اب ہوں گے 13 اضلاع

جلد ہی تعینات کیے جائیں گے 13 ڈی ایم اور 39 ایس ڈی ایم

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی حکومت جلد ہی راجدھانی میں نئے انتظامی ڈھانچے کے تحت عہدیداروں کی تقرری کے احکامات جاری کرنے والی ہے۔ اس فیصلے کے مطابق 13 اضلاع کے لیے 13 آئی اے ایس افسران کو ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) اور 39 سب ڈویژنوں کے لیے 39 سینئر افسران کو سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) بنایا جائے گا۔ 'ٹائمز آف انڈیا' کے مطابق افسران نے بتایا کہ یہ عمل آخری مراحل میں ہے اور جلد ہی اس کے احکامات جاری ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ حال ہی میں دہلی کے انتظامی ڈھانچے میں بڑی تبدیلی کی گئی ہے۔ پہلے دہلی میں 11 اضلاع اور 33 سب ڈویژن تھے، لیکن اب اسے بڑھا کر 13 اضلاع اور 39 سب ڈویژن کر دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی سے متعلق کابینہ کے فیصلے کو لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کی منظوری مل چکی ہے۔ اس کے بعد اب نئے اضلاع اور سب ڈویژنوں کے لیے افسران کی تعیناتی کی جا رہی ہے۔

افسران کے مطابق اب تک یہ واضح نہیں ہے کہ موجودہ ڈی ایم اور ایس ڈی ایم اپنے موجودہ عہدوں پر برقرار رہیں گے یا انہیں دوسرے اضلاع میں بھیجا جائے گا۔ کچھ افسران نئے بھی تعینات ہو سکتے ہیں۔ ایک افسر نے بتایا کہ کئی موجودہ افسران ممکنہ طور پر اپنے عہدوں پر برقرار رہیں گے، کیونکہ انہوں نے اب تک اپنے موجودہ عہدوں پر اپنی 2 سالہ مدت پوری نہیں کی ہے۔ حکومت نے نئے ڈی ایم اور ایس ڈی ایم کے لیے دفتری انتظامات کی تیاری بھی کر لی ہے۔ افسران نے بتایا کہ 13 ڈی ایم اور 39 ایس ڈی ایم کے لیے دفاتر کی میپنگ مکمل ہو چکی ہے۔

ابتدائی طور پر یہ تمام افسران ان دفاتر کے احاطے سے کام کریں گے، جہاں فی الحال 11 اضلاع کے ڈی ایم کے دفاتر ہیں۔ ان مقامات پر عارضی طور پر نئے افسران کے لیے جگہ کا تعین کر لیا گیا ہے۔ بعد میں ضرورت کے مطابق نئے دفاتر بھی بنائے جائیں گے۔ جیسے ہی تقرری کے احکامات جاری ہوں گے، افسران چارج سنبھال لیں گے اور نئے ضلع اور سب ڈویژن کی حدود کے مطابق کام شروع کر دیں گے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس تبدیلی کے دوران عام لوگوں کو ملنے والی خدمات میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔

خاص طور سے دستاویزات کی رجسٹریشن یعنی رجسٹری سے متعلق خدمات کو بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھنے کے لیے موجودہ سب۔رجسٹرار دفاتر فی الحال اپنے پرانے نظام کے تحت کام کرتے رہیں گے۔ حکومت نے یہ بھی بتایا کہ 22 موجودہ سب۔رجسٹرار دفاتر کو بڑھا کر 39 کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے لیکن اسے نافذ کرنے کے لیے الگ سے نوٹیفکیشن بعد میں جاری کیا جائے گا۔

قابض اسرائیلی سپریم کورٹ فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کے لیے صہیونی ریاست کا آلہ بن گئی

غزہ: قابض اسرائیلی سپریم کورٹ نے شمال مغربی کنارے کے شہر طولکرم کے مشرق میں واقع نور شمس پناہ گزین کیمپ میں 25 شہری رہائشی عمارتیں مسمار کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ فیصلہ جبری بے دخلی کی ان صہیونی ریاستی پالیسیوں کے تسلسل کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے جن کا مقصد پناہ گزینوں کو ان کے کیمپوں میں واپسی سے روکنا ہے حالانکہ خود قابض اسرائیلی استغاثہ نے بھی تسلیم کیا ہے کہ نشانہ بنائی گئی عمارتیں مکمل طور پر شہری نوعیت کی ہیں۔

انسانی حقوق کے ادارے مرکز عدالہ نے جمعہ کے روز جاری بیان میں بتایا کہ عدالت نے 24 دسمبر سنہ 2025ء کی رات گئے نور شمس کیمپ اور اس کے ملحقہ علاقوں کے مکینوں کی جانب سے دائر کی گئی درخواست مسترد کر دی جو مرکز عدالہ کے تعاون سے قابض اسرائیل کی فوج کے ان احکامات کے خلاف دی گئی تھی جن کے تحت کیمپ میں تقریباً 25 رہائشی عمارتیں مسمار کی جانی ہیں۔

مرکز کے مطابق یہ فیصلہ ججوں ڈیوید مینٹس، یاعیل فیلنر اور عوفر گروسکوپف پر مشتمل عدالتی بینچ نے صادر کیا۔ اسی روز صبح ہونے والی سماعت کے دوران عدالت نے قابض اسرائیلی استغاثہ اور فوجی انٹیلی جنس کی جانب سے فراہم کردہ خفیہ مواد اور معلومات پر انحصار کیا جن تک نہ درخواست گزاروں کو رسائی دی گئی اور نہ ہی دفاعی ٹیم کو اور انہیں مسماری کے جواز کے لیے کافی قرار دے دیا گیا۔

مرکز عدالہ نے واضح کیا کہ نام نہاد صہیونی عدالت نے قابض اسرائیلی فوج کے اس موقف کو تسلیم کر لیا کہ مسماری کے احکامات مبینہ طور پر جائز عسکری ضرورت پر مبنی ہیں حالانکہ سماعت کے دوران استغاثہ نے خود اعتراف کیا تھا کہ یہ عمارتیں خالصتاً شہری رہائش گاہیں ہیں جنہیں کسی عسکری مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جا رہا اور ان کا تعلق ایسے خاندانوں سے ہے جن کا کسی بھی عسکری سرگرمی سے کوئی واسطہ نہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ ریاست نے اس فیصلے کا جواز کیمپ کے اندر مستقبل کی ممکنہ عسکری نقل و حرکت کو آسان بنانے کے دلائل سے پیش کیا نہ کہ کسی فوری یا ناگزیر عسکری ضرورت کی بنیاد پر۔ اس کے ساتھ یہ اعتراف بھی کیا گیا کہ مسماری پر عمل درآمد کی کوئی فوری ضرورت نہیں اور یہ علاقہ ایک سال سے زائد عرصے سے کسی بھی قسم کی لڑائی سے خالی ہے۔

اس کے باوجود عدالت نے ان دلائل کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ فوجی قیادت کو اس معاملے میں وسیع اختیارات حاصل ہیں اور عدالتی مداخلت صرف غیر معمولی حالات میں ہی ممکن ہے جو اس مقدمے میں اس کے نزدیک موجود نہیں۔

عدالت نے کیمپ کے مکینوں کی جانب سے بنیادی حقوق کی پامالی سے متعلق دلائل کو بھی مسترد کر دیا جو مرکز عدالہ کی قانونی ڈائریکٹر، وکیل ڈاکٹر سہاد بشارہ نے پیش کیے تھے۔ عدالت نے 72 گھنٹے کی وہ مہلت کافی قرار دی جو خاندانوں کو اپنے سامان کے انخلا کے لیے دی گئی ہے حالانکہ کیمپ کے مکین مہینوں سے جبری نقل مکانی کی اذیت سے دو چار ہیں۔

عدالت نے فیصلہ دیا کہ مسماری کے احکامات پر 27 دسمبر سنہ 2025ء کے بعد عمل درآمد شروع کیا جائے گا اور ساتھ یہ اشارہ بھی دیا کہ سکیورٹی حالات سے مشروط انفرادی درخواستوں پر اضافی غور کیا جا سکتا ہے۔

سماعت کے دوران مرکز عدالہ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ فیصلہ بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت ممنوع اور مستقل جبری بے دخلی کی راہ ہموار کرتا ہے خاص طور پر اس لیے کہ کیمپ کے تمام مکین محفوظ شہری شمار ہوتے ہیں اور ان کی املاک بین الاقوامی معیار کے مطابق تحفظ کی حق دار ہیں۔

ڈاکٹر سہاد بشارہ نے کہا کہ فوج کے دلائل بین الاقوامی انسانی قانون کی دفعات سے ہم آہنگ نہیں ہیں بالخصوص اس اعتراف کی روشنی میں کہ مسمار کی جانے والی جگہوں پر دوبارہ تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی جس کا عملی مطلب یہ ہے کہ مکینوں کو اپنی زمینوں پر واپسی سے روکا جا رہا ہے اور کیمپ کو اس کے باشندوں سے خالی کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ مجوزہ مسماریوں پر عمل درآمد اور اس سے قبل کی گئی کارروائیوں کے نتیجے میں کیمپ کی تقریباً 50 فیصد عمارتیں تباہ یا شدید متاثر ہوں گی جبکہ کسی متبادل رہائش کا انتظام موجود نہیں اور خاندانوں کو نہ اپنے حالات سنبھالنے کا موقع ملا ہے اور نہ ہی اپنا سامان نکالنے کا جس کے باعث سیکڑوں افراد بے گھر ہو جائیں گے۔

یہ فیصلہ شمالی مغربی کنارے کے پناہ گزین کیمپوں میں وسیع پیمانے پر مسماریوں کی ان عدالتی منظوریوں کا حصہ ہے جو قابض اسرائیل کی عدالتیں عمومی سکیورٹی بہانوں اور ناقابلِ چیلنج خفیہ مواد کی بنیاد پر دیتی آ رہی ہیں۔ یہ رویہ ایک منظم پالیسی کی عکاسی کرتا ہے جس کا مقصد جبری بے دخلی اور واپسی کی ممانعت ہے جو بین الاقوامی انسانی قانون اور شہریوں کے تحفظ کے اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ چوتھی درخواست ہے جو مرکز عدالہ نے گزشتہ مہینوں میں جنین، نور شمس اور طولکرم کے پناہ گزین کیمپوں میں اجتماعی مسماری کے احکامات کے خلاف دائر کی ہے تاہم قابض اسرائیل کی سپریم کورٹ نے سابقہ مقدمات کی طرح اس بار بھی مداخلت سے گریز کرتے ہوئے انہیں فوجی قیادت کے دائرہ اختیار میں شامل قرار دیا ہے۔

’طوفان الاقصیٰ‘ کی دوسری روایت فلسطینی قوم کی روح اور جدوجہد کی نئی تصویر کی عکاس ہے: عزت الرشق

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت ”حماس“ کے سینئر رہنما عزت الرشق نے کہا ہے کہ معرکہ طوفان الاقصیٰ کی دوسری روایت، جو دو سالہ ثابت قدمی کے بعد آٹھ ابواب میں شائع ہوئی ہے اس فلسطینی انسان کی اصل روح کی بھرپور عکاسی کرتی ہے جو اپنی سرزمین سے جڑا ہوا ہے، اپنی مزاحمت کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہے اور اپنے وطن اور مقدسات کی آزادی کے لیے کوشاں ہے۔ عزت الرشق نے وضاحت کی کہ یہ ابواب اس تلخ حقیقت کا سچا اظہار ہیں جس کا سامنا فلسطینی عوام کو سات دہائیوں سے زائد عرصے سے ایک فاشسٹ قبضے اور نوآبادیاتی استعماری نظام کے تحت رہا ہے اور یہ ایک ایسی زندہ دھڑکن ہیں جو ناقابل تنسیخ تاریخی حقوق کی پختہ حقیقت کو مجسم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طوفان الاقصیٰ کوئی عارضی واقعہ یا اچانک حملہ نہیں تھا بلکہ فلسطینی جدوجہد کی تاریخ میں ایک فیصلہ کن موڑ ہے جس نے تصفیے، مٹانے اور نظر انداز کرنے کی طویل کوششوں کے بعد قابض اسرائیل کے ساتھ تصادم کی نئی مساوات قائم کی۔ عزت الرشق کے مطابق یہ لمحہ ایک اخلاقی صدمہ ثابت ہوا جس نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور بہت سے لوگوں کو جدید دور کے بدترین اور طویل ترین نوآبادیاتی قبضے کی اصل حقیقت پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ روایت ایک واضح پیغام دیتی ہے کہ فلسطین کا قضیہ قومی آزادی، عدل، آزادی اور انسانی وقار کا قضیہ ہے اور یہ ایسی قوم کا معاملہ ہے جو اپنے اصولوں، حقوق اور مقدسات پر ڈٹے ہوئے ہیں اور اپنے حق خود ارادیت کے حصول کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس روایت کے ابواب میں غزہ کا خطہ شاندار مزاحمت کا میدان بن کر ابھرا ہے اور بہادری اور صبر کی ایک منفرد مثال پیش کرتا ہے۔ غزہ کی جانب سے دکھائی جانے والی افسانوی ثابت قدمی اس بات کی زندہ گواہ ہے کہ فلسطینی عوام جبری بے دخلی کے منصوبوں کو مسترد کرتے ہیں اور قابض اسرائیل کی سفاکیت اور جرائم کو بے نقاب کرتے ہیں۔ عزت الرشق نے کہا کہ یہ روایت اس صہیونی بیانیے کو زمین بوس کر دیتی ہے جسے امریکی انتظامیہ اور بعض مغربی ممالک کی پشت پناہی حاصل ہے اور جس کے ذریعے قابض اسرائیل کی کہانی کو سچ اور صداقت کی قیمت پر فروغ دینے کی ناکام کوشش کی گئی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس روایت کا عالمی پیغام فلسطینی حق کو از سر نو مضبوط کرتا ہے اور اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ مزاحمتی قوتیں کوئی عارضی یا حاشیے پر موجود عنصر نہیں بلکہ فلسطینی قومی تانے بانے کا لازمی حصہ ہیں جنہیں نظر انداز یا الگ نہیں کیا جا سکتا۔ عزت الرشق نے کہا کہ اس روایت کے ابواب ایک ایسے دردناک واقعے سے لکھے گئے ہیں جو قابض اسرائیل کے زیر سایہ ڈٹے ہوئے عوام نے جھیلا، یہ ایک ایسی یادداشت سے تشکیل پائے ہیں جو فراموش نہیں ہوتی، شہدا کے خون، زخمیوں کے درد اور دو برس تک عوام اور ان کی مزاحمت کے درمیان جڑے رہنے کی داستانوں سے عبارت ہیں۔ انہوں نے آخر میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ طوفان الاقصیٰ کی کہانی اپنے آٹھ ابواب پر ختم نہیں ہوتی بلکہ فلسطینی عوام کے اپنی زمین اور مقدسات سے تعلق کے ساتھ آگے بڑھتی ہے، مقبوضہ سرزمین کے ہر گوشے میں جاری رہتی ہے، اپنے عرب اور اسلامی پس منظر سے جڑی رہتی ہے اور دنیا بھر کے آزاد انسانوں کے ساتھ ہم آہنگی میں آزادی کے حصول، زمین کی مکمل آزادی، بالخصوص القدس اور مسجد الاقصیٰ کی رہائی اور مکمل خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام تک جاری رہے گی جس کا دار الحکومت القدس ہو گا۔ واضح رہے کہ حماس نے گزشتہ بدھ کے روز معرکہ طوفان الاقصیٰ سے متعلق اپنی دوسری روایت عربی اور انگریزی زبان میں شائع کی تھی جس کا عنوان تھا: ہماری روایت: طوفان الاقصیٰ۔ دو سالہ ثابت قدمی اور عزم آزادی“ رکھا گیا تھا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا یہ معرکہ محض ایک عسکری کارروائی نہیں بلکہ ایک ایسی بیداری اور تاریخی احیا کی گھڑی ہے جس میں ایک قوم نے جھوٹ اور شکست کو مسترد کر دیا۔ یہ روایت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب قابض اسرائیل کی جانب سے سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پر مسلسل جارحیت جاری ہے، جس کے نتیجے میں دسیوں ہزار فلسطینی شہید، زخمی اور لاپتہ ہو چکے ہیں، وسیع پیمانے پر تباہی، اجتماعی بے دخلی اور ایک بے مثال انسانی بحران نے جنم لیا ہے۔

العودہ ہسپتال محدود ایندھن ملنے کے بعد معمول کی سرگرمیوں کی بحالی کی جانب گامزن

غزہ: غزہ میں النصیرات میں واقع العودہ ہسپتال جو غزہ کے وسطی خطے میں خدمات انجام دیتا ہے نے اعلان کیا ہے کہ عالمی ادارہ صحت کے ذریعے محدود مقدار میں ایندھن پہنچنے کے بعد اس نے دوبارہ معمول کے مطابق کام شروع کر دیا ہے۔ یہ پیش رفت اس اعلان کے بعد سامنے آئی ہے جس میں ہسپتال انتظامیہ نے ایندھن کی شدید قلت کے باعث اپنی بیشتر خدمات عارضی طور پر معطل کرنے کا اعلان کیا تھا جبکہ صرف بنیادی شعبے مثلاً ایمرجنسی کو فعال رکھا گیا تھا۔ العودہ ہیلتھ اور سماجی تنظیم کے پروگرام ڈائریکٹر احمد مہنا نے جمعہ کے روز اس سے قبل بتایا تھا کہ جنریٹرز چلانے کے لیے درکار ایندھن ختم ہو جانے کے باعث ہسپتال کی زیادہ تر خدمات عارضی طور پر معطل کر دی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت صرف انتہائی ضروری خدمات فراہم کی جا رہی ہیں جن میں ایمرجنسی، زچگی اور بچوں کے شعبے شامل ہیں اور کم از کم سطح پر خدمات کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے ہسپتال انتظامیہ کو ایک بجلی کا جنریٹر کرائے پر لینا پڑا۔ احمد مہنا نے وضاحت کی کہ ہسپتال کو معمول کے مطابق یومیہ ایک ہزار سے بارہ سو لیٹر ڈیزل درکار رہتا ہے جبکہ اس وقت دستیاب ذخیرہ صرف آٹھ سو لیٹر کے قریب ہے۔

قباطیہ میں کرفیو نافذ، چھاپے، گرفتاریاں اور سفاکانہ تخریب کاری، قابض اسرائیل کی مغربی کنارے میں کارروائیاں تیز

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے ہفتے کی صبح مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں اپنے چھاپوں میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے جبکہ جمعہ کی شام سے جنین کے جنوب میں واقع قباطیہ بلدہ میں مسلسل دراندازی جاری ہے اور وہاں مکمل کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ قباطیہ میں قابض اسرائیلی فوج نے علاقے کے مختلف محلوں میں بھاری نفری تعینات کر رکھی ہے اور درجنوں گھروں پر وسیع پیمانے پر چھاپے مارے گئے جن کے دوران گھریلو سامان کو نقصان پہنچایا گیا اور دانستہ سفاکانہ تخریب کاری کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ سڑکوں کی کھدائی کی گئی اور بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔

قابض فوج نے اگلے احکامات تک کرفیو نافذ کر دیا ہے جبکہ بیسان اور العفولہ میں کارروائی کے مبینہ ذمہ دار احمد ابو الرب کے گھر کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا۔ قابض فوج نے متعدد نوجوانوں کو وہاں منتقل کیا اور ان پر تشدد کیا۔ مقبوضہ مشرقی القدس میں قابض فوج نے عناتا پر دھاوا بولا جہاں ایک نوجوان کو گرفتار کیا گیا۔ اس دوران عناتا کے اندر براہ راست گولیاں چلائی گئیں اور صوتی بم پھینکے گئے جبکہ گھروں پر چھاپے مار کر ان کے سامان کی توڑ پھوڑ کی گئی۔

نابلس میں قابض اسرائیلی فوج نے شہر کے مغرب میں واقع عین کیمپ پر یلغار کی اور گھروں کے درمیان پیدل گشت کیا تاہم کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔ القدس گورنری کے بعد الخلیل گورنری میں بھی صورت حال کشیدہ رہی جہاں قابض فوج نے شہر کے مغرب میں دیر سامت میں دراندازی کی اور صوتی بم اور آنسو گیس کے شیل داغے جس کے نتیجے میں علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔

یہ تمام کارروائیاں قابض اسرائیل کی اس منظم پالیسی کا حصہ ہیں جس کے تحت مغربی کنارے میں فلسطینی عوام کو دبانے، گھروں کو نشانہ بنانے اور روزمرہ زندگی کو مفلوج کرنے کی کوششیں تیز کر دی گئی ہیں جو فلسطینیوں کے خلاف جاری ظلم اور جبر کی ایک اور واضح مثال ہے۔

غرب اردن اور القدس میں ایک ہفتے میں 82 مزاحمتی کارروائیاں

غزہ: مرکز معلومات فلسطین معطیٰ نے دستاویزی شواہد کے ساتھ بتایا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں 19 سے 25 دسمبر سنہ 2025ء کے دوران مجموعی طور پر 82 مزاحمتی اور عوامی کارروائیاں انجام دی گئیں۔

مرکز کی جانب سے جاری ہفتہ وار جائزہ رپورٹ کے مطابق ان کارروائیوں میں ایک مسلح جھڑپ، دیسی ساختہ بارودی مواد کے ذریعے تین دھماکے، آبادکاروں کے حملوں کا مقابلہ کرنے کے سات واقعات اور ان کی دو گاڑیوں کو نقصان پہنچانے کی کارروائیاں شامل ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ مغربی کنارے اور بیت المقدس کے مختلف علاقوں میں تین عوامی مظاہرے بھی ریکارڈ کیے گئے جبکہ 66 میدانی جھڑپیں ہوئیں جن کے دوران فلسطینی نوجوانوں نے صہیونی فوج پر پتھراؤ کیا۔ یہ سب قابض اسرائیلی فوج اور مسلح آبادکاروں کے ساتھ عوامی سطح پر جاری تصادم کے تناظر میں سامنے آیا۔

ترکیہ کی شام میں سرگرمیاں قابض اسرائیل کی فضائی کارروائیوں کو محدود کر سکتی ہیں: رپورٹ

غزہ: ایک صحافتی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ شام میں ترکیہ کی نئی عسکری اور تکنیکی سرگرمیاں قابض اسرائیلی فضائیہ کی شامی فضاؤں میں کارروائی کی آزادی پر قدغن لگا سکتی ہیں جبکہ اس کے اثرات خطے کے دیگر محاذوں تک بھی پھیلنے کا امکان ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب انقرہ اور تل ابیب کے درمیان کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ چینل i24NEWS نے مغربی انٹیلی جنس اداروں کے دو ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ ترکیہ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران شامی سرزمین کے اندر ریڈار نظام نصب کرنے پر کام کر رہا ہے۔ اس اقدام کے نتیجے میں شامی فضائی حدود میں قابض اسرائیل کے فوجی طیاروں کی آزادانہ نقل و حرکت محدود ہو سکتی ہے۔ ذرائع نے خبردار کیا کہ ان ریڈارز کے اثرات محض شام تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ اس سے قابض اسرائیل کی اس صلاحیت پر بھی قدغن لگ سکتی ہے جس کے تحت وہ شامی فضاؤں کو استعمال کرتے ہوئے دیگر محاذوں پر عسکری کارروائیاں انجام دیتا رہا ہے جن میں عراق اور ایران بھی شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق شام میں ترکیہ کے ریڈار نظام کی تنصیب سے قابض اسرائیل کے طیاروں کی نقل و حرکت کی نگرانی ممکن ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ طیارے بھی اس کی زد میں ہوں گے جو شامی فضاؤں سے گزرتے ہوئے کسی اور ہدف کی جانب جا رہے ہوں گے۔ اس صورت حال کو قابض اسرائیل کی فضائیہ کے لیے عملی طور پر ایک بڑی پابندی قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں یاد دلایا گیا ہے کہ تقریباً ایک سال قبل بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے کچھ ہی عرصے بعد قابض اسرائیل نے شام میں متعدد حملے کیے تھے جن میں شامی عسکری تنصیبات اور فضائیہ کے اڈے بھی نشانہ بنے تھے۔ ان حملوں کے پیچھے قابض اسرائیل کی یہ تشویش کارفرما تھی کہ کہیں ترکیہ شام میں مستقل فوجی اڈے قائم نہ کر لے۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت ایک قابض اسرائیلی سکیورٹی ذریعے نے کہا تھا کہ شام میں ترکیہ کے فوجی اڈے کا قیام ایک ممکنہ خطرہ ہے۔ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ ترکیہ کی فضائی اڈے کی موجودگی قابض اسرائیل کی شامی فضاؤں میں کارروائی کی آزادی کو براہ راست متاثر کرے گی۔ اسی لیے ان اڈوں کو نشانہ بنا کر یہ پیغام دیا گیا کہ قابض اسرائیل اپنی فضائی آزادی پر کسی قسم کی قدغن برداشت نہیں کرے گا۔

قابض اسرائیل کی ظالمانہ پالیسی نے شمالی غزہ میں انسانی بحران شدید تر کر دیا

غزہ: شمالی غزہ کی بلدیات نے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے پوری طرح سے اس علاقے کو ایک تباہ شدہ زون میں تبدیل کر دیا ہے، کیونکہ اس نے بنیادی ضروریات جیسے پانی، ایندھن اور پرزے داخل کرنے پر پابندی جاری رکھی ہوئی ہے، نیز تعمیر نو کے لیے ضروری سامان کی آمد کو بھی روک دیا ہے، جس سے انسانی و سروس بحران بے مثال حد تک بڑھ گیا ہے۔

بلدیات نے ہفتے کو جاری بیان میں بتایا کہ قابض اسرائیلی فوج نے 150 کلومیٹر سے زائد اہم سڑکیں تباہ کر دی ہیں، تقریباً 70 پانی کے کنویں اور صفائی کے اسٹیشنز ناکارہ بنا دیے، بلدیات کے تمام جنریٹر تباہ کر دیے اور تقریباً 50 ہزار دونم زرعی زمین و فصلیں برباد کر دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پانی کے کنوؤں اور سیوریج نیٹ ورک چلانے کے لیے ضروری ایندھن کی کمی، مرمت کے سامان اور پائپ لائنوں کی غیر موجودگی کے باعث ہزاروں ٹن کوڑے کرکٹ سڑکوں اور رہائشی علاقوں میں جمع ہو گیا ہے، جو ایک حقیقی صحت عامہ کے بحران اور بیماریوں کے پھیلاؤ کا خطرہ پیدا کرتا ہے۔ بلدیات نے کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے بنیادی ڈھانچے کی مرمت کے لیے ضروری آلات اور مواد کی رسائی پر پابندی نے بلدیاتی عملے کی ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت تقریباً ختم کر دی ہے اور ہزاروں شہری بنیادی خدمات سے محروم ہیں۔ شمالی غزہ کی بلدیات نے عالمی برادری اور انسانی اداروں سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے تاکہ علاقے میں بقا کے ذرائع بچائے جائیں اور قابض اسرائیل پر دباؤ ڈال کر ایندھن، پرزے، مرمت و تعمیر نو کے سامان کی آمد کی اجازت دی جائے، تاکہ پانی اور سیوریج کے نظام کو دوبارہ فعال کیا جا سکے اور متاثرہ سڑکیں کھولی جا سکیں۔ یہ انتباہ اس وقت سامنے آیا ہے جب غزہ میں انسانی بحران مسلسل شدید ہوتا جا رہا ہے، دس اکتوبر سے موجودہ جنگ بندی نافذ ہے مگر اس کے باوجود اسرائیلی دہشت گردی جاری ہے۔ اگرچہ جنگ بندی کے معاہدے کے تحت روزانہ 600 ٹرک امداد داخل ہونے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے، غیر سرکاری تنظیموں اور اقوام متحدہ کے مطابق قابض اسرائیل کی حکومت اب بھی اس معاہدے کو متاثر کر رہی ہے اور صرف 100 سے 300 ٹرک داخل ہونے کی اجازت دی جاتی ہے، جو زیادہ تر محدود امدادی سامان لے کر آتے ہیں اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔ بلدیات نے خبردار کیا ہے کہ اس صورتحال کے جاری رہنے سے شمالی غزہ مکمل بحران کے دہانے پر پہنچ جائے گا اور انسانی بحران ایک طویل مدتی آفت میں تبدیل ہو جائے گا۔

قابض اسرائیلی عقوبت خانوں میں پابند سلاسل فلسطینی اسیران پر غیر مسبوق تشدد کا لرزہ خیز انکشاف

غزہ: انسانی حقوق کی ایک جامع رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ قابض اسرائیل کے زندانوں میں فلسطینی اسیران اور اسیرات کے خلاف منظم تشدد اور انتقامی کارروائیوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ یہ تشدد مہم خواتین اسیرات اور کم عمر بچوں تک پھیل چکا ہے اور اس کا مقصد فلسطینی اسیران کی مزاحمتی روح کو کچلنا اور ان پر مکمل غلبہ قائم کرنا ہے۔

فلسطینی محکمہ امور اسیران اور کلب برائے اسیران نے جاری کیے گئے مشترکہ بیان میں خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیلی جیل انتظامیہ اسیران کے خلاف منظم جبر کو ایک باقاعدہ پالیسی کے طور پر نافذ کر رہی ہے۔ بیان دسمبر سنہ 2025ء کے دوران درجنوں قانونی دوروں اور ملاقاتوں سے حاصل ہونے والی معلومات پر مبنی ہے۔

بیان کے مطابق جیلوں میں نہتے فلسطینی اسیران پر تشدد اب محض انفرادی واقعات تک محدود نہیں رہا بلکہ ایک منظم نظام کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ نسل کشی کی جنگ کے آغاز کے بعد اس جبر میں ایسی شدت آئی ہے جس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ تقریباً ہر اسیر کسی نہ کسی جسمانی حملے کا نشانہ بنا ہے جن کے نتیجے میں شدید چوٹیں آئیں، بالخصوص پسلیوں کے فریکچر بڑی تعداد میں ریکارڈ کیے گئے۔

انسانی حقوق کے اداروں نے بتایا کہ قانونی ٹیموں نے اسی مہینے کے دوران جیلوں پر دھاووں، اجتماعی تشدد اور تذلیل آمیز کارروائیوں سے متعلق درجنوں بیانات قلم بند کیے۔ یہ حملے عمومی طور پر تمام اسیران کے خلاف کیے گئے تاہم خواتین اسیرات اور بچوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا، جو انسانی قوانین اور بین الاقوامی اقدار کی صریح پامالی ہے۔

الدامون نامی عقوبت خانے میں جہاں تقریباً پچاس فلسطینی اسیرات قید ہیں، خواتین قیدیوں کو بیرکوں کے اندر مسلسل منظم تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ پانچ دسمبر کو تشدد میں ملوث خصوصی اہلکاروں نے تین کمروں پر دھاوا بول دیا۔ آنسو گیس کا اندھا دھند استعمال کیا گیا، اسیرات کو زمین پر لٹا کر وحشیانہ مار پیٹ کی گئی اور ان کی تضحیک کے لیے نازیبا گالیاں دی گئیں۔ جیل انتظامیہ نے اس کارروائی کو مبینہ طور پر ایسے جملوں کی موجودگی سے جوڑا جنہیں اشتعال انگیز قرار دیا گیا۔ بعد ازاں اجتماعی سزاؤں کے تحت کمروں کو بند کر دیا گیا اور اسیرات کو فورہ کے حق سے محروم کر دیا گیا۔

چودہ دسمبر کی علی الصبح ایک اور دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا جب قابض فوج نے دو کمروں پر حملہ کیا۔ اسیرات کے ہاتھ پیچھے سے ہتھکڑیوں میں جکڑے گئے، آنکھوں پر پٹیاں باندھی گئیں اور شدید سردی میں انہیں جیل کے صحن میں نکالا گیا۔ وہاں انہیں گھٹنوں کے بل سر جھکائے بیٹھنے پر مجبور کیا گیا۔ اس تمام کارروائی کی ویڈیو بنائی گئی، پولیس کتوں کو استعمال کیا گیا، صوتی بم پھینکے گئے اور کمروں میں بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ کی گئی۔ اسیرات کے مطابق یہ کارروائی صبح تک جاری رہی۔

اسیرات نے بتایا کہ سردیوں کے آغاز کے ساتھ ان کی اذیت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ مناسب لباس اور کمبل میسر نہیں، گرمائش کا کوئی انتظام موجود نہیں جبکہ بھوکا رکھنے کی پالیسی بدستور نافذ ہے۔ علاج اور طبی سہولیات دانستہ طور پر روکی جا رہی ہیں، خاص طور پر وہ اسیرات جو دائمی بیماریوں میں مبتلا ہیں، جن میں کینسر بھی شامل ہے۔ ذاتی ضروریات بالخصوص سینیٹری پیڈز کو بھی تذلیل اور دباؤ کے ایک اضافی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

جانوت جیل میں جو پہلے نفحہ اور ریمون کہلاتی تھی تحریک اسیران کی متعدد قایدین کو تنہائی کی کال کوٹھڑیوں میں قید کیا گیا ہے، جن میں معروف رہنما احمد سعدات بھی شامل ہیں۔ جیل انتظامیہ نے ان پر نہایت سخت قید کی شرائط مسلط کر رکھی ہیں اور علاج کی فراہمی میں مسلسل تاخیر کی جا رہی ہے۔ موصول ہونے والی شہادتوں کے مطابق احمد سعدات خارش کی بیماری میں مبتلا ہیں مگر انہیں ضروری علاج فراہم نہیں کیا جا رہا۔ جیلوں کے درمیان منتقلی کے دوران ان پر جسمانی تشدد کیا گیا جس کے نتیجے میں انہیں کمر میں شدید درد لاحق ہو گیا۔

بیان میں مزید بتایا گیا کہ کئی اسیر قائدین دو سال سے زائد عرصے سے مسلسل تنہائی میں رکھے گئے ہیں۔ ان پر بار بار تشدد کیا جا رہا ہے جس کے باعث وہ متعدد جسمانی زخموں اور مستقل تکالیف میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

اسی دوران جیلوں خصوصاً جانوت جیل میں حالیہ معاہدے کے بعد جبر و تشدد کی کارروائیوں میں واضح اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ تقریباً روزانہ بیرکوں اور کمروں پر دھاوے بولے جا رہے ہیں جن میں شدید مار پیٹ، آنسو گیس، ربڑ کی گولیاں، برقی جھٹکے دینے والے آلات اور پولیس کتوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کارروائیاں زیادہ تر فجر کے وقت یا نصف شب انجام دی جاتی ہیں۔

رام اللہ کے قریب قابض اسرائیل کے فوجی کیمپ پر فائرنگ

غزہ: قابض اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایک فلسطینی مزاحمت کار نے رام اللہ کے قریب دیوار فاصل کے پاس قابض اسرائیل کے فوجی ٹھکانے پر فائرنگ کی ہے تاہم اس میں کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔ قابض اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں دعویٰ کیا کہ فلسطینی شہری نے رام اللہ کے مغرب میں نعلین کے علاقے ”حاجز حشمونائم“ کے قریب سکیورٹی باڑ کے پاس فائرنگ کی، تاہم کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ بیان میں کہا گیا کہ فوج کے بڑے دستے موقع پر پہنچ گئے اور وسیع پیمانے پر تلاشی کی کارروائی شروع کی گئی، جبکہ علاقے کے کئی دیہات کو بند کر دیا گیا۔ مقامی ذرائع نے نامہ نگار کو بتایا کہ قابض اسرائیل نے نعلین، محلہ المِ※لل، خربثا بنی حارث اور عطارہ کے تمام داخلی اور خارجی راستے بند کر دیے اور کئی گاڑیاں قبضے میں لے لی گئیں۔ یہ فوجی دستے صبح کے ابتدائی گھنٹوں سے عطارہ کے فوجی چیک پوسٹ کو بھی بند کیے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے شہریوں کی آمد و رفت میں شدید رکاوٹ پیدا ہوئی، خاص طور پر شمال مغرب اور مغربی رام اللہ کے دیہات سے آنے جانے والے شہری اور شمالی علاقوں سے آنے والے افراد کو مشکلات کا سامنا ہے۔ گزشتہ اکتوبر میں دیوار اور آبادکاری مزاحمتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی علاقوں میں قائم مستقل اور عارضی چیک پوسٹس اور دروازوں کی مجموعی تعداد 916 تک پہنچ گئی ہے، جن میں فوجی چیک پوسٹ اور گیٹ شامل ہیں، جن میں سے 243 لوہے کے دروازے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد نصب کیے گئے تھے۔

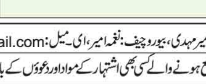

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: +44 7897 386368

قارئین کو مشورہ: ”صحافت“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔